www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہنامہ
المرشد
لاہور

اللہ
رسول
محمد

دسمبر
2001

قد افلح من تزكى وذكر اسم ربه فصلى

القرآن الکریم

ترجمہ

وہ فلاح پا گیا جس نے تزکیہ کر لیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کیا پھر نماز کا پابند ہو گیا۔

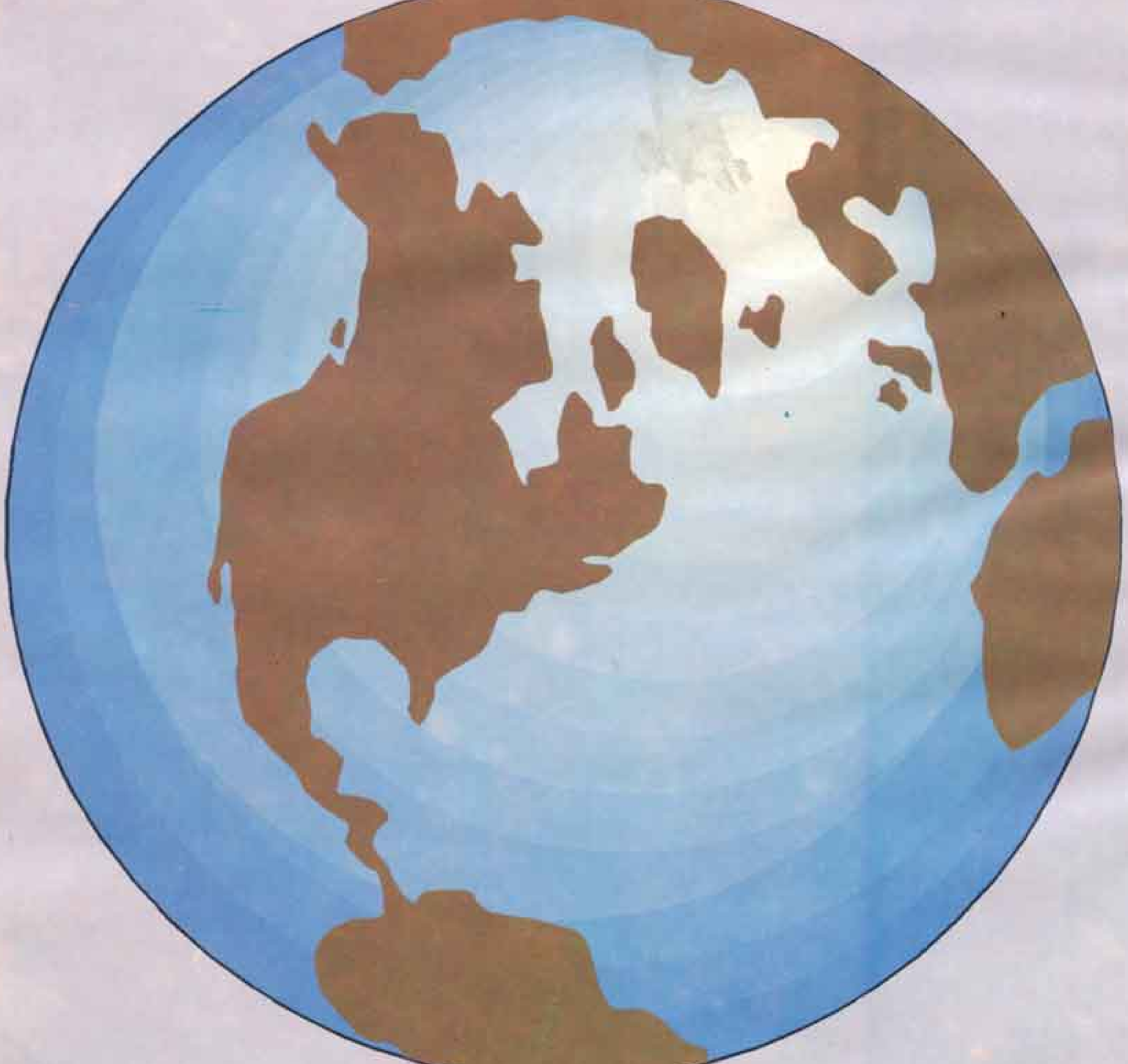

منفعت ایک، اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک

حرم پاک بھی، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

www.naqshbandiaowaisiah.com

المُرشد

ماہنامہ ۔ لاہور

بانی: حضرت العلام مولانا اللہ یار خانؒ مجدد سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

سرپرست: حضرت مولانا محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ

ناظم اعلیٰ: کرنل (ر) مطلوب حسین   نشرواشاعت: چودھری غلام سرور

دسمبر 2001ء (رمضان/شوال 1422ھ)

جلد نمبر 23 ✱ شمارہ نمبر 5

مدیر ——— چودھری محمد اسلم

مجلس ادارت

الطاف قادر محسن اعجاز احمد اعجاز سرفراز حسین

سرکولیشن منیجر: رانا جاوید احمد

کمپیوٹر ڈیزائننگ اینڈ کمپوزنگ عبدالحمید

قیمت فی شمارہ 25 روپے

CPL No. 3

اس شمارے میں

1-	اداریہ...... مسلمانوں کا خون اتنا ارزاں کیوں؟	محمد اسلم	3
2-	انٹرویو...... جنرل (ر) حمید گل	محمد اسلم پینل	5
3-	ماہِ جہاد اور افغانستان	امیر محمد اکرم اعوان	17
4-	فیصلے کی گھڑی	امیر محمد اکرم اعوان	26
5-	جو ہو ذوق یقین پیدا	امیر محمد اکرم اعوان	36
6-	کفار کا اصل دکھ	امیر محمد اکرم اعوان	46
7-	امیر محمد اکرم اعوان کے بیانات (اخبارات کی روشنی میں)	تراشے	54
8-	تجدید عہد وفا	آسیہ اعوان ۔ چکوال	59
9-	نظم	آصف اقبال اویسی	63
10-	نظم	احتشام احمد سلیمی	63
11-	مراسلات	قارئین	64

بدل اشتراک	سالانہ	تاحیات
پاکستان	200 روپے	3000 روپے
بھارت / سری لنکا / بنگلہ دیش	700 روپے	8000 روپے
مشرق وسطیٰ کے ممالک	100 ریال	750 ریال
برطانیہ ۔ یورپ	30 اسٹرلنگ پاؤنڈ	150 اسٹرلنگ پاؤنڈ
امریکہ	50 امریکن ڈالر	350 امریکن ڈالر
فارایسٹ اور کینیڈا	50 امریکن ڈالر	350 امریکن ڈالر

ناشر ۔ پروفیسر عبدالرزاق

انتخاب جدید پریس ۔ لاہور 042-6314365

رابطہ آفس = ماہنامہ المُرشد اے ۔ ٹی ۔ ایم ۔ بلڈنگ، پل کوریاں، سمندری روڈ، فیصل آباد ۔ فون 041-668819

Web Site : www.alikhwan.org

E.Mail : urwajan@yahoo.com

ہیڈ آفس = ماہنامہ المُرشد اویسیہ سوسائٹی کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور ۔ فون 042-5182727

www.naqshbandiaowaisiah.com

اداریہ

مسلمانوں کا خون اتنا ارزاں کیوں؟

نیویارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں میں بے گناہ انسانوں کی ہلاکت پر پوری دنیا نے اظہار افسوس کیا۔ عالم اسلام نے بھی اس حادثہ میں بے گناہ شہریوں کا خون بہنے کی مذمت کی۔ دنیا بھر میں پھیلی ہوئی این. جی اوز نے اس واقعہ کو افسوسناک قرار دیا غرض کہ کوئی بھی شخص' ادارہ' تنظیم' ملک اور حکمران ایسا نہیں تھا جس نے امریکہ اور امریکن عوام کے ساتھ ہمدردی نہ کی ہو۔ لیکن افسوس کہ امریکہ نے دنیا بھر سے حاصل ہونے والی ان ہمدردیوں کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اسامہ بن لادن کے القائدہ نیٹ ورک کو ذمہ دار قرار دے کر افغانستان پر حملہ کر دیا۔ افغانستان پر امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے بارود کی اتنی بارش کی کہ ہزاروں بے گناہ افغان بچے' بوڑھے مارے گئے۔

امریکہ نے فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی بجائے ہسپتالوں پر بم برسائے جس سے مریض اور ہسپتال میں موجود عملہ مارا گیا۔ مساجد پر بمباری کی گئی اور سینکڑوں نمازی شہید ہو گئے۔ اصل ٹھکانوں کی آڑ میں شہری آبادی پر بم پھینکے گئے جس سے ہزاروں بچے اور عورتیں ہلاک ہوئیں۔ خاندانوں کے خاندان برباد ہو گئے۔ بچے یتیم ہو گئے' عورتیں بے سہارا ہوئیں اور افغانستان میں پرسکون زندگی بسر کرنے والے افراد بے گھر ہو گئے۔ تباہی' بربادی اور قتل و غارت کی بدترین مثالیں قائم ہوئیں لیکن انسانی حقوق کے کسی ادارے کو یہ جرات نہ ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو روک سکے۔ دکھ تو یہ ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتیں بھی افغانستان میں بہنے والے خون پر خاموش تماشائی بنی رہیں۔ انسانی حقوق کے نام نہاد علمبردار امریکہ اور اس کے اتحادی انسانیت کے تمام درس بھول گئے۔

ایسا پہلی بار نہیں ہوا امریکہ سمیت اقوام متحدہ کے نام نہاد ٹھیکیداروں کے دہرے معیار کی وجہ سے کتنے سالوں سے کشمیر میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے اور اقوام متحدہ اپنی ہی قراردادوں پر عمل درآمد کروانے سے ابھی تک قاصر ہے جبکہ دوسری طرف جب امریکہ کو اپنے مفادات عزیز ہوتے ہیں تو اسی اقوام متحدہ کو ایک قرارداد پاس کرنے کا حکم دیتا ہے' قرارداد ابھی پاس نہیں ہوتی کہ اس پر عمل درآمد شروع

www.naqshbandiaowaisiah.com

کر دیا جاتا ہے۔

غرض ہر جگہ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔ امریکہ نے اسرائیل کو فلسطین کی آبادیوں پر ٹینک چڑھانے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ بچوں کو نشانہ لے لے کر ان پر فائرنگ کی جاتی ہے اور غلیل سے ان کا مقابلہ کرنے والوں کو دہشت گرد بھی قرار دیا جاتا ہے۔ چیچنیا میں مسلمانوں کی نسل کشی کی گئی، سربیا میں مردوں کو قتل کر دیا گیا اور عورتوں کی اجتماعی آبروریزی کی گئی قصور ان کا صرف یہ تھا کہ وہ کلمہ پڑھتے تھے حالانکہ یہ لوگ ان کے اپنے تھے، سفید فام تھے اور انہی کی طرح نیلی آنکھیں رکھتے تھے لیکن مسلمان ہونے کے جرم میں ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے واقعہ پر مذمت کرنے والی ساری مملکتیں، انسانی حقوق کی ساری تنظیمیں اور تمام این جی اوز آج افغانستان میں جاری ہلاکتوں پر منہ پر تالے لگائے بیٹھی ہیں۔ کہاں ہیں آج وہ انسانی حقوق کے ادارے، وہ تنظیمیں جو حقوق نسواں کی آڑ میں افغانستان میں اپنے مقاصد کے لئے سرگرم عمل تھیں، جو خواتین کی پسماندگی اور ان کی تعلیم کی باتیں کرتی تھیں، جو اپنے آپ کو ان کی بہت بڑی خیر خواہ اور ہمدرد جتلاتی تھیں۔

آج اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر بھی گنگ ہیں۔ این جی اوز بھی خاموش ہیں، خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے ادارے بھی اندھے اور بہرے بن چکے ہیں۔ آج کسی کو نہ افغانیوں کی ہلاکتیں نظر آ رہی ہیں اور نہ امریکہ کا ظلم و ستم۔

یہ صرف آج کی بات نہیں ہے، مسلمانوں پر جب بھی اور جہاں بھی ظلم ہوا یہ سب تنظیمیں منظر سے یوں غائب ہو گئیں جیسے کبھی تھیں ہی نہیں۔ ماضی کے تجربات اور حقائق یہی بتاتے ہیں کہ امریکہ، برطانیہ اور اقوام متحدہ کے دوسرے نام نہاد ٹھیکیداروں کا دوہرا معیار ہی دنیا میں بدامنی کا باعث بنا ہوا ہے۔ یہ ممالک غریب اور پسے ہوئے ممالک پر اتنا ظلم کرتے ہیں کہ وہ اپنے حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد پر مجبور ہو جاتے ہیں اور جب وہ حقوق کے لئے سر اٹھاتے ہیں تو انہیں دہشت گرد قرار دے کر نئے ظلم کا آغاز کر دیا جاتا ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

انٹرویو جنرل حمید گل (ریٹائرڈ)

جنرل (ریٹائرڈ) حمید گل صاحب آئی ایس آئی کے سابقہ سربراہ رہے ہیں۔ انہوں نے ضیاء الحق کے زمانے میں افغانستان میں بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ افغانستان کے حوالے سے وہ ایک اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں۔ افغان امریکہ جنگ کے حوالے سے اپنے قارئین کرام کو ان کے نقطہ نظر سے آگاہ کرنے کے لئے ہم نے چاہا کہ ان سے ایک انٹرویو کا بندوبست کیا جائے لہٰذا مورخہ 10-11-2001 کو ''المرشد'' کے ایک پینل نے محمد اسلم ''ایڈیٹر المرشد'' کی سربراہی میں ان سے ایک تفصیلی انٹرویو کیا۔ جب یہ انٹرویو کیا گیا تو مزار شریف کے علاوہ دیگر علاقوں پر شمالی اتحاد کی فوجوں کا قبضہ نہیں ہوا تھا۔ بعد ازاں صورت حال تیزی سے تبدیل ہوئی لہٰذا اس انٹرویو کو ماضی قریب کے تناظر میں دیکھا جائے۔ یہ انٹرویو ویڈیو کیسٹ سے بغیر کسی تلخیص و اضافہ کے من و عن شائع کیا جا رہا ہے۔

سوال:- جناب آپ نے پچھلے دنوں ایک اخباری بیان میں کہا تھا کہ ''افغانستان کی اس نازک صورت حال میں مجھے پاکستان میں نہیں بلکہ افغانستان میں ہونا چاہئے تھا''، لیکن آپ تو ابھی تک پاکستان میں ہی ہیں؟

جواب:- میں اب بھی اپنی بات پر قائم ہوں۔ امیر المومنین (ملا محمد عمر) نے فی الحال آنے کے لئے کہا نہیں۔ میرا خیال ہے فی الحال وہ ضرورت محسوس نہیں کر رہے۔ باقی لوگوں کو بھی، جو انہیں مدد کا کہہ رہے ہیں ان کے لئے بھی وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے دعا کریں۔ ہمارا خیال تھا کہ امریکہ جلدی زمین پر آئے گا مگر امریکہ تو بہت ہی پاؤں گھسیٹ رہا ہے۔

سوال:- CNN نے کہا ہے کہ مزار شریف پر امریکی اتحادیوں نے قبضہ کر لیا ہے لیکن اس کی تصدیق نہیں ہو رہی؟

جواب:- نہیں، نہیں! شمالی اتحاد والوں نے لے لیا ہے بلکہ انہیں دے دیا گیا ہے۔ طالبان نے خود ہی Withdraw کیا۔ وہاں بہت ہیوی بمنگ ہو رہی تھی۔ Causalties ہو رہی تھیں۔ یہ حکمت عملی کا ایک طریقہ ہے اس میں گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میری نظر میں یہ کوئی سیٹ بیک نہیں ہے آپ دیکھیں گے کہ اس کے نتائج اچھے نکلیں گے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ انہوں نے اگلے مورچے خالی کر دیئے تھے اور اپنا سامان وغیرہ مزار شریف سے نکال لیا تھا اور پھر اس کے بعد انہوں نے ناردرن الائنس کو پیغام بھجوایا کہ ہم نے شہر خالی کر دیا ہے آپ نے آنا ہے تو آ جاؤ۔ ان کا یہ خیال تھا کہ شمالی اتحاد والے جب وہاں ہوں گے تو بمباری رک جائے گی۔ ناردرن الائنس کے باقی اتحادی تو نہیں آئے صرف دوستم آیا ہے اور یہ بڑی اچھی بات ہوئی ہے کہ دوستم کے آنے سے...... کیونکہ پہلے دوستم کی پہچان بڑی ضروری ہے کیونکہ یہ تو ایک بہت ہی وحشی قسم کا انسان ہے اور اس کی اپنی ملیشیا ہے یہ تو ٹھگوں کا

www.naqshbandiaowaisiah.com

ایک ٹولہ ہے۔ چوراچکا' زناکار' مسلمانی اور اسلام سے بہت دور' روزے نہیں رکھتا' شراب پینا' سگریٹ پینا ان کا معمول ہے' رشیا (روس) نے ان کو ٹرینڈ کیا تھا۔ اس کی ملیشیا تو کرائے کے لوگ ہیں۔ دوستم تو شمالی اتحاد کی ہر جماعت سے الگ الگ لڑ چکا ہے۔ مسعود کے ساتھ اس کی لڑائی ہوئی تھی' حکمت یار کے خلاف اس کی لڑائی ہوئی تھی' سیاف کے خلاف اس کی لڑائی ہوئی تھی' حزب وحدت کے ساتھ اس کی لڑائی ہوئی تھی۔ تو یہ ہر پارٹی کے ساتھ لڑ چکا ہے۔ یہ تو کرائے کا سپاہی ہے اور اب امریکہ نے اس کو کرایہ شراید دے دیا ہوگا تو چل پڑا۔ لیکن اس کے اچھے نتائج نکلیں گے کیونکہ ایک تو اس کا جو انداز حکمرانی ہے وہ بڑا خوفناک ہے۔ طالبان کا جو طریقہ ہے آپ اس کو سختی کہہ سکتے ہیں' کیونکہ انصاف تو وہ کرتے ہیں بہت زیادہ' عورتوں کی ناموس کا بہت خیال کرتے ہیں' کسی کے گھر میں جانے کا' ان کی جائیداد کا' عزت و آبرو کا بہت احترام کرتے ہیں اور بڑا اچھا طریقہ تھا۔ چنانچہ ایک تو یہ بڑا واضح ہو جائے گا لوگوں کے اوپر کیونکہ دوستم صاحب پھر آئیں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ دوستم کے آنے کی وجہ سے شمالی اتحاد کے اندر آپس میں دراڑیں پڑنا شروع ہو جائیں گی اور وہ پھر آگے جاکر اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گی۔ شمالی اتحاد کی باقی جماعتوں نے مزار شریف کا رخ نہیں کیا۔ ترکی نے دوستم کو بہت اٹھایا ہوا ہے۔

انشاء اللہ اس کے اچھے نتائج برآمد ہوں گے اور تیسری جو بات میرا خیال ہے کہ جو پس منظر میں ہے۔ دیکھیں جی امریکہ جو ہے وہ دیوانہ ہو رہا ہے۔ اور دیوانگی میں وہ نہ کوئی شہریوں کی جان و مال دیکھ رہا ہے نہ کوئی اور احتیاط کر رہا ہے۔ بچے' بوڑھے' عورتیں سب پر بمباری کئے جا رہا ہے۔ تو غالباً انہوں نے سوچا ہے کہ اس کو ذرا تھوڑی سی Face Saving دی جائے یہاں سے پیچھے ہٹنے سے وہ سمجھیں گے کہ تھوڑی سی کامیابی ہوگئی ہے تو اس کے نتیجہ میں میرا خیال ہے کہ امریکہ میں ایک سوچ Develop ہوگی کہ اب چونکہ Face Saving مل گئی ہے اس لئے ہم رمضان کے دنوں میں بمباری کم کر لیں۔ اس کا یہ بھی نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔ یہ ایک خوش آئند بات ہوگی اگر وہ کر دیتے ہیں تو۔ کیونکہ آبادی پر جو قہر ٹوٹ رہا ہے اس میں رکاوٹ پیدا ہوگی۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ بالآخر امریکہ کو طالبان کے ساتھ گفتگو کرنا پڑے گی۔

سوال:۔ جنرل صاحب سب جانتے ہیں کہ آپ کے ربانی صاحب کے ساتھ ذاتی تعلقات ہیں۔ کیا وہ امریکہ کے ہاتھوں میں نہیں کھیل رہے؟

جواب:۔ میرا خیال ہے کہ یہ افغانوں کا طریقہ ہوتا ہے کہ...... جہاں سے بھی کچھ مل جائے۔ لیکن At the end of the day میرا خیال ہے کہ وہ ان کے ہاتھوں میں نہیں کھیلے گا۔ افغانوں میں یہ ایک خوبی ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ربانی جو ہے وہ آج اچانک لادینی قوتوں کے ساتھ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اصل ایشو تو اسلام

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہے۔ جو ٹارگٹ ہے وہاں پر وہ تو اسلام ہے۔ اسلامی نظام ہے اور افغانستان کی پوری قوم کی حمایت ملی ہے۔

سوال:- جنرل صاحب! آپ نے اپنے ایک آرٹیکل میں تین پوائنٹس کی طرف اشارہ کیا ہے جو امریکہ کا اصل ہدف ہیں۔ اس میں سے ایک آپ نے کہا کہ جہاد کو ختم کرنا ہے' دوسرے پاکستان کو کنٹرول میں رکھنا تیسرے خلیج کی ریاستوں پر قبضہ کرنا لیکن مجموعی طور پر اگر ہم صرف یہ کہیں کہ وہ ٹوٹلی اسلام کے خلاف ہے تو کیا یہ کافی نہیں ہے؟

جواب:- ٹھیک ہے' اسلامی نظام بھی تو افغانستان میں ہے اور انہوں نے جو 60 ممالک کا ذکر کیا ہے وہ کون 60 ممالک ہیں۔ مسلمان ہی تو ہیں۔

سوال:- امریکہ اسلامی نظام کے خلاف تو ہے ہی اس کے علاوہ اس کو پاکستان کا ایٹم بم بھی بھاتا نہیں۔

جواب:- وہ تو آپ دیکھیں کہ بی جے پی کے پاس بھی ایٹم بم ہے۔ بی جے پی فنڈامنٹلسٹ ہندو پارٹی ہے اور یہودی جو ہیں خود ان کے پاس بڑے زبردست ایٹم بم ہیں اور سب سے بڑا تو خود امریکہ غیر ذمہ دار قوت ہے جس نے ایٹم بم استعمال کیا لیکن اس کو تو کوئی نہیں پکڑتا۔ یہ تو سارے بہانے ہیں اسلام کی طاقت کو کم کرنے کے۔

اس وقت عالم اسلام کی دو بڑی طاقتیں ہیں بلکہ تین بڑی طاقتیں ہیں۔ نمبر 1 نیوکلیئر صلاحیت۔ وہ پاکستان کے پاس ہے۔ نمبر 2 جذبہ جہاد وہ پاکستان اور افغانستان کے پاس ہے۔ نمبر 3 تیل کی دولت۔ وہ مسلمان ممالک کے پاس ہے۔ تینوں ان کا ہدف بن گئے ہیں۔ یہ آپ اس کو نوٹ کر لیں۔ اور اس سے اوپر ایک نظریاتی چیلنج۔ نظریاتی چیلنج نظاموں کی تبدیلی ہے اس لئے اس میں مضمر ہے کہ وہاں پر بوریا نشینوں کو ہٹا کر تخت نشینوں کو بٹھانا چاہتے ہیں۔ آپ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ وہ بوڑھے ظاہر شاہ کو جس سے چلا نہیں جاتا' بولتا نہیں' سنتا نہیں' دیکھتا نہیں اس کو بٹھانا چاہتے ہیں علامتی طور پر۔ تو وہ کیسے قبول کریں گے کہ یہاں پر اسلامی نظام آ جائے۔ چنانچہ انہیں تو نظریاتی چیلنج ہے۔ یہ تین مادی چیلنج سمجھ لیجئے اور اس کو آپ نظریاتی چیلنج سمجھ لیجئے۔ ان کی توجہ چار چیزوں کے اوپر مرکوز ہے۔

سوال:- جن لوگوں نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ کیا' کیا وہ واقعی مسلمان تھے۔ اگر مسلمان تھے تو کیا یہودی سازش کے آلہ کار بنے؟

جواب:- جی مجھے نہیں پتہ کہ مسلمان تھے کہ نہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔ ویسے تو یہودی بھی بعض اوقات بڑی دلیری دکھاتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ چھوٹی قومیں جو ہوتی ہیں وہ جذبہ تو دکھاتی ہیں۔ یہودیوں کی ایک ماضی کی تاریخ ہے۔ انہوں نے فرانس سے یورینیم چوری کر لیا تھا' ان کا جہاز گرا دیا گیا۔ بہت سی ایسی وارداتیں وہ ہمیشہ کرتے رہے ہیں اور وارداتیں اس انداز میں کرتے ہیں کہ اس کا ملبہ جا کر کسی اور پر گرے۔ بالخصوص مسلمانوں پر۔ یہ تو ان کا ایک مروجہ طریقہ ہے۔ البتہ اس کے اندر انہوں نے لوگوں کو کس طرح استعمال کیا تو عین ممکن ہے کسی مسلمان کو کہا

ہو کہ تم یہ کرو اور وہ طریقے سے ریکروٹ (Recruit) کر لیتے ہیں۔لیکن اس میں شبہ نہیں ہے کہ جوانہوں نے ماحول فراہم کیا اور جو ساری واردات کو چھپایا جا رہا ہے۔ امریکی خود اس کو چھپانے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پہ میں بڑی تفصیل سے گفتگو کر چکا ہوں اور میں یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ واردات ان کے علاوہ کوئی کر نہیں سکتا۔ خواہش تو کسی کی بھی ہو سکتی ہے۔ فیڈرل کاسترو سے لے کر سربیا کے سابق صدر ملازوچ تک کوئی بھی یہ خواہش کر سکتا ہے۔ اسامہ بن لادن سے لے کر صدام تک یہ خواہش کر سکتا ہے تو خواہش تو بہت سے لوگوں کی ہو سکتی ہے لیکن کرنے کی اہلیت اور اس کا فائدہ جس کو پہنچتا ہے وہ تو سب یہودیوں کو جا رہا ہے۔

سوال :- تو کیا امریکہ میں کوئی ایسا ہوشمند آدمی نہیں ہے جو اس اینگل پر سوچے کہ ایسے ہو سکتا ہے؟

جواب :- ہاں بالکل ہیں وہ سوچتے ہیں' جانتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ طاغوت کے پاس بڑی طاقت ہوتی ہے اور ایک کمزوری بھی ہوتی ہے۔ طاقت یہ ہے کہ وہ یکجا ہو جاتے ہیں۔ سارا میڈیا اس وقت اسامہ پر فوکس کئے بیٹھا ہے کہ اس بات کو نکلنے ہی نہیں دے رہا حالانکہ میں سارے میڈیا کو کہہ چکا ہوں۔ میں غالباً سینکڑوں چینلز کو اور اخبارات کو انٹرویو دے چکا ہوں' بولتا ہوں وہ لگاتے ہی نہیں ہیں۔ ماسوائے نیوز ویک کے۔ اس نے لگا دیا تھا اور اس نے بھی ویب سائٹ کے اوپر دیا۔ اور اس کے بعد اس متعلقہ بندے کو بھی فارغ کر دیا گیا۔ تو بات یہ ہے کہ یہ چھپاتے ہیں۔ طاغوت کی یہ طاقت ہے۔ اور طاغوت کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اور جھوٹ کے اوپر کیونکہ اس کے پاس اس وقت مادی ذرائع ہیں' وسائل ہیں۔ اسلئے اپنے ان وسائل کی وجہ سے اپنے اس جھوٹ کو سچ ثابت کر دیتا ہے۔ جیسے ہماری حکومت کو آپ دیکھ لیں کہ کیا کر رہی ہے کہ کل پہیہ جام اتنا اچھا تھا' اتنی زبردست ہڑتال تھی لیکن ہمارے ذرائع ابلاغ نے کیا دیا' تو اسی طرح ایک جھوٹ ہے جسے مغربی ذرائع ابلاغ سچ ثابت کئے جا رہے ہیں یعنی یہ گوبلز کا ایک فارمولا ہے کہ جھوٹ کو اتنی بار کہا جائے کہ وہ سچ نظر آنے لگے۔

سوال :- جماعت اسلامی اور جمعیت العلمائے اسلام فضل الرحمٰن گروپ نے حکومت کی پالیسی کے خلاف جلوس نکالے ہیں مگر آپ نے آج تک کسی حکومت مخالف جلوس میں شرکت نہیں کی؟

جواب :- نہیں میں ابھی تک جلوسوں وغیرہ میں نہیں آیا۔ میں محتاط ہوں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ فوج ہمارے لئے بہت مقدس ادارہ ہے اور میرا جس وقت آنا ضروری ہوا' اگر خدانخواستہ بہت ہی حالات خراب ہوئے تو میں ضرور آؤں گا میدان میں' کیوں کہ اس سے ایک پیغام فوج کے اندر جاتا ہے۔ اس لئے میں بہت محتاط ہوں کہ خدانخواستہ ہم اپنے پاؤں پر خود ہی کلہاڑی نہ ماریں۔

سوال :- ہڑتال کے حوالے سے آپ نے کہا ہے کہ آپ ابھی ہڑتال میں نہیں آرہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ابھی حالات اتنے

www.naqshbandiaowaisiah.com

نہیں بگڑے کہ آپ آنے کی ضرورت محسوس کریں۔

جواب :- نہیں، میں اس لئے نہیں آ رہا کہ میری بات یہ ہے کہ میرا آنا جو ہے مجھے یہ شبہ ہے کہ فوج کے ادارے کے اوپر اس کے اثرات پڑیں گے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا۔ فوج کے ادارے کو میں کم از کم اپنی طرف سے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتا جس سے اس کو ضعف پہنچتا نظر آئے۔ تو عملی مظاہرے کے اندر آنا میرے لئے سوچ سمجھ کے جانا ہوگا۔ میں یہ نہیں کر سکتا۔ میں لکھتا ہوں، میں بولتا ہوں، میں سیمینارز میں جاتا ہوں، جو کچھ ہو سکتا ہے میں کرتا ہوں اگر میں اور دیگر فوجی، میں صرف اپنی بات ہی نہیں کرتا لیکن ہم ریٹائرڈ فوجی اگر میدان میں آ گئے تو پھر فوج کے اوپر ایک اور طرح کے اثرات پڑیں گے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ ہم تو فوج کو بچانا چاہتے ہیں لیکن حکومتی پالیسیاں اس طرف لے جا رہی ہیں کہ خدانخواستہ اس ہمارے پیارے ادارے کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ لیکن ہم اپنے طور پر اور اس میں، میں جب ''ہم'' کہتا ہوں تو اس میں تمام مذہبی رہنما مجھ سے اس پر متفق ہیں کہ فوج کے ادارے کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ ہم فوج کے فطری حلیف ہیں۔ ہم ان کے نیچرل اتحادی ہیں۔ ان کے دفاعی بجٹ کو سپورٹ کرتے ہیں، ان کی کشمیر پالیسی کو سپورٹ کرتے ہیں، ان کی نیوکلیئر پالیسی کو سپورٹ کرتے ہیں اور ان کی اب سے پہلے تک کی افغان پالیسی کو بھی سپورٹ کرتے رہے ہیں۔ اب انہوں نے آ کر Reverse مارا ہے۔ تو اب ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ باقی تمام پالیسیوں کے اوپر ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں اعتراض کیا کہ آپ کا دفاعی بجٹ اتنا کیوں ہے۔ یہ جو ان کی گود میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں وہی ان کی داڑھی نوچتے رہتے ہیں ساری چیزوں کے اوپر اعتراض ان کا رہتا ہے، کبھی جی کیو خاں کی قبر بناتے تھے، کبھی کچھ کرتے تھے تو یہ وہ لوگ ہیں جو صحیح معنوں میں ان کے مخالف ہیں۔

سوال :- آپ نے ایک اخباری بیان میں کہا تھا کہ میں فوج میں تبدیلیوں پر Comments نہیں کرنا چاہتا مگر موجودہ صورت حال میں جنرلز کو ہٹانا کیا غیر دانشمندانہ نہیں تھا؟

جواب :- یہ درست ہے۔ بہت سی چیزیں امریکہ کی پسند اور ناپسند کے مطابق ہوتی ہیں اور یہ تو اس دن سے ہو رہا ہے جس دن میں ہٹا تھا تو اس وقت سے امریکہ کی مرضی چل رہی ہے۔ اس میں کوئی شبہ ہی نہیں ہے اور ایک بات جو میں نے اس وقت ماننے سے انکار کیا تھا کہ وہ ایک فیکٹری کا Visit تھا۔ تو امریکہ والوں نے ٹانگ اڑائی، میں نے کہا کہ امریکہ کی طرف سے میں کوئی آرڈر نہیں قبول کرتا۔ میں نے اپنی Official پوزیشن لی۔ اور کہا

I will not accept an order from America

میرا اپنا کمانڈر انچیف مجھے آرڈر دے۔ میرا پریزیڈنٹ کرے لیکن وہاں سے احکامات آئیں یہ کیا مذاق ہے۔ میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

تو اس قسم کی تابعداری کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ تو وہ (امریکہ) بناتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہمیں پسند نہیں ہے۔ یہ ان کا رویہ ہے جو انہوں نے پاکستان کے متعلق بنایا ہوا ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے یا آپ جو بھی سمجھیں یہ بے بسی ہے یا ہماری مجبوری ہے۔ ہمارے حکمرانوں کی کہ وہ ان کی بات کو تسلیم کرتے ہیں۔

سوال:۔ کیا اس سے دوسرے حکمرانوں کو یہ Message نہیں ملتا کہ وہ جب چاہیں ہٹائے جا سکتے ہیں۔

جواب:۔ اس سے تو یہ ایک ذہنیت پیدا ہو جاتی ہے۔ بندہ دباؤ میں آ جاتا ہے۔ اسی لئے تو امریکہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ لہٰذا اسی لئے جنرل یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ امریکہ کے ساتھ بھی لڑا جا سکتا ہے۔ آج یہی بات ہے نا جس کو وہ مجبوری کا نام دے رہے ہیں کہ مجبوری تھی ہم نے قبول کیا ورنہ اصل میں ہم نے اپنے خلاف کام کیا۔ سارے کا سارا کام اپنے قومی مفادات کے خلاف کیا۔ لیکن اس کا جواز کیا فراہم کیا جاتا ہے کہ ہم بڑے مجبور تھے۔ امریکہ سے کیسے لڑتے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ذہن کو مفلوج کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ ہمارے جو قومی پالیسی ساز ہیں ان کے ذہن کو اتنا Capture کر لیا گیا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ نہیں لڑا جا سکتا حالانکہ افغانی کو دیکھ لیں وہ پرواہ نہیں کرتے وہ لڑ رہے ہیں۔ وہ بھی دیکھیں تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہم کیسے امریکہ کے ساتھ لڑیں گے لیکن انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے لڑیں گے۔

سوال:۔ ارشاد احمد حقانی نے اپنے ایک آرٹیکل میں کہا تھا کہ امریکہ نے جنرل مشرف کو کہا تھا کہ اگر پاکستان نے ہمارا ساتھ نہ دیا تو ہم انہیں دھات اور پتھر کے زمانے میں پہنچا دیں گے۔

جواب:۔ اور یہ دھمکیاں تو وہ دیتے ہی رہتے ہیں۔ وہ اگر پتھر اور دھات کے زمانے میں ہمیں لے جانے کی دھمکی دیتے تھے تو ہم بھی انہیں دنیا سے مٹانے کی دھمکی دے سکتے تھے۔ ہم بھی کہہ سکتے تھے کہ اگر یہودیوں نے اپنے سرپرست کو اپنے باپ امریکہ کو نہ روکا تو ہم یہودی ریاست کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیں گے۔ یہ تو کہنے کی بات ہے نا کہ اگلی قیادت کیا کہتی ہے اور ہماری قیادت موقع پر اس کا کیا جواب دیتی ہے۔

سوال:۔ فرض کریں اگر آپ ان کی جگہ حکمران ہوتے تو آپ امریکی صدر کو کیا جواب دیتے؟

جواب:۔ اگر ایسا ہوتا تو امریکہ کو میرا جواب مختلف ہوتا۔ بالکل مختلف اس کا جواب ہوتا۔ یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔ دیکھیں نا میں تو ایک بات پر یقین رکھتا ہوں کہ میں کون ہوتا ہوں فیصلہ کرنے والا۔ میں تو یہ فیصلہ قرآن سے لیتا کہ قرآن کیا کہتا ہے۔ اگر قرآن کہتا ہے کہ دب جاؤ تو میں دب جاتا۔ اگر قرآن کہتا ہے کہ ڈٹ جاؤ تو میں ڈٹ جاتا۔ مطلب یہ کہ یہ تو ہمارے لئے آسان بنایا ہوا ہے۔ خواہ مخواہ لوگ اتنی لمبی چوڑی دانش بگھارتے ہیں۔ کمزوری کو دانش بتاتے ہیں۔ خوفزدگی کو "پالیسی" بنا لیا گیا ہے۔ اور سرنڈر کو آپشن کہتے ہیں۔ سرنڈر کبھی آپشن نہیں ہوا کرتا۔ یہ فضول باتیں

www.naqshbandiaowaisiah.com

ہوتی ہیں۔ میں نہیں مانتا ان باتوں کو۔ بات یہ ہے سیدھی سادھی کہ اگر آپ نے وقتی طور پر پیچھے ہٹنا بھی ہے تو بعد میں آپ کا پلان کیا ہے جیسا کہ ابھی طالبان نے مزار شریف سے پیچھے ہٹ کر پلان کیا ہے کہ ہم نے آگے بڑھنا ہے لیکن پاکستانی فیصلے میں مجھے کوئی دانشمندانہ حکمت نظر نہیں آئی۔ یہ خوف ہے اور خوف 'خوف ہی رہتا ہے۔ اس کے اندر سے حکومت حکمت نکالنے کی کوشش نہ کرے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ خوف کے سمندر کی تہہ میں سے دانش کے موتی مت نکالو !

سوال:- کیا آپ اسامہ بن لادن سے کبھی ملے ہیں؟

جواب:- ہاں ہاں ملا ہوں۔ میں ملا تھا تقریباً آٹھ سال پہلے سوڈان میں۔ جب وہ وہاں ہوا کرتا تھا تو لوگ اس کا ذکر کیا کرتے تھے لیکن میرا ان سے پہلے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ اس وقت وہ نوجوان تھا۔ اور بھی بہت سے نوجوان آیا کرتے تھے لیکن جب میں سوڈان میں ایک اسلامی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے گیا تو وہاں مجاہدین کمانڈر بھی ہمارے ساتھ تھے۔ تو اس نے پھر ہمیں دعوت پر بلایا تو وہاں پر ان سے ملاقات ہوئی دعوت میں۔

سوال:- کہتے ہیں کہ وہ ایک Extra ordinary آدمی ہے آپ کو کیسا لگا؟

جواب:- مجھے اچھا آدمی لگا۔ بڑا Likeable ہے بڑا مہذب ہے بڑا احساس ہے۔ وہ ایک دعوت کے اندر ملے تھے۔

سوال:- بظاہر کوئی جنگجو قسم کا آدمی لگا؟

جواب:- ہر مسلمان جنگجو ہوتا ہے لیکن مسلمان خونخوار نہیں ہوتا۔ وہ اپنے دوستوں کی محفل میں جیسے ہوتا ہے ایسے ہی تھا وہ جیسے اقبال نے کہا ہے کہ

ہو حلقہ یاراں تو ابریشم کی طرح نرم   رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

یہ تو مومنانہ شان ہے۔

سوال:- کیا کبھی آپ ملا محمد عمر سے ملے ہیں۔

جواب:- نہیں میں نہیں ملا۔ طالبان کے ساتھ میرے روابط بہت کم رہے ہیں۔ میں پہلے وہاں افغان کمانڈروں میں صلح کراتے کراتے تھک گیا اور پھر واپس آ گیا۔ اس کے بعد طالبان غالب آ گئے اور پھر اس کے بعد میں نے ان کی حمایت کی۔

سوال:- بعد میں کی؟

جواب:- ہاں بعد میں کی' سوچ سمجھ کر کی۔ اپنی تسلی کر کے کہ یہ Genuine آدمی ہیں۔ پھر میں نے حمایت کی۔

سوال:- پہلے آپ طالبان کی مخالفت کرتے تھے؟

www.naqshbandiaowaisiah.com

جواب:- پہلے میں مخالف تھا۔ میں چونکہ حکمت یار' ربانی' مسعود کے نقطہ نظر سے دیکھ رہا تھا۔ لیکن جب میں نے اپنی ریسرچ کی' اپنے رابطے' اپنے شعور کو استعمال کیا تو مجھے ان میں بہت اچھائیاں نظر آئیں۔ تب میں نے ان کی حمایت کرنی شروع کردی۔ پھر انہوں نے مجھے 19 اگست کو اس سال اپنی قومی پریڈ میں بطور چیف گیسٹ بلایا تھا۔ میں واحد آدمی ہوں جسے یہ اعزاز حاصل ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے وہ افغانستان سے متعلق میری خدمات کو ''نمبر ایک'' سمجھتے ہیں اور یہ ان کی بہت مہربانی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ مجھے سمجھتے ہیں کہ میں افغان قوم کا دوست ہوں۔ اسلام کا دوست ہوں نہ کہ کسی ایک دھڑے کا دوست ہوں۔ اور یہی میری پوزیشن آج بھی ہے۔ میں کسی دھڑے کا دوست نہیں ہوں۔ آج افغانستان کی قوم کو آسودگی' اس کی عزت' اس کا وقار' اس کی آبرو اور اسلام کا دفاع طالبان کر رہے ہیں تو میرے لئے محترم ہیں۔

سوال:- حکمت یار جو ایران میں رہ رہے تھے انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ طالبان کے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ کیا انہوں نے طالبان کی عملی حمایت شروع کردی ہے یا ابھی نہیں کی؟

جواب:- یہ ابھی تک ایران میں ہی ہیں۔ انہوں نے حمایت شروع کردی ہے۔ اپنے مجاہد اور سٹنگر میزائل طالبان کے حوالے کردیئے ہیں۔ اپنے ہتھیار دے دیئے ہیں۔ ان کی سپورٹ کر رہے ہیں۔ حکمت یار بڑا عظیم مجاہد ہے۔ مجاہد دوسرے بھی ہیں۔ میں نہیں کہتا کہ دوسرے مجاہد نہیں ہیں۔ یہ بدقسمتی ہے کہ وہ اکٹھے نہیں۔ اب امریکہ کا دباؤ آیا تو وہ اکٹھے ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ ابھی کچھ دنوں میں یہ اکٹھے ہو چکے ہوں گے۔

سوال:- ابھی تک تو ہمیں کوئی سٹنگر نظر نہیں آیا۔

جواب:- وہ (امریکہ) نیچے آئیں گے تو سٹنگر نظر آئیں گے ناں۔ وہ تو نیچے ہی نہیں آرہے۔ سٹنگر کی Range تین ہزار میٹر تک ہے وہ نیچے ہی نہیں آتے۔

سوال:- تقریباً 9000 فٹ تک سٹنگر کی Range ہوئی؟

جواب:- 9000 فٹ سے بھی کم۔ استعمال میں جب ہم لاتے ہیں تو 9000 کے قریب لاتے ہیں۔

سوال:- تو کیا ان کے ہیلی کاپٹر نیچے نہیں آتے تھے؟

جواب:- کہاں آتے ہیں۔ اگر نیچے آتے بھی تھے تو ایسی جگہوں پر نیچے آتے تھے جہاں خالی خولی جگہ ہو ہر جگہ تو سٹنگر میزائل لے کر نہیں بیٹھے ہوئے ناں وہ نیچے آئیں گے تو پھر مار کھائیں گے۔

سوال:- افغان امریکہ جنگ کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ کتنی لمبی چلے گی۔

جواب:- دیکھیں جی' وہ تو کہہ رہے ہیں کہ پچاس سال۔ اور پچاس سال تو کسی نظریے کو تباہ کرنے کے لئے ہوتے ہیں کسی

www.naqshbandiaowaisiah.com

ملک کی کشور کشائی کے لئے نہیں' دشمن کو شکست دینے کے لئے نہیں۔ تو انہوں نے تو اپنا منصوبہ بڑا واضح کر دیا ہے۔ کمیونزم کو ختم کرنے میں پچاس سال لگے تھے' پاکستان کی تخلیق ہوئے پچاس سال ہو چکے ہیں۔ تو مطلب یہ ہے کہ انہوں نے ان سب چیزوں کو رول بیک کروانا ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو اور مسلمانوں سے جہاد کو ختم کروانا ہے' دبانا ہے' ان کی طاقت توڑ دینی ہے کیونکہ یہ اٹھتا ہوا ایک جذبہ ہے تو باقی رہ گیا افغانستان کا مسئلہ تو اگر تو امریکہ آ گیا میدان میں تو یہ چھ مہینے میں ختم ہو جائے گا۔ پھر تو امریکہ بھاگ جائے گا۔ وہ قربانی دے ہی نہیں سکتے۔ اور اگر اس نے چالبازی کی کہ عراق کی طرح اڈے پاکستان میں بنا کر پاکستان پر قبضہ جما کر اور پھر وہاں وہ گاہے بگاہے بمباری کرتا رہا بہانہ بنا لیا بیٹھنے کا تو پھر یہ ایک طویل عرصہ ہو سکتا ہے اور پھر یہ پاکستان پر Depend کرتا ہے کہ کب پاکستانی قوم بیدار ہو گی اور کب اڈے خالی کروائے گی یا آدمیوں کو پکڑے گی یا جو بھی کرے گی۔

سوال:- جب ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملہ ہوا تو اس وقت میں برطانیہ میں تھا۔ وہاں میں نے آپ کی وہ چاکلیٹ والی بات بھی سنی تھی جس میں آپ نے امریکن فوجیوں کو چاکلیٹ فوجی کہا تھا۔

جواب:- ہاں ! چاکلیٹ کریم والی بات۔

سوال:- گارڈین میں شائع' لندن ٹائمز میں اس پر تبصرہ ہوا۔

جواب:- اب وہ ثابت ہو رہا ہے کہ امریکن فوجی خوف سے طالبان کے سامنے زمینی جنگ کے لئے نہیں آ رہے۔

سوال:- طالبان جو کہتے ہیں کہ دو چار ہیلی کاپڑ گرے' 100' 200 آدمی امریکہ کا مرا ہے۔ امریکہ نے کیا بالکل سنسر شپ لگائی ہوئی ہے کہ ان کے جو آدمی مرتے ہیں ان کے نشریاتی ادارے انہیں نہیں دکھاتے ہیں۔

جواب:- وہ جھوٹ بولتے ہیں جی کہ جیسے حامد کرزئی کے کیس میں رمزفیلڈ کا جھوٹ پکڑا گیا۔ یہ کہ ہم اس کو نکال کے لائے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں تو یہاں چمن میں بیٹھا ہوں۔ میں تو کہیں گیا ہی نہیں۔

سوال:- اچھا گیا ہی نہیں؟

جواب:- کہاں جاتے ہیں جی' افغان بہت چالاک ہیں۔ یہ وہیں سے وائرلیس کر کے پیسے کما رہے ہیں' بیچ میں CIA کے اپنے لوگ بھی ہیں جو جیبیں بھر رہے ہیں۔ ان کے پیسے پر سب کی نظر ہے۔

سوال:- آپ نے کہا ہے کہ اگر جنگ طویل ہوئی تو اس میں پاکستان کا نقصان ہو گا۔

جواب:- ظاہر ہے کہ پاکستان کے اوپر ہی تو قبضہ کیا ہے حملہ افغانستان پر قبضہ پاکستان پر۔

سوال:- افغان جنگ کے حوالے سے کیا آپ او آئی سی کے کردار سے مطمئن ہیں؟

جواب:- OIC کا کردار بنتا اگر پاکستان کوئی کردار دکھاتا تو' پاکستان نے OIC کے اجلاس سے چھتیس گھنٹے پہلے امریکہ کو

www.naqshbandiaowaisiah.com

Go ahead دے دیا کہ ہاں جی! ثبوت ہیں کافی تو پھر OIC کے اجلاس میں کیا ہوتا۔ مدعی ست گواہ چست ہم یوں OIC کو اور چائنا کو اور اس اس کو Blame کرتے پھرتے ہیں کہ وہ آ کر ہمیں سہارا دیتے۔ پہلے ہم خود کھڑے ہونے کی جسارت کرتے تو کوئی ہماری لاٹھی بھی بن جاتا۔ ہم نے جب کوشش ہی نہیں کی تو ہم دوسروں کے اوپر کیا Blame دے سکتے ہیں۔ دراصل سب سے زیادہ effective پارٹی تو پاکستان ہے اگر ایران یہ کہہ دے کہ جاؤ جہنم میں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کرتے تو پاکستان اگر کہہ دیتا تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑتی۔ جو ریوولیوشنری کنٹریز ہیں ان کی سوچ اور فکر آزادانہ ہوتی ہے۔ ہمارا یہ فیصلہ تو غلامانہ ذہن کی پیداوار ہے۔ اس کا کیا کیا جائے۔ مقبوضہ ذہن جو ہے مقبوضہ جسم سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

سوال:۔ پاکستان کی حکومت امریکہ سے اس تعاون کے بدلے میں ریلیف 10 بلین ڈالر 20 بلین ڈالر کی توقع لگائے بیٹھی ہے۔

جواب:۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ غیرت اور افغانوں کے خون کے صدقے میں یہ جو خیرات ڈل رہی ہے ہماری جھولی میں میں تو کسی صورت اس کے حق میں نہیں ہوں نہ یہ ہضم ہو سکتی ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ہضم نہیں ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اگر ہمیں قرضوں کے عوض ہماری آزادی خرید رکھی ہے تو وہ ہمیں کیوں آزاد کریں گے۔ جب کہ خود ان کو پتہ ہے کہ پاکستان بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اپنے محل وقوع کی وجہ سے' اپنی نیوکلیئر صلاحیت اور بہت سارے حوالوں سے پاکستان بہت Important ہے تو مجھے بتائیں کہ وہ پاگل ہیں جو ہمیں آزاد ہونے دیں کہ ہم آزاد ہو کر آزادانہ فیصلے کریں۔ تو یہ سارا جھوٹ ہے۔

اگر ہم نے یہ ''جھٹ'' ماری تھی جسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ ''جھٹ کھانی'' تھی تو کم از کم ہم یہ کہتے کہ بھئی جو Tangible ہے' دیکھا جا سکتا ہے کہ ہم تمہاری مدد کریں گے' پہلے کشمیر کا مسئلہ یونائیٹڈ نیشن میں لے جا کر یو این او کی قراردادوں کے مطابق نیا ریزولیشن لے آؤ کہ یہ حل کیا جائے گا۔ ہندوستان کو کٹہرے میں کھڑا کر دو تو پھر کچھ بات بنتی لیکن یہ تو پہلے ہی قدم پر اکھڑ گئے' بلیک میل ہو گئے تو اب آگے چلتے چلے جا رہے ہیں۔

سوال:۔ آخری سوال' صدر مشرف آج کل امریکہ میں ہیں کوئی آخری خبر آئی ہے کہ کیا ہوا؟

جواب:۔ کچھ نہیں جی۔ قوم کی نظریں لگی ہوئی ہیں کہ وہ کیا لے کے آتے ہیں اور امریکہ اس مار پر بیٹھا ہوا ہے کہ وہ کیا دے کے جاتے ہیں۔ تو اللہ کرے کہ وہ بے شک کچھ لے کر نہ آئیں لیکن دے کے بھی کچھ نہ آئیں۔ میری یہ دعا ہے کہ اللہ نہ کرے۔ میرا یہ شعر لکھ لیں جی آپ۔ یہ آپ کے رسالہ میں آ جانا چاہئے:۔

تیری دعا ہے کہ ہو آرزو تری پوری اور میری دعا ہے کہ تیری آرزو بدل جائے

www.naqshbandiaowaisiah.com

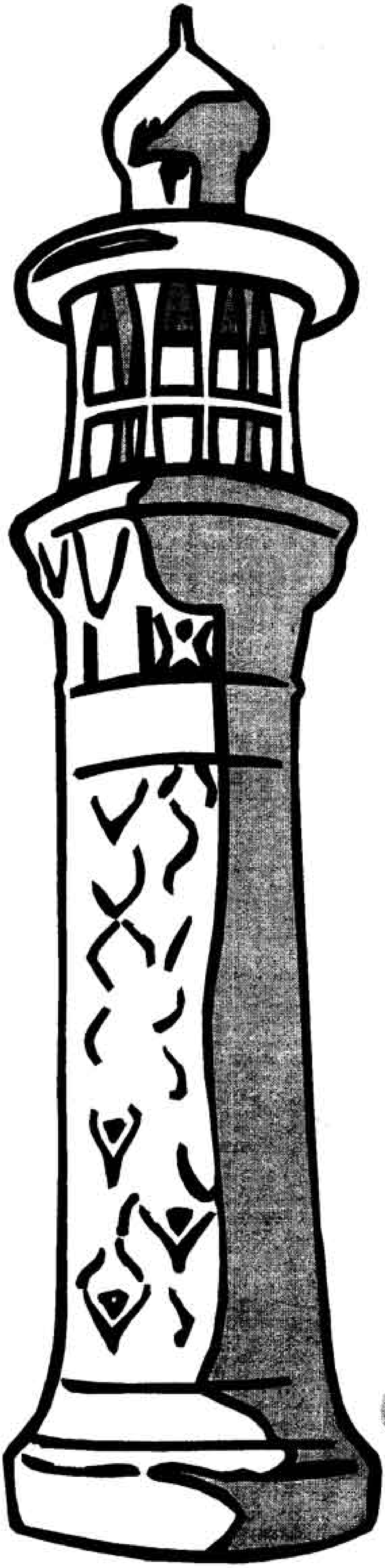

مختلف موضوعات پر خطبات

اگلے صفحات پر

www.naqshbandiaowaisiah.com

ماہِ جہاد .... اور افغانستان

میرے عزیز و میرے محترم ساتھیو و مہمانانِ گرامی! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جہاد جلدی ختم نہیں ہوگا' عارضی وقفہ آ سکتا ہے' اس میں دو چار مہینے' سال بھی آ سکتا ہے لیکن یہ جہاد ختم نہیں ہوگا اور جب یہ ختم ہوگا تب تک افغانستان نہیں سارا برصغیر اسلامی ریاست بن چکا ہوگا' امریکہ بکھر چکا ہوگا' مغرب اپنے زخم چاٹ رہا ہوگا اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تفسیر بن جائے گا اور لوگ جوق در جوق اسلام قبول کریں گے اور روئے زمین پر حق کا بول بالا ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ مجھے اس میں رائی برابر شبہ نہیں ہے۔ ہم انشاء اللہ حق کا ساتھ دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان ' منارہ 16-11-2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاِئنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ o

(آل عمران 144)

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
این دو طاقت از حیات آمد پدید
زندہ حق از قوتِ شبیری است
باطل آخر داغ حسرت میری است

حق و باطل کی آویزش نزول آدم علیہ السلام سے پیشتر کی ہے اس وقت کی ہے جب ابھی آدم علیہ السلام اور اماں حوا جنت میں مقیم تھے' زمین پر تشریف آور نہیں ہوئے تھے۔ اسے قیام قیامت تک چلنا ہے لیکن بقا' فتح' کامیابی' حق کا مقدر ہے اور ناکامی ذلت و رسوائی یہ باطل کا ثمر ہے' پھل ہے' انجام ہے۔

جنگ بڑی عجیب چیز ہوتی ہے اور جن لوگوں کو اس کا عملی تجربہ ہے ان سے پوچھئے جنہوں نے دنیا کی عظیم جنگوں میں حصہ لیا ہے یا جنہوں نے پاک بھارت جنگوں میں حصہ لیا ہے' ان سے پوچھئے کہ بعض لوگ سالوں تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں کہ اگر جنگ ہوگی تو اس طرح سے ہتھیار پکڑنا ہے' اس طرح سے فائر کرنا ہے' اس طرح سے مورچہ بنانا ہے لیکن جب جنگ ہوتی ہے تو سارا پڑھا لکھا ایک طرف رہ جاتا ہے' اس وقت فیصلہ موقع پر کرنا پڑتا ہے کہ اب حالات کیسے ہیں اور اب ہمیں کیا کرنا ہے؟ جہاں جنگ ہو رہی ہوتی ہے اور جو فریق لڑ رہے ہوتے ہیں حالات کے مطابق جو فیصلے وہ کرتے ہیں باہر بیٹھے دیکھنے والوں کو ان فیصلوں کے پس منظر کی تہہ در تہہ مصلحتیں نظر نہیں آتیں۔

جب صلح حدیبیہ ہوئی تو کافر بہت خوش ہوئے' منافقین نے بھی بڑی بغلیں بجائیں اور انہوں نے سمجھا یہ مکے والوں کی فتح ہے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خادمان کے ہمراہ عمرہ کئے بغیر واپس جا رہے ہیں' لیکن تاریخ گواہ ہے کہ وہی صلح مکے والوں کی سب سے بڑی شکست ہے اور اس صلح سے کفار کو رسوائی اور اسلام کو فروغ نصیب ہوا اور وہ وقت آ گیا جب مکے والوں کو بغیر مقابلے کے مکہ حضور اکرم ﷺ کے سپرد کرنا پڑا اور وہ مکے کے دفاع کے قابل بھی نہ رہے۔ اس طرح قرآن حکیم میں ارشاد ہوا کہ جب ذرا کوئی سخت وقت پڑتا ہے تو جو لوگ بددل ہونا شروع کر دیتے ہیں ان کا کیا خیال ہے حضور اکرم ﷺ کے متعلق؟ کیا حضور ﷺ ہیں رب العلمین ہیں' خالق ہیں' نہیں' حضور ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں' اللہ کے حبیب ﷺ ہیں' بعد از خدا بزرگ تر ہیں لیکن ہیں تو اللہ کی مخلوق اور اللہ کے رسول۔ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط کتنے ہی رسول آپ ﷺ سے پہلے مبعوث ہوئے جو دنیا

www.naqshbandiaowaisiah.com

سے تشریف لے جا چکے۔ آپ ﷺ نے بھی دنیا سے پردہ فرمانا ہے آپ ﷺ کو بھی دنیا سے تشریف لے جانا ہے۔ دارالبقا رونق افروز ہونا ہے اگر حضور ﷺ کا وصال ہو جائے اَوْ قُتِلَ یا حضور ﷺ شہید ہو جائیں۔

اِنْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط کیا تم پھر الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ تم دین چھوڑ دو گے؟ اللہ کی عبادت چھوڑ دو گے؟ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ جو دین سے پھرے گا۔ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط اللہ کا تو کچھ نہیں بگاڑے گا۔ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ o ہاں جو شکر گزار بندے ہوں گے اللہ کے اس احسان کو سمجھیں گے کہ اس نے ہمیں نبی علیہ السلام مبعوث فرما کر عظمت اسلام سے سرفراز فرمایا اور اس پر جم جائیں گے اور اللہ کا شکر ادا کریں گے۔ شکر ادا کرنا یہ ہوتا ہے کہ اپنی بساط سے بڑھ کر اطاعت الٰہی کا حق ادا کیا جائے دل سے بھی عمل سے بھی زبانی شکر شکر کرنا شکر نہیں ہوتا' زبانی توبہ کہنا توبہ نہیں ہوتا۔ توبہ یہ ہوتی ہے کہ گناہ سے اجتناب کیا جائے گناہ چھوڑ دے۔ شکر یہ ہوتا ہے کہ اطاعت الٰہی پہ بندہ جم جائے۔

یہ میں نے اس لئے عرض کیا ہے کہ ہمارے بہت سے دانش ور بہت سے کالم نگار ایک حکمرانوں کا طبقہ سیاستدان وہ اس بات پہ بڑے خوش ہو رہے ہیں کہ امریکہ نے افغانستان کا بیشتر حصہ خالی کرا لیا۔ امریکہ خالی نہیں کرا سکا۔ مجاہدین نے اس جرات رندانہ کا مظاہرہ کیا جس میں بظاہر سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ پورے ملک پر اندھادھند بمباری ہو رہی تھی جس میں آج تک ایک فوجی شہید نہیں ہوا لیکن وہ لوگ جن کا فوج سے تعلق نہیں ہے جو عام لوگ ہیں جو عوام ہیں وہ مر رہے تھے' لوگوں کے گھر جل رہے تھے اور یہ بڑی عجیب بات ہے کہ امریکہ میں دو عمارتیں گریں' دہشت گردی ہو گئی اور سارے افغانستان پر بموں کی چٹائی بچھا دی گئی یہ اصطلاح پہلی مرتبہ اس جنگ میں استعمال ہوئی ہے ''کارپٹ بمبنگ'' کی گئی۔ کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے اس میں مرنے والے بچے

> **تیسری شب حضور ﷺ نے جھڑک کر حکم دیا کہ میں صرف تمہیں حکم دے رہا ہوں تم مشورے کرنے چل پڑتے ہو۔**

بوڑھے عورتیں بے گناہ بے قصور عوام نہتے عوام شامل ہیں۔ میں نے امریکیوں سے پوچھا تھا یہاں کہ آپ کسی ایک آدمی کی تصویر پیش کر سکتے ہیں جو آپ کی بمباری میں شہید ہوا ہو اور اس کے ہاتھ میں رائفل ہو۔ کیونکہ جہاز جب بمباری کرتا ہے تو ساتھ ساتھ تصویریں بھی لیتا ہے تو کوئی ایک تصویر دکھا دو مسلح شہید کی۔

لوگوں کو اس ظلم سے بچانے کے لئے عجیب جرات رندانہ کا فیصلہ کیا انہوں نے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے انہیں ایسی بصیرت دی ہے کہ اس طرح کے جرنیل اس عہد میں صرف وہی لوگ ہیں۔ انہوں نے ایک وسیع علاقہ خالی کر کے اپنی ساری قوت ایک جگہ جمع کر لی۔ اور امریکی پراپیگنڈہ سے ہٹ کر حقائق یہ ہیں کہ جو صوبے مجاہدین نے خالی کئے ہیں۔ وہاں نہ امریکہ کا کنٹرول ہے اور نہ شمالی اتحاد کا سوائے کابل کے باقی صوبوں نے اپنی اپنی حکومتوں کا اعلان کر دیا بلکہ چار صوبوں نے متحد ہو کر اعلان کیا کہ ہماری وہی اسلامی حکومت قائم رہے گی اور جو ہم سے لڑے گا ہم اس کا مقابلہ کریں گے۔ اب ایک وسیع علاقہ جس پر امریکہ نواز فوج' امریکی غلام کفر کے خریدے ہوئے لوگ اور امریکی اور برطانوی سپاہی پھیل چکے ہیں کم از کم وہ علاقہ ہوائی حملوں سے اور طوفانی بموں سے محفوظ ہو گیا ہے۔ اب امریکی جہازوں کے پاس بم گرانے کے لئے بہت تھوڑی جگہ بچی ہے جہاں یہ رات دن بمباری کر رہے ہیں وہاں انشاء اللہ یہ بگاڑ کچھ نہیں پا رہے۔

نور الدین زنگیؒ ایک عجیب حکمران تھا اور ان دنوں صلیبیوں کا بیت المقدس پر قبضہ تھا اس نے اپنی عمر عزیز اس کوشش میں صرف کر دی۔ اور تا دم آخر برسر پیکار رہا اور جہاد میں کمربستہ رہا کہ میں ارض مقدس کو ان کافروں سے خالی کراؤں گا اور اللہ کے گھر کو اللہ کے بندوں کے سپرد کروں گا۔ سلطان صلاح الدین ایوبی نور الدین زنگی کا ایک جرنیل تھا جو اس کار خیر میں اس کے ساتھ تھا۔ کسی بھی شخص کی اگر ہم ذاتی حیثیت جانچنا چاہیں تو ہم جانچ نہیں سکتے

www.naqshbandiaowaisiah.com

چونکہ بندے کا اللہ کا معاملہ ہوتا ہے لیکن بعض امور ایسے ہوتے ہیں جو کسی بندے کی حیثیت کو واضح کر دیتے ہیں دنیا میں مسلمان حکمران اس وقت بھی بہت سے تھے ان مغربیوں نے سازش کی تھی اور یہ جانتے تھے کہ روضہ اطہر میں وجود اقدس رسول اللہ ﷺ کا ویسا ہی ہے جیسے دنیا میں آپ ﷺ زندگی میں تھے انہوں نے اپنے بندے مقرر کئے کہ باہر مکان کرائے پر لے لو بظاہر مسلمان اور عبادت گزار بن جاؤ اور وہاں سرنگ لگا کر روضہ اطہر کے اندر سے جا نکلو اور وجود مبارک کو نکال کر لے آؤ۔ اب اگر یہ کسی مجاہد کے خلاف سازش کرتے ہیں یا کسی کو مارنے کی بات کرتے ہیں یہ کسی پر ظلم کی بات کرتے ہیں تو کوئی بڑی بات نظر نہیں آتی یہ تو ایسے بد اندیش ہیں' یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ انہوں نے یہ سازش بھی کی۔ دنیا میں علماء بھی تھے' دنیا میں صوفیا بھی تھے' ذاکرین بھی تھے ہر طرح کے ادیب اور دانشور بھی ہوں گے' پڑھے لکھے ہر طرح کے لوگ ہوں گے' قاضی بھی ہوں گے' محتسب بھی ہوں گے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ نے نور الدین زنگی کو منتخب فرمایا اور سلطان کے خواب میں آ کر حکم دیا کہ مجھے دو کتے تنگ کر رہے ہیں۔ چونکہ مدینہ منورہ پر بھی حکومت سلطان نور الدین زنگی کی تھی آپ ﷺ نے فرمایا ان کا تدارک کرو۔ سلطان نے صبح اٹھ کر علماء کے سامنے اپنا خواب بیان کیا انہوں نے کہا جی بڑی مبارک خواب ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آپ کو زیارت ہوگئی بس جی بڑا ہے ...... دوسری شب پھر زیارت ہوئی آپ ﷺ نے حکم دہرایا۔ سلطان نے پھر علماء سے پوچھا ان کے پلے کچھ نہ پڑا۔ تیسری شب حضور ﷺ نے جھڑک کر حکم دیا کہ میں صرف تمہیں حکم دے رہا ہوں تم مشورے کرنے چل پڑتے ہو اور دونوں مغربیوں کی شکلیں بھی حضور ﷺ نے دکھائیں۔ کہ یہ دو کتے ہیں جو مجھے پریشان کر رہے ہیں۔ علی الصبح سلطان گھوڑوں پر سوار ہوا'

> **اگر جنگ دو مہینے اور لمبی ہو گئی تو امریکہ کی ریاستیں الگ ہو جائیں گی' امریکہ کے کل پرزے بکھر جائیں گے۔**

تین مہینے کا راستہ ہے مصر سے مدینہ منورہ اس وقت کی سواریوں کے مطابق' سولہویں دن نور الدین زنگی مدینہ منورہ میں تھا اپنے باڈی گارڈ دستے کے ساتھ۔ تین مہینے کی مسافت پندرہ دنوں میں قطع کر کے سولہویں دن نور الدین زنگی وہاں موجود تھا۔ مدینہ منورہ کے ہر شخص کو حکم ہوا کہ سلطان انعام سے نوازے گا اور سلطان کے سامنے سے گزریں۔ سارا شہر گزر گیا ان کے سامنے سے لیکن سلطان کو وہ چہرے نظر نہ آئے۔ آخر پوچھا گیا کوئی رہ تو نہیں گیا؟ انہوں نے کہا جی دو مغربی ہیں لیکن وہ تو بڑے نیک لوگ ہیں سارا دن حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں' ساری رات اللہ اللہ کرتے ہیں' انہیں انعام و اکرام سے کوئی غرض نہیں۔ فرمایا' لے آؤ ان کو! لائے گئے تو وہ وہی لوگ تھے جن کے چہرے حضور اکرم ﷺ نے دکھلائے تھے۔ سلطان ان کے مکان پر تشریف لے گئے' قالین بچھا ہوا تھا' چلتے ہوئے نیچے سخت جگہ محسوس ہوئی انہوں نے کہا قالین اٹھا کر دیکھو۔ وہ تختہ اکھیڑ کر دیکھا نیچے سرنگ تھی اور روضہ اطہر کی دیوار سے ٹکرا رہی تھی۔ ان دونوں کو سزا دی۔ اور نور الدین زنگی ؒ نے اس حد تک کھدائی کرائی کہ جب نیچے سارا پانی آ گیا روضہ اطہر کے گرداگرد تو وہاں سے لے کر سطح زمین تک نور الدین زنگی نے سیسہ پلوا دیا سات دھاتیں ملا کر سیسہ بنایا جاتا ہے جسے کسی چیز سے کاٹا نہیں جا سکتا وہ سیسہ پلوا کر اس کے اوپر یہ جالیاں نور الدین زنگی ؒ نے لگوائیں جو آج بھی روضہ اطہر کے گرد کھڑی آپ کو نظر آتی ہیں یہ اس عہد میں سلطان نور الدین زنگی ؒ نے یہ جالیاں لگوا کر روضہ اطہر کو ان کی سازشوں سے محفوظ کر دیا۔ کیا عجیب آدمی تھا جسے نبی کریم ﷺ نے اپنے حکم سے نوازا جسے یہ سعادت نصیب ہوئی لیکن یہ عجیب بات ہے کہ وہ بیت المقدس فتح نہ کر سکا۔ کیا عیسائیوں میں اتنی قوت تھی کہ انہوں نے روک دیا؟ نہیں' مسلمانوں نے ساری عمر اس کا راستہ روکے رکھا' چھوٹی چھوٹی مسلمان ریاستیں عیسائیوں سے پیسے لے کر سلطان سے برسرپیکار رہیں اور انہوں نے سلطان کو بیت المقدس تک پہنچنے کی فرصت ہی نہ دی۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

نورالدین زنگیؒ کے وصال کے بعد اس کا کم سن بیٹا بھی عیسائیوں نے خرید لیا باپ نورالدین زنگی تھا جو محمد رسول اللہ ﷺ کا خادم تھا اور بیٹا عیسائیوں کے ہاتھوں بک گیا اس وقت نورالدین زنگی کی بیوہ نے صلاح الدین ایوبی کو حکم دیا کہ اپنی بادشاہت کا اعلان کردو اور اس سے الگ ہو جاؤ یوں جرنیل سے صلاح الدین ایوبی سلطان بن گیا اور ان ساری مسلم منافق ریاستوں سے صلاح الدین ایوبی کو بھی لڑنا پڑا۔ ان کی مخالفت کچلتے ہوئے' لڑتے ہوئے بیت المقدس تک پہنچا۔ مجھے سلطان کا وہ واقعہ یاد ہے جس میں مورخ لکھتا ہے کہ سلطان اپنے شہیدوں کا جنازہ خود پڑھاتے' پھر دشمن کے لوگوں کو اٹھواتے جو میدان میں مارے گئے تھے اور ان کا جنازہ بھی خود پڑھاتے اور انہیں دفن کرواتے۔ کسی نے عرض کیا کہ سلطان معظم یہ تو بے دین ہیں اور کافروں کے ہاتھوں بکے ہوئے ہیں اور آپ کا راستہ روک رہے ہیں' بیت المقدس تک نہ انہوں نے سلطان نورالدین زنگی کو جانے دیا نہ آپ کو جانے دے رہے ہیں۔ سلطان فرماتے تھے کہ یہ سادہ لوگ ہیں ان کے لیڈر بے دین ہیں' ان کے رہنما بکے ہوئے ہیں' ان غریبوں کو تو لاتے ہیں اسلام کے نام پر اور یہ ہمارا راستہ اس لئے روک رہے ہیں کہ ہمیں بے وقوف سمجھتے ہیں۔ انہیں ان کے لیڈر کہتے ہیں کہ اسلام کے لئے امن وامان کے لئے ضروری ہے کہ ان کا راستہ روکا جائے۔ ان کا قصور نہیں ہے۔ اللہ انہیں معاف کرے میں ان کا جنازہ پڑھوں گا۔ لیکن ان کے جو حکمران یا لیڈر یا رہنما ہیں وہ یہ سب جانتے ہیں اور وہ بے دین ہیں۔ اس حال میں صلاح الدین ایوبی ان مخالفتوں کو کچلتا ہوا بیت المقدس پہنچا۔ سومنات میں تمام ہندوستان کے ہندو راجے اکٹھے ہو گئے تھے محمود غزنوی کے خلاف اور بیت المقدس میں تمام عیسائی قوتیں جمع ہو گئی تھیں اسے عظیم صلیبی جنگ یا Crusade War کہتے ہیں جس کا امریکہ کے صدر بش نے بھی اعلان کیا تھا کہ

ایک ایسا طوفان اٹھے گا جو کفر کو بہا کر لے جائے گا۔

کابل پر ہمارا حملہ صلیبی جنگ ہے۔ This is the Crusade War بعد میں اسے اس کے ساتھیوں نے سمجھایا کہ اس طرح تو مسلمان بھی متحد ہو جائیں گے تو اس نے کہا جی نہیں وہ مجھ سے غلطی ہو گئی لیکن اصل بات جو دل میں ہوتی ہے زباں پہ آ جاتی ہے۔

آپ اندازہ کریں کہ برطانیہ کے حکمران اور فرماں روا بھی وہاں سے چل کر گھوڑوں پر اور سمندری جہازوں' بادبانی جہازوں پر چل کر بیت المقدس کا دفاع کرنے کے لئے اور عیسائیوں کی مدد کے لئے آئے کنگ رچرڈ بکنگھم سے آیا جسے رچرڈ دی لائن ہارٹڈ کہتے ہیں' شیر دل رچرڈ۔ میدان کارزار میں تیر لگنے سے رچرڈ کی گھوڑی مر گئی۔ صلاح الدین ایوبی نے حکم دیا کہ میرے اصطبل کی جو سب سے اعلیٰ گھوڑی ہے وہ اسے پہنچائی جائے اسے یہ دکھ نہ رہے کہ میں پیدل ہو گیا تھا' لڑ نہیں سکا اور اسے وہ گھوڑی پہنچا دی گئی اور کہا گیا کہ ہمت کرو آج مقابلے کا دن ہے۔ جس نے اس حال میں فتح کیا وہ شیر دل نہیں ہے اور جو شکست سے ذلت سے دوچار ہو کر دھکے کھاتا ہوا دو تین سپاہیوں کے ساتھ واپس برطانیہ پہنچا اس کے لئے یہ انگریز لکھتے ہیں رچرڈ شیر دل۔

یہ زیروزبر جنگ میں آتے ہیں لیکن ہمارے دانشوروں کا کیا ہے یہ تو لکھتے ہیں احد میں نبی کریم ﷺ کو شکست ہو گئی تھی اس کی دانش کا کیا ہے' حالانکہ احد میں حضور ﷺ نے تین روز قیام فرمایا' شہداء احد کو دفن فرمایا اور پانچ منزلوں یا تین منزلوں تک زخمی صحابہ کرام نے اہل مکہ کا تعاقب کیا اور اہل مکہ کو بھگایا۔ جو بھاگ گئے انہیں یہ فاتح لکھتے ہیں اور جو وہاں مقیم رہے' کہتے ہیں انہیں شکست ہو گئی۔ ان کا کیا ہے' یہ تجزیہ نگار اور ہمارے قائدین وہی کردار ادا کر رہے ہیں جو نورالدین زنگی کے مقابلے میں مسلمان حکمرانوں نے کیا تھا اور جو جذبہ جہاد اہل ایمان کے دلوں میں پیدا ہوا تھا اسے جہاد کی طرف موڑنے کی بجائے ہمارے رہنما کوشش کر رہے ہیں اسے سیاسی مفاد حاصل

www.naqshbandiaowaisiah.com

کرنے اور اسے حکومت کے خلاف ڈرامہ رچانے کی اور یہ سب کچھ حکومت کی ملی بھگت سے ہو رہا ہے۔ ہمارے رہنما شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ان بے وقوف پٹھانوں کی حیثیت کوئی نہیں اور امریکہ کے مقابلے میں یہ مارے جائیں گے' یہ مٹ جائیں گے آخر امریکہ ہی فتح کرے گا' امریکی کیمپ بنیں گے' امریکی فوج یہاں رہے گی تو ہم ابھی سے ساز باز کر کے اس گوشے میں چلے جائیں۔ شاید انہوں نے قادر مطلق امریکہ کو سمجھ لیا ہے۔ میری تلخ نوائی پر خفا تو ہوں گے لیکن حقائق حقائق ہوتے ہیں حق اگرچہ تلخ ہوتا ہے تو کیا دنیا میں کوئی بھی حق بیان نہ کرے۔ مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہے اور رنج ہے کہ تمام مسلمان حکومتیں امریکہ کے ساتھ ہیں اور تمام مسلمان ممالک کے عوام مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ ان کا اجتماع ان کی قوت بے اثر ہو رہی ہے حکومتوں کی وجہ سے اور پاکستان کا تو ہر مسلمان ساتھ تھا لیکن پاکستانی رہنماؤں نے اس تحریک کو گمراہ کرنے کی سازش کی اور لوگوں کو جو جہاد میں قربان ہونے کے لئے میدان میں نکلے تھے انہیں اپنی سیاست کی قربانی اور بھینٹ چڑھا دیا۔ حکومت سے شاباش لے لی یا نقد رقم لے لی یا کوئی آئندہ کے وعدے لے لئے لیکن نہ حکومت رہے گی نہ تم رہو گے۔ ہر ایک کو ایک دن جانا ہے ہمیں بھی جانا ہے تمہیں بھی جانا ہے لیکن اسلام کو رہنا ہے جب تک سورج طلوع ہوتا ہے جب تک سورج غروب ہوتا ہے' آخری رسول ﷺ اور آخری کتاب ہے جب تک بنی آدم اس زمین پر ہے تو زمین و آسمان کا یہ کارگاہ حیات جب تک باقی ہے تب تک۔

اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُون اس کی حفاظت خود اللہ فرماتا رہے گا اور انشاء اللہ العزیز جس طرح صلاح الدین ایوبی نے گھوڑی پیش کی تھی اسی طرح امیر المومنین ملا محمد عمر مدظلہ العالیٰ نے ایک وسیع میدان امریکہ کے سپرد کیا ہے کہ آ جاؤ میدان میں دیکھ لیں گے اور ایسے فیصلے ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ بلکہ ان باتوں کو سمجھنا دشوار ہو رہا ہے اور ہمارے دانشور اور ہمارا طبقہ امراء یہاں تالیاں بجا رہا ہے کہ شکست ہو گئی۔ کیا شکست ہو گئی؟ ان کا کوئی ایک مجاہد مار لیا انہوں نے؟ کوئی ایک شہر بھی چھینا ان سے؟ کسی ایک جگہ سے نکالا انہیں؟ وہ تو ہفتہ پہلے ریٹریٹ کر کے چلے گئے اور یہ سات دن تک ڈرتے رہے کہ اندر پتہ نہیں کیا ہے' ایک ایک بندہ بھیج کر تحقیق کرتے رہے کہ کہیں شہر میں کوئی پھندا تو نہیں ہمارے لئے لٹکا ہوا' ڈرتے ڈرتے ساتویں دن یہ اندر گئے' جنگ کی باری اب آئی ہے۔ اور الحمد للہ جنگ کا مہینہ بھی آ گیا ہے یہ وہی رمضان ہے جس میں محمد رسول اللہ ﷺ کفار مکہ کے مقابل بدر میں صف آراء ہوئے۔ اس بار میں اسے رمضان کا نہیں جہاد کا مہینہ قرار دیتا ہوں۔ جہاد کا موسم بھی آ گیا اور آپ عددی برتری پر مت جائیے امریکہ بہادر اس انجام کو پہنچ چکا ہے کہ صورت حال جا رہی ہے امریکہ کی تباہی کی طرف اگر جنگ دو مہینے اور لمبی ہو گئی تو امریکہ کی ریاستیں الگ ہو جائیں گی' امریکہ کے کل پرزے بکھر جائیں گے اور یہاں دو مہینوں کا خدشہ نہیں یہاں بات سالوں کی ہے۔ چونکہ یہ بات کابل کی' افغانستان کی' جلال آباد کی نہیں ہے۔ یہ بات مزار شریف یا لنگر ہار کی نہیں ہے' یہ غزوۃ الہند ہے' اسے بڑھنا ہے' اسے پھیلنا ہے اور یہاں تالیاں بجانے والے خوش نہ ہوں یہاں سے بھی اس طوفان کو گزرنا ہے اور اسے ہند کے آخری گوشے تک جانا ہے ابھی فاتح ہونا ہے اور برصغیر کو ایک مسلمان ریاست میں تبدیل ہونا ہے انشاء اللہ۔ امریکہ کو ٹوٹنا ہے بکھرنا ہے الگ الگ ریاستوں میں تقسیم ہونا ہے اور اس کے بعد گورے اور کالے کی لڑائی کی باری امریکہ میں آئے گی۔ لیکن بات صرف اتنی سی ہے جو قرآن حکیم نے فرما دیا۔

یہ فرعون کی طرح قعر دریا میں اتریں گے' یہ ان کا مقدر ہے' انہیں اترنا ہوگا اور سمندر کو ملنا ہوگا۔

تو کیا اگر تم پر کوئی ذمہ داری آ پڑی تو تم دین چھوڑ کر الٹے پاؤں پھر جاؤ گے یہ جو کفار کے لئے تالیاں بجا رہے ہیں اور یہ جو امریکہ کے سامنے کھسروں کی طرح ناچ رہے ہیں' انہیں

یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اللہ کے بندے نہ کمزور ہوتے ہیں نہ اللہ کمزور ہے۔ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ان کے ہاتھوں کی ضرب یدِ الٰہی ہوتی ہے' ان کے ہاتھوں پر اللہ کا دستِ قدرت ہوتا ہے اور جہاد میں صرف وہ لوگ شریک نہیں ہوتے جو میدان میں تلوار چلاتے ہیں بلکہ جہاد میں ہر وہ بندہ شریک ہے جس کا دل' جس کی خواہش' جس کی آرزو' جس کی دعا' جس کا کلام' جس کی بات' جس کا سرمایہ' جس کا پیسہ' جگہ جو کچھ وہ کرسکتا ہے' کچھ نہیں دے سکتا تو دعا تو کرسکتا ہے' جہاد کے حق میں بات تو کرسکتا ہے۔

کمال ہے دنیا نے یہ دیکھا کہ ایٹم بم کے بعد دوسرا جو بڑا بم ہے ڈیزی کٹر وہ بھی امریکہ نے چلا کر دیکھ لیا الحمد للہ کسی ایک مجاہد تک نہیں پہنچ سکا۔ امریکی جہاز کسی ایک مسلح آدمی کی تصویر نہیں بنا سکے ورنہ امریکی ساری دنیا کے ٹیلی ویژنوں پہ چھائے ہوئے ہیں' دنیا بھر کو دکھاتے کہ یہ ہم نے مسلح لوگ مار دیئے۔ اب جو کابل کی تصاویر دکھا رہے ہیں' ان میں طالبان نہیں ہیں یہ وہ ہیں جو شمالی اتحاد نے مقامی لوگوں کو ظلماً شہید کیا اور ان کی تصویریں لے کر امریکی دکھا رہے ہیں کہ یہ طالبان مارے گئے' چونکہ طالبان کے جانے کے تو چھ دن بعد تم نے شہر کا رخ کیا تو طالبان کیسے مارے گئے تم تو وہاں تھے ہی نہیں' نہ ان کی کوئی گاڑی روک سکے' نہ تم ان سے کوئی اسلحہ لے سکے' نہ ایک قیدی بنا سکے۔ یہ اس قدر جھوٹ بولتے ہیں لیکن الحمد للہ اب ان کا جھوٹ طشت از بام ہونے لگ گیا' دنیا بھی یہ دیکھنے لگ گئی ہے کہ مجاہدین نے امن دیا تھا مخالفین نے قتل و غارت گری دی ہے۔ عزتیں لوٹی ہیں گھر لوٹے ہیں بے گناہ لوگوں کی گردنیں کاٹی ہیں۔

افغانستان میں اب دو جنگیں لڑی جا رہی ہیں قبائل اپنی جنگ لڑ رہے ہیں مجاہدین اپنی لڑ رہے ہیں اور امریکہ بہادر اور برطانیہ کی ملکہ محترمہ مختلف محاذوں میں گھر چکی ہیں اور انشاء اللہ العزیز مجاہدین ان پر ایسی کاری ضرب لگائیں گے جو ایک تاریخ کا روشن باب ہوگی' ایک ایسا طوفان اٹھے گا جو کفر کو بہا کر لے جائے گا انشاء اللہ اور یاد رکھو ہم اس گزرگاہ میں بیٹھے ہیں جہاں ہم بیٹھے ہیں یہی گزرگاہ ہے اس کی اور اسے برصغیر کے آخری سرے تک جانا ہے۔ اس سارے برصغیر پر انشاء اللہ العزیز اسلامی حکومت قائم ہوگی اور سارے کا ایک امیر المومنین ہوگا جو دنیا میں اسلام کی سربلندی کا سبب بنے گا۔ آج جو لوگ سیاسی مقام بنانے کے لئے یا پیسے لے کر یا حکومت کو خوش کرنے کے لئے اس جذبہ جہاد کو سبوتاژ کر رہے ہیں کل انشاء اللہ انہیں عدالتوں میں جواب بھی دینا ہوگا۔ سب سے بڑی عدالت تو عرصہ محشر میں قائم ہوگی لیکن انشاء اللہ اس زمین پر بھی ہم وہ عدالتیں دیکھیں گے جن میں نہ کوئی سفارش چل سکے گی نہ کسی کی رشوت کام آئے گی' حق حق ہوگا اور باطل باطل ہوگا اور میری سمجھ کے مطابق جو میں سمجھتا ہوں یہ تو اپنی اپنی نظر کی بات ہے۔ جو لوگ تالیاں بجا رہے ہیں انہیں یہ سوچنا چاہئے کہ کبھی تاریخ میں اتنا وسیع الظرف جرنیل تم نے پڑھا ہے جو عام لوگوں کی زندگیاں بچانے کے لئے میلوں علاقہ خالی کر دے اور دشمن سے کہہ دے کہ یہاں آ جاؤ مقابلہ کر کے دیکھ لیں گے جب کہ اس کا ایک سپاہی ضائع نہ ہوا ہو یہ تو ایک تاریخی حقیقت ہے جو اپنے وقت پر اپنی اہمیت کو اجاگر کرے گی۔ یہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ دشمن اگر یہاں آ بھی گیا تو ہم مقابلہ کر کے جگہ پھر خالی کرالیں گے۔

سیدنا فاروق اعظمؓ نے مشرکین کے ایک قیدی جرنیل کو آزاد کرنا چاہا اس نے کہا آپ جانتے ہیں میں کتنا عظیم جرنیل ہوں اور میرے گرد کتنے لوگ جمع ہو جائیں گے پھر آپ مجھے آزاد چھوڑ رہے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے تجھے میدان جنگ میں دیکھا ہے میرے سپاہی تیری گردن میں پٹہ ڈال کر کتوں کی طرح کھینچ کر تجھے یہاں لائے ہیں اگر تو واپس جا کر پھر لڑے گا پھر اپنے انجام کو پہنچے گا ہمیں تجھ سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اس نے اس وقت کلمہ پڑھ لیا اور محمد بن قاسم نے راجہ داہر کے زخمی جرنیل کی جو پہلی جنگ میں زخمی ہوا تھا سرحدی حفاظت پر تھا اپنی نگرانی میں مرہم پٹی کرائی جب وہ صحت مند ہو گیا اس کا گھوڑا منگوایا اس کے ہتھیار منگوائے اس کی وردی صاف کی ہوئی تھی منگوائی اسے وردی پہنائی اسے اس کے سارے تمغے لگائے اس کا اسلحہ اسے دیا اور کہا یہ تمہارا گھوڑا ہے اور اب تم آزاد ہو وہ پریشان ہو گیا اس نے کہا میں داہر کی فوج کا مانا ہوا جرنیل ہوں کیا ہوا مجھے ایک

www.naqshbandiaowaisiah.com

بارشکست ہوگئی اور داہر کے پاس افواج کی کمی نہیں ہے اور میں اس علاقے کے چپے چپے کا واقف ہوں میں کل پھر آ جاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا کل کی بات کل دیکھیں گے تم بڑے شوق سے آنا لیکن ہم تمہیں ناکام کرنے کے لئے نہیں تمہیں بندوں کی غلامی سے چھڑا کر اللہ کا بندہ بنانے کے لئے نکلے ہیں' بندے مارنا ہمارا مقصد نہیں ہے بندوں کی اصلاح مقصد ہے تم جاؤ اور فیصلہ جا کر وہاں کر لینا اور اگر تمہارا دل دوبارہ آنے کو چاہا تو ہم دوبارہ حاضر ہیں پہلے بھی دیکھا ہے تمہیں پھر دیکھ لیں گے۔ وہ خاموشی سے نکل گیا اور داہر کے دربار میں جا کر اس نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ اس نے کہا میں نے ایسے لوگ نہیں دیکھے نہ ایسا دین دیکھا ہے وہاں میں نے کلمہ اس لئے نہیں پڑھا کہ تم کہو گے بزدل تھا ڈر گیا کلمہ پڑھ لیا میں تمہارے دربار میں آ کر اعلان کرتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ یہی بات اللہ نے فرمائی ہے کہ تم کیا بھاگ جاؤ گے؟ بھاگنے والے نہ اللہ کا کچھ بگاڑیں گے نہ اللہ کے بندوں کا۔

سَیَجۡزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیۡنَ اللہ استقامت دکھانے والوں کو اپنے شکر گزار بندوں کو بہترین اجر دے گا اور اللہ کا اجر صرف آخرت میں نہیں ہوتا یہ آپ کو ان پڑھ ملاں نے بہکا دیا ہے' رواجی مقرر جو ہیں ان کے پاس علم نہیں ہے' قصہ گو جو ہیں انہوں نے لوگوں کو بہکا دیا ہے' دنیا جو ہے اور دنیا کی زندگی جو ہے وہ آخرت کا پرتو ہوتی ہے' جن کی آخرت سدھرتی ہے انہیں دنیا میں بھی وہ سکون نصیب ہو جاتا ہے جو مرنے کے بعد اہل جنت کو جنت میں نصیب ہوگا' اس کا کوئی نہ کوئی اثر ان کے قلوب میں اتر جاتا ہے۔ اور جن کی دنیا بگڑتی ہے' جن کے مقدر میں دوزخ لکھی جاتی ہے' ان کے دلوں میں دوزخ کی آگ دنیا میں بھی بھڑکنے لگتی ہے وہ پہرے دار اور گارڈیں کھڑی کرنے کے بعد' نیند کی گولیاں کھانے کے بعد بھی وہ سو نہیں پاتے چونکہ اندر دوزخ بھڑک رہا ہوتا ہے۔ دنیا' پرتو ہے عکس ہے' آخرت کا۔

الابریز ایک ایسی کتاب ہے جو ایک ولی اللہ کے مشاہدات پر لکھی گئی ہے۔ ان کے ایک خلیفہ نے لکھی وہ اپنے وقت میں اللہ کی زمین پر غوث تھے اور جس نے کتاب جمع کی ان کے ارشادات لکھے وہ اپنے زمانے کا قطب تھا۔ ایک واقعہ اس میں اس طرح کا لکھتے ہیں کہ بادشاہ نے گورنر کو معزول کر دیا اور گورنر بڑا ظالم تھا وہ اپنی طرف سے جو جامع ہیں کتاب کے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا ' انتہائی فقر میں ان کا گزارا ہوتا تھا اور ایک کمبل ہوتا تھا جسے اوڑھ کر لیٹے رہتے تھے اور جو مل گیا روکھا سوکھا اس پر بسر ہوتی تھی' میں نے عرض کی حضرت اللہ کا کرم ہو گیا بندوں کی جان چھوٹ گئی اس سے۔ ظالم کو بادشاہ نے معزول کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا یار سمجھ میں بات نہیں آتی تم کہتے ہو کہ بادشاہ نے اسے ہٹا دیا اور میں دیکھ رہا ہوں کہ دوزخ میں اس کے لئے جو سزائیں بن رہی ہیں ان میں اضافہ ہو رہا ہے' یہ تو ابھی اور ظلم کرے گا' یہ تو گورنر رہے گا۔ انہوں نے فرمایا میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ دوزخ میں' جہنم میں اس کے لئے جو جو سزائیں بنی ہیں ان میں شدت آ رہی ہے ان میں اور اضافہ ہو رہا ہے' اس کا مطلب ہے ابھی یہ مزید ظلم کرے گا اور یہ آخری واقعہ الابریز کا اتنی بڑی موٹی کتاب ہے اس میں سارے اس طرح کے واقعات ہیں اور یہ آخری واقعہ اور وہاں وہ جامع کتاب لکھتے ہیں کہ میرے شیخ نے جو فرمایا وہ حق تھا اور چند دنوں بعد بادشاہ نے اسے بحال کر دیا۔ اور وہ واقعی لوگوں پر ظلم توڑ رہا ہے۔ آخرت کا اجر تو یقینی ہے لیکن ہمیں اپنا اپنا اندازہ اس دنیا میں بھی ہو جاتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے ہمارے دماغ میں کیا ہے اور ہمارے ساتھ کیا سلوک زمانہ کر رہا ہے۔ جو اللہ کے بندے ہوتے ہیں اللہ انہیں العزۃ للہ وَرَسُوۡلِہٖ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ اللہ کے لئے عزت ہے اللہ کے رسول ﷺ کے لئے عزت ہے اور اللہ کے ایماندار بندوں کا حق عزت ہے ان کے علاوہ کسی چوتھے فرد کو دنیا میں عزت نصیب نہیں ہوتی' سوائے رسوائی کے اسے کچھ نہیں ملتا۔ تو اندازہ یہاں بھی ہو جاتا ہے۔

انشاء اللہ العزیز ابھی تک امریکی فوجیں اس طرح سے میدان میں نہیں اتر رہیں جس طرح فوجیں جنگ میں ہوتی ہیں۔ برطانوی بھی ابھی تک عمان میں اچھل کود کر رہے ہیں اور امریکی پاکستان کی سرحد پر بیٹھے ادھر ادھر کود رہے ہیں۔ حالانکہ کتنا وسیع علاقہ ان وسیع ظرف لوگوں نے انہیں دیا ہے کہ آ جاؤ میدان

www.naqshbandiaowaisiah.com

میں سامنے آکر مقابلہ کرو اور انہیں آخر تقدیر گھیر کرلے جائے گی۔ یہ فرعون کی طرح قعر دریا میں اتریں گے' یہ ان کا مقدر ہے' انہیں اترنا ہوگا اور سمندر کو ملنا ہوگا اور انہیں تباہ ہونا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اللہ جنہیں شہادت سے سرفراز کرنا چاہے وہ اس کا کرم ہے مسلمان ضرور شہید ہوں گے اور بڑے خوش نصیب ہوں گے جو دنیا سے اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ پھٹا ہوا سینہ ان کا کفن ہوگا اور بہتے ہوئے خون میں اسے غسل دیا جائے گا جن کے لئے پانی کا استعمال اور کسی اور کفن کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ایک قطرہ خون کا اپنی جگہ سے چل پڑے تو وضو فاسد ہو جاتا ہے اور شہید کا خون سارے بدن سارے لباس کو تر کردے تو اتنا پاک ہو جاتا ہے کہ اسے پاک کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ شہید کے خون کا قطرہ اللہ کو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے زیادہ عزیز ہے۔ لہٰذا جنہیں اس نے شہادت سے سرفراز فرمانا ہے وہ شہید بھی ہوں گے اور جنہیں اس نے عظمت عطا کرنی ہے وہ عظیم بھی ہوں گے' وہ غازی بھی ہوں گے اور وہ لوگ ہوں گے جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے جیسے غزوۃ الہند میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ میری امت کے آخری لوگوں میں دو جماعتیں ایسی ہوں گی جو روز محشر اٹھ کر میزان عدل پر جانے کی بجائے جنت کا رخ کریں گی' بلا حساب جنت میں داخل ہوں گی۔ ایک وہ لوگ جو غزوۃ الہند میں شریک ہوں گے اور دوسرے وہ جو نزول مہدی کے وقت یا نزول عیسیٰ علیہ السلام کے وقت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کریں گے۔

میرے عزیز و میرے محترم ساتھیو مہمانان گرامی! میں سمجھتا ہوں کہ یہ جہاد جلدی ختم نہیں ہوگا' عارضی وقفہ آسکتا ہے' اس میں دو چار مہینے' سال بھی آسکتا ہے لیکن یہ جہاد ختم نہیں ہوگا اور جب یہ ختم ہوگا تب تک افغانستان نہیں سارا برصغیر اسلامی ریاست بن چکا ہوگا' امریکہ بکھر چکا ہوگا' مغرب اپنے زخم چاٹ رہا ہوگا اور یدخلون فی دین اللہ افواجا کی تفسیر بن جائے گا اور لوگ جوق در جوق اسلام قبول کریں گے اور روئے زمین پر حق کا بول بالا ہوگا انشاء اللہ العزیز۔ مجھے اس میں رائی برابر شبہ نہیں ہے۔ ہم انشاء اللہ حق کا ساتھ دے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے جانیں بھی دیں گے' مال بھی دیں گے' جہاں تک ممکن ہو سکا جو اللہ نے ہمیں دے رکھا ہے ہم اللہ کی راہ میں قربان کریں گے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے میری دعا ہے کہ خدا کے لئے اس جذبہ جہاد کو وقتی سیاست کی نذر مت کیجئے اگر امارت اسلامیہ قائم ہوگی خلافتِ اسلامیہ قائم ہوگی تو یہ ساری حکومتیں مسلمان ممالک کی حکومتیں کیوں مخالفت کر رہی ہیں؟ اس لئے کہ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہمارے لئے حکومت کرنا دشوار ہو جائے گا' ہماری حکومتیں باقی نہیں رہیں گی' لوگ اسلام کا مطالبہ کریں گے۔ اسلام ان کے حلق سے نہیں اترتا یہ صرف جب مر جاتے ہیں تو انہیں کرائے کے ملاں مل جاتے ہیں جو ان کے جنازے پڑھتے ہیں اور میں نے کرائے کے مولوی کو اندرا گاندھی کی ارتھی پر قرآن پڑھتے دیکھا ہے اگر آپ نے نہیں دیکھا تو شاید لیکن میں نے ٹیلی ویژن پر دیکھا تھا کہ اس کا میت مردود جل رہا تھا اور دو مولوی پاس بیٹھے ہوئے قرآن پڑھ رہے تھے۔ ایسے لوگوں کے محاسبے کا وقت آرہا ہے انشاء اللہ العزیز اسلامی نظام عدل جب قائم ہوگا تو ہر چھوٹے بڑے کے لئے اس نظام عدل سے بچنے کے لئے پچپن سے زیادہ اسلامی ریاستوں کے سربراہ امریکہ کی جوتیاں اٹھائے پھرتے ہیں لیکن یہ کفار بڑی تجویزیں بڑے منصوبے بناتے ہیں' فرمایا! لیکن میں بھی تدبیر کرتا ہوں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ میں انہیں تھوڑی سی مہلت دے دیتا ہوں کہ یہ اپنا زور دیکھ لیں' یہ اپنی قوت آزما لیں اور پھر جب گرفت میں آتے ہیں تو اِنَّ بطشَ رَبِّکَ لشدید اللہ کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے تباہی ان کا مقدر ہے اور انشاء اللہ یہ تباہ ہوں گے اپنے کردار کی وجہ سے۔

میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ اپنے بندوں کو توبہ کی توفیق دے اور اللہ مسلمان بھائیوں کو صحیح قوت فیصلہ دے اور اللہ ہمارے ان نام نہاد رہنماؤں کو بھی ہدایت دے ہم تو سب کی ہدایت کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن بات اگر تلخ بھی ہوگی تو انشاء اللہ سچی بات ضرور کہیں گے۔

حق بات تہہ تیغ سرِدار کریں گے
یہ جرم جو زندہ ہیں تو سو بار کریں گے

☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

فیصلے کی گھڑی

ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم حکومت اسلامیہ سے ایک ایک چیز کی رسید لیتے ہیں تا کہ وقت آنے پر قوم کے سامنے پیش کر سکیں کہ یہ ہمارے پاس جمع ہوا تھا یہ ہم نے پہنچایا اور یہ اس کی سرکاری رسیدیں ہیں۔ پچھلے ہفتے جو سامان بھیجا تھا اس کے ساتھ تقریباً پانچ لاکھ نقد بھی بھیجے تھے' اس سے پہلے تین لاکھ بھیجے تھے تو اس سرمائے کی بھی اور سامان کی بھی گورنر آف پکھتیاں کی سرکاری اپنے دستخط شدہ چٹھی اور رسید واپس پہنچ گئی ہے بلکہ انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے ہم کچھ حصہ آگے کابل اور قندھار بھی بھیجیں گے۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

دارالعرفان ' منارہ 09-11-2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ثوبان مولی رسول ﷺ قال : قال رسول الله ﷺ عصابتان من امی احرز هما الله من النار عصابة غزوه الهند و عصابة تكون مع عيسىٰ ابن مريم علهما السلام

عن ابی هريرهؓ قال وعدنا رسول الله ﷺ غزوة الهند فانادر كتها انفق نفسي و مالي' وان قتلت كنت افضل الشهداء وان رجعت فانا ابو هريرة المعرر

نسائی شریف حدیث کی معتبر اور صحیح ترین کتابوں میں شمار ہوتی ہے اس کے باب کتاب الجہاد میں سے میں نے دو حدیث نبوی ﷺ نقل کی ہیں جو ایک الگ باب ہے جس باب کا نام ہی غزوۃ الہند ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے دو جماعتیں اور بھی ہوں گی جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گی اور جن کے آگ سے بری ہونے کا فیصلہ صادر ہو چکا احرز هما الله من النار اللہ انہیں آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک جماعت وہ ہوگی جو غزوۃ الہند میں حصہ لے گی عصابة ایک جماعت وہ ہوگی الہند جو غزوۃ الہند کے جہاد میں حصہ لے گی اور دوسری جماعت وہ ہوگی جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہو کے اتریں گے آسمان سے تو ان کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔ نزول عیسیٰ جب ہوگا تو ایک جماعت ان کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی وہ جماعت بلا حساب جنت میں داخل ہوگی کہ اس کے دوزخ سے بری ہونے کا فیصلہ اللہ نے دے دیا۔ ایک جماعت وہ ہوگی جو غزوۃ الہند کے جہاد میں شرکت کرے گی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ غزوۃ الہند کیسے برپا ہونے کا امکان ہے۔ آج تک کوئی جہاد ایسا نہیں گزرا جس میں مسلمانوں پر سرزمین ہند پر شرعی نقطہ نظر سے کوئی دباؤ پڑا ہو یا اس کا دفاع کیا گیا ہو۔

ہندوستان میں بے شمار معرکے ہوئے لیکن پہلا معرکہ تو وہ تھا جب مسلمان بحیثیت غالب برصغیر میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد کافروں اور مسلمانوں میں' ہندوؤں اور مسلمانوں میں اور عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان معرکے ہوتے رہے لیکن یہ سارے معرکے حصول مملکت کے لئے' حصول اقتدار کے لئے یا سرزمین کو فتح کرنے کے لئے تھے یا اس کے دفاع کے لئے تھے۔ اب جس موڑ پہ آج ہم کھڑے ہیں یہاں اگر دیکھا جائے تو جو جہاد اب شروع ہوا ہے (افغانستان کے حوالے سے) تو اس کی صورتحال یکسر نئی ہے پچھلی ساری تاریخی جنگوں سے یہ بالکل الگ ہے' اس کی وجہ ہی الگ ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ اسامہ بن لادن نے نیویارک میں دہشت گردی کی' امریکہ نے مطالبہ کیا کہ اسامہ اس کے حوالے کر دیا جائے۔ اگر وہ حوالے کر دیا جاتا تو بات یہاں تک نہ بڑھتی۔ ہمارے سیاستدان' ہمارے دانشور' ہمارے تجزیہ نگار رات دن ٹیلی ویژن پر یہ بات سمجھانے میں لگے رہتے ہیں کہ اگر طالبان کچھ

www.naqshbandiaowaisiah.com

سن لیتے' ہار مان لیتے تو یوں دنیا سے الگ تھلگ نہ ہوتے اور تنہائی کا شکار نہ ہوتے اور ان پر اس طرح کے مظالم نہ ہوتے لیکن کیا واقعی اسامہ بن لادن ٹارگٹ تھا جبکہ آج امریکی حکومت کے ذمہ دار اور وزیر خارجہ بھی اور دوسرے بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ عراق اور صدام حسین بے فکر نہ بیٹھیں ہم کابل سے نپٹ کر ادھر ہی آ رہے ہیں۔ عراق میں تو اسامہ بن لادن نہیں ہے۔ اسی طرح امریکی صدر ایک جملہ جو بار بار دھراتا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا میں جہاں کہیں بھی دہشت گردی ہوگی ہم وہاں حملہ کریں گے اور دہشت گردوں کو جو قوم پناہ دے گی اسے بھی قیمت چکانا پڑے گی لیکن دہشت گردی کی تعریف کیا ہے؟ اگر دو عمارتیں نیویارک میں گر جاتی ہیں تو یہ دہشت گردی ہے اور اگر پورے افغانستان پر آتش و آہن کی بارش برسائی جاتی ہے اور بے گناہ شہریوں کو' معصوم بچوں کو' عورتوں کو اور ضعیف لوگوں کو ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے' لاکھوں گھر جو جل گئے کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے؟ کمال یہ ہے کہ یہودیوں کو فلسطین میں باہر سے لا کر صحرائے عرب کے اور اہل عرب کے سینے میں خنجر گھونپ دیا گیا اور جب وہ فریاد کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے' تم ہمارے گھر میں گھس آئے ہو تو کہا جاتا ہے یہ دہشت گرد ہیں یعنی دہشت گردی کا الزام عربوں پر ہے اور اسرائیلی ٹینک روز ان کے گاؤں روند ڈالتے ہیں شہروں کے شہروں پر چڑھائی کر ڈالتے ہیں' ان کے جہاز ان پر بم گراتے ہیں' بے دریغ ان کے سپاہی گولیاں برساتے ہیں' سینکڑوں لوگ مرتے ہیں کیا یہ دہشت گردی نہیں ہے؟

بدترین دہشت گردی اس وقت بھی اور اس سے پہلے بھی امریکہ کرتا چلا آیا ہے اور اب بھی کر رہا ہے۔ برطانیہ جو اس کا ساتھ دے رہا ہے اس کی تاریخ سب کے سامنے ہے کہ دنیا کی شاید ہی کوئی قوم ہو جس نے برطانوی ظلم وستم کا مزہ نہ چکھا ہو۔ یہ تاریخ کا حصہ ہے کہ کینیڈا

> **عراقی اور صدام حسین بے فکر نہ بیٹھیں ہم کابل سے نپٹ کر ادھر ہی آ رہے ہیں۔**

اور امریکہ سے لے کر افریقہ تک اور برما اور ہانگ کانگ سے لے کر ہسپانیہ تک عیسائیوں کے اور اہل مغرب کے اور پھر بالخصوص برطانیہ کے ظلم وستم کو لوگوں نے سہا ہوا اور دیکھا ہوا اقوام عالم کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ کر بڑے فخر سے یہ کہا جاتا تھا کہ تاج برطانیہ کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ کوئی ان مظالم کا اندازہ کر سکتا ہے جو برطانوی حکومت نے کئے اور امریکہ کر رہا ہے؟ اگر اسامہ بن لادن امریکہ کو دے دیا جاتا تو اس کا اگلا مطالبہ یہ ہوتا کہ القائدہ کا نیٹ ورک ہے وہاں' اس کے ٹریننگ کیمپ اور اس کا سرمایہ ہے وہاں وہ بھی ہمارے حوالے کر دو اور یوں بات بڑھتے بڑھتے آخر جنگ پر ہی آ کر رکتی کیونکہ وہ جنگ کرنا چاہتا تھا۔

عجیب بات ہے کہ برطانیہ نے ایک سو سال برسرپیکار رہ کر ان افغانوں کو' اس قوم کو دیکھ لیا اور ایک صدی میں ان سے ایک انچ زمین بھی حاصل نہ کر سکا۔ جبکہ برطانوی تاج کے زیر سایہ جو زمین تھی اس میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا' شاید وہ وقت آ گیا ہے جب غزوۃ الہند برپا ہو۔ اس لئے کہ دنیا بھر کا کفر اس بات پر متفق ہو گیا ہے کہ سلطنت افغانستان کے حکمران ضرور تبدیل ہونا چاہئیں ملک فتح ہو یا نہ ہو' ملک کی ضرورت نہیں ہے خواہ افغان ہی حکمران رہیں لیکن یہ حکمران جو ہیں ان کے لئے پورے ملک کو جلانا پڑے' پوری آبادی کو تہہ تیغ کرنا پڑے بڑے سے بڑا ظلم کرنا پڑے تو جو ہو سکتا ہے وہ کرو یہ حکومت نہیں رہنی چاہئے۔ آخر اس حکومت میں خرابی کیا ہے؟ اگر اسامہ بن لادن یا کوئی دہشت گرد ہی مطلوب ہے تو اس کا پولیٹیکل افیئر سے اور ایک سیاسی مسئلہ سے کیا تعلق ہے کہ وہاں کی حکومت بدل دی جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد سلطنت عثمانیہ تک' عثمانی ترکوں کے عہد تک چودہ صدیاں خلافت مسلمانوں کے پاس رہی۔ کسی نہ کسی صورت میں ساڑھے تیرہ' سوا تیرہ سو سال کا عرصہ خلافت کا وجود رہا۔ ان میں اچھے لوگ بھی آئے۔ عمر بن

www.naqshbandiaowaisiah.com

عبدالعزیزؒ جیسے اور سلمان بن عبدالملک جیسے لوگ بھی آئے۔ وہ سب خلیفہ کہلاتے تھے اور پھر وہ زمانہ بھی آیا کہ جب مسلم ریاستیں الگ ہو گئیں۔ خلافت کے پاس چھوٹی ریاست ہوتی تھی اور اس کا خلیفہ بھی ہوتا تھا اور پوری مسلم دنیا میں جو بھی برسر اقتدار آتا اسے خلافت کی تائید حاصل کرنا پڑتی تھی۔ خواہ رسماً ہی کر لیتا لیکن ایک اتحاد مسلم دنیا کے پاس تھا' جس کے ساتھ سارے مسلمان حکمرانوں کا رابطہ رہتا تھا۔ یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکتی تھی اہل باطل کے دل میں۔ چنانچہ اس کے لئے بہت محنت کی گئی۔ لارنس آف عریبیہ جو برٹش کرنل تھا فوج میں وہ عالم اور دور اندیش بن کر اور عربی زبان سیکھ کر' قرآن پڑھ کر' تراجم تفاسیر پڑھ کر' فصیح البیان مقرر اور صوفی اور ولی بن کر بیس برس تک عرب کے صحراؤں میں خاک چھانتا رہا اور اس نے اپنے اتنے پیروکار جمع کر لئے کہ جن کی مدد سے عثمانی ترکوں کے خلاف' مکہ مکرمہ کے مقدس شہر سے بغاوت شروع کروائی اور شریف مکہ نے سب سے پہلے بغاوت کی گورنر مدینہ نے کی اور پھر یہ آگ پھیلتی پھیلتی ترکی تک پہنچی۔ سلطان عبدالمجیدؒ جو ایک بادشاہ بھی تھا' درویش بھی تھا' ذاکر بھی تھا' باکردار اور باعمل بھی تھا اور اس عہد کا امیر المومنین بھی تھا' انہیں تخت سے معزول کر دیا گیا اور پھر ایک نئی حکومت بنی جس کا سربراہ کمال اتاترک تھا اس نے اذان کہنے اور داڑھی رکھنے پر قانونی طور پر پابندی لگا دی۔ آج تک وہاں وہی طبقہ برسر اقتدار رہا ہے۔ آپ وہاں اللہ کا نام نہیں لے سکتے' اسلام علیکم کہنے تک پر پابندی لگا دی گئی ہے اور ایک بے دین طبقہ حکمران ہے جو اس قدر بے دین ہے کہ وہ آج کہہ رہا ہے کہ ہم افغانستان میں لڑنے کے لئے اپنی فوج بھیجیں گے۔

مسلمان امت کا شیرازہ بکھر گیا اور ان کے پاس کوئی نقطہ اتحاد نہ رہا کوئی فرد ایسا نہ رہا جس پر وہ متفق ہوتے۔ ایک نقطہ اتحاد تھا اللہ کی

دنیا کی شاید ہی کوئی قوم ہو جس نے برطانوی ظلم و ستم کا مزہ نہ چکھا ہو۔

کتاب سب سے بڑا مقام اتحاد تھا اور پھر اس کے بعد ہمارا نقطہ اتحاد تھا حرم شریف اور اس کے بعد ہمارا نقطہ اتحاد تھا مسجد نبوی ﷺ اور روضہ اطہر ﷺ بارگاہ نبوی ﷺ' اس کے خلاف یورپ میں' برطانیہ میں اور دوسرے یورپین ممالک میں ایسے ادارے بنائے گئے جن میں برصغیر سے' سعودیہ سے' عرب ریاستوں سے' مڈل ایسٹ سے اور دوسرے ممالک سے بچے لئے گئے اور انہیں پڑھایا گیا کہ وہ واپس جا کر کسی ایک نئے مکتبہ فکر کی' ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھیں یعنی یہ باقاعدہ وہاں سکول اب بھی ہیں جہاں سے پڑھ کر آنے والے ہمیشہ تفریق در تفریق کرتے رہتے ہیں اور یہ تفریق در تفریق اب یہاں تک پہنچی کہ بعض مسلمان حرم میں جا کر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے اور باجماعت نماز ادا کرنے والوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ یہ آپ حاجی صاحبان سے پوچھئے بعض حاجی صاحبان روضہ اطہر ﷺ پر جا کر روضہ اطہر ﷺ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا ہونا ضروری سمجھتے ہیں۔ یعنی بات یہاں تک پہنچی کہ حرم کا جو اتحاد تھا وہ بھی پارہ پارہ ہوا اور جو بارگاہ نبوی ﷺ کا اتحاد تھا کہ:

ادب گاہ است زیر آسمان از عرش نازک تر
کہ نفس گم کردہ مے آید ابوبکر و عمر ایں جا

کہ جہاں فرشتے بھی دم نہ مارتے تھے وہاں بھی اختلاف پیدا ہوا' جہاں تجلیات باری تعالیٰ کا نزول ہوتا ہے وہاں بھی اختلاف پیدا ہوا اور جو قرآن حکیم کے ساتھ سلوک ہوا قرآن کی آیات بدلنا تو ان کے بس میں نہ تھا لیکن تشریحات ایسی ایسی کی گئیں کہ حضرت علی کے مقابلے میں خارجیوں نے ایک آیت پڑھی تھی۔ کہ آپ نے حاکم مقرر کر دیا ہے حالانکہ قرآن میں ہے الحکم للہ کہ یہ جو آیت تم پڑھتے ہو یہ حق ہے' یہ قرآن کی آیت ہے لیکن تم جو تعبیر کرتے ہو وہ باطل ہے' اس سے وہ مراد نہیں جو تم لے رہے ہو۔ قرآن حکیم کے ساتھ بھی یہ سلوک کیا گیا کہ آیات مبارکہ وہی ہیں اور غلام احمد قادیانی ان سے اپنی نبوت ثابت کر رہا ہے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کیسی عجیب بات ہے! اب باقی چھوٹے چھوٹے اختلافات کو تو رہنے دیجئے۔ یعنی نبوت کی تعبیر میں تو نبی ﷺ کے ارشادات اس حد تک ہیں فرمایا کہ نبوت کی عمارت مکمل ہو چکی تھی ایک اینٹ کا ایک خانہ خالی تھا' میری ذات وہ اینٹ ہے جو اس خانے میں لگا دی گئی اب کوئی نیا نبی نہیں ہوگا۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے' اگر میرے بعد کوئی نیا نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔ ان سب وضاحتوں کے باوجود آج بھی قادیانی لٹریچر پڑھ لیجئے۔ آیتوں کی آیتیں اس میں لکھی ہوئی ہیں یعنی کوئی نقطہ اتحاد امت کے پاس باقی رہنے نہ دیا گیا۔

افغانستان میں حکومت پہلے بھی تھی طالبان ہی کی تھی امریکہ اس پر اتنا ناراض تو نہ تھا جتنا اب ایک دم گرم ہوگیا ہے' سارا مغرب ہی نہیں سارا مشرق بھی ہوگیا ہے حد تو یہ ہے کہ روس کو افغانستان میں مار کھانا پڑی اور مارنے والوں کی مدد امریکہ کر رہا تھا' آج روس بھی امریکہ کے ساتھ ہے۔ جاپان پر امریکہ نے ہی ایٹم بم برسائے اور ایک ایک شہر میں دو دو لاکھ جانیں ضائع ہوئیں اور شہر کے شہر ملیامیٹ ہو گئے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی کی تاریخ کون نہیں جانتا لیکن جاپان بھی امریکہ کے ساتھ ہے۔ چین کو گھیرنے کی ہر ممکن کوشش امریکہ کر رہا ہے کبھی آزاد کشمیر کو آزاد ریاست بنا کر وہاں بیٹھنا چاہتا ہے' کبھی ہمالیہ کی چوٹیوں کو لینا چاہتا ہے کہ وہاں کوئی میرا اڈا بن جائے تاکہ میں چین پر نظر رکھ سکوں۔ اب وہاں افغانستان میں کیا نئی بات ہوئی کہ پوری دنیا کا کفر متحد ہوگیا ہے؟ صرف ایک بات کہ جب تک ملا عمر حکمران تھے تب تک کسی کو تکلیف نہیں تھی ہاں مذاق اڑاتے تھے پراپیگنڈہ کرتے تھے کہ او جی' عورتوں کو برقعے پہنا دیئے ہیں۔ میں نے اپنی گناہگار آنکھوں سے امریکہ میں بھی افغان خواتین کو برقعے پہنے دیکھا ہے۔ جو لوگ پاکستان میں مہاجرین بن کر بیٹھے ہیں کیا ان کی خواتین بے پردہ پھر رہی ہیں' یہاں تو ملا عمر کا حکم نہیں چلتا' یہاں کیوں برقعے

> **یہ شکایت تو اب امریکہ کو بھی ہے کہ آئی ایس آئی ہمیں غلط خبریں دیتا ہے اور ہماری صحیح خبریں حکومت اسلامیہ افغانستان کو پہنچاتا ہے۔**

پہن کر پھرتی ہیں؟ مزاجاً وہ لوگ اسلامی روایات کے پابند ہیں اور ان کی خاندانی روایات جو ہیں وہ بھی اسلام کی تابع ہیں لیکن یہ پراپیگنڈہ ہوتا تھا 'اتنا سیریس کسی نے نہ لیا پھر وہاں تبدیلی یہ ہوئی کہ علماء افغان نے جمع ہو کر افغانستان کے حکمران کو حکمران نہیں بلکہ امیر المومنین ڈکلیئر کر دیا اور خلافت کا احیاء از سر نو کر دیا اور اسے خلافت المسلمین بنا دیا۔ ائمۃ المسلمین نے خلافت کی بیعت کی یعنی بڑی محنت کرنے کے بعد اور برسوں سر کھپانے کے بعد اور ایک عالم کو گمراہ کرنے کے بعد مغرب نے مسلمانوں سے جو نقطہ اتحاد ختم کیا تھا وہ اسی طرح سے پھر ابھرا کہ جو بھی مسلمان امیر المومنین کی بیعت کرے گا اسے نہ ملک کے مسائل پر اختلاف باقی رہے گا نہ مدینے کی حاضری پر اختلاف باقی رہے گا نہ قرآن کی تفسیروں پہ' تعبیر پہ کوئی اختلاف باقی رہے گا' وہی کچھ مانے گا جو امیر المومنین جس کی اس نے بیعت کی ہوگی کہے گا۔ تو جب اختلافات کی نئی راہیں پیش کرنے والوں کو لوگ ٹھکرا دیں گے کہ بھئی ہم آپ سے نہیں امیر المومنین سے بیعت ہیں تو ایک صدی کی محنت کی تھی مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کی' اس ساری محنت پر اسے پانی پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ یہ بات مسلمان سمجھے نہ سمجھے لیکن مغرب کے اہل دانش اس بات کو اپنے لئے سم قاتل سمجھتے ہیں کہ جب خلافت کا احیاء ہوگا تو یہ صرف افغانستان میں نہیں رہے گا یہ تو پھیلے گا روئے زمین پر۔ اب جب یہ دنیا میں پھیلے گا تو پھر یہ قوم ایک نقطہ پر متحد ہو جائے گی۔ جو اختلاف ہم نے حرم الٰہی کے بارے میں پیدا کئے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے' جو اختلافات بڑی محنت سے حرم نبوی ﷺ کے بارے میں پیدا کئے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے' جو اختلافات تعبیروں' تفاسیروں میں پیدا کئے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے لہٰذا حکومت بدلنی چاہئے' خلافت نہیں ہونی چاہئے' امیر المومنین نہیں ہونا چاہئے' حکومت خواہ پٹھانوں کی ہو افغانوں کی ہو افغانستان کی ہو لیکن ہماری پیروکار ہو جس

www.naqshbandiaowaisiah.com

طرح پاکستان میں ہے کہ حکمران بھی مسلمان ہیں لیکن حکم خدا کا نہیں' قانون خدا کا نہیں' قانون نبی ﷺ کا نہیں' اللہ کی کتاب کا نہیں بلکہ کافروں کا چلتا ہے۔

اسی طرح کم و بیش 56 کے قریب اسلامی ریاستیں ہیں جن میں ہوتا وہی ہے جو مغرب چاہتا ہے' نام کے مسلمان ہیں کلمہ پڑھتے ہیں' حج کرتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' اس سے مغرب کو تکلیف بھی کوئی نہیں۔ کوئی حج کرے تو انہیں کیا تکلیف ہے' کوئی کلمہ پڑھے تو انہیں کیا تکلیف ہے ان کے اپنے ملک میں جو لوگ رہتے ہیں کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے؟ ساری عبادتیں تو وہ بھی کرتے ہیں۔ کیا وہ اسلامی قانون کے مطابق اپنا کوئی کام کر سکتے ہیں؟ کوئی مرغی بھی ذبح نہیں کر سکتا۔ وہ بھی اسے بچڑ خانہ سے لانا ہوتی ہے جو سرکاری ہے' کوئی اپنے گھر پر ایک بکری ایک مرغی ایک دنبہ ذبح نہیں کر سکتا کہ اپنے طریقے سے تکبیر پڑھ کر ذبح کرے تو اس کی بھی اجازت نہیں ہے۔ نماز تو پڑھ سکتا ہے، مساجد وہی ہیں جو شروع شروع میں بن گئی ہے اب اگر پڑھنی ہے تو اسی بلڈنگ میں جو ہے اس میں اپنی صف بچھا لو اس کی شکل آپ مسجد کی طرح نہیں بنا سکتے۔ اذان تو کہہ سکتے ہیں لیکن باہر گلی میں نہیں سنوا سکتے۔ بھئی اندر ہی سنوانی ہے تو اذان کہنے کی کیا ضرورت ہے جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہیں نماز کے وقت ان کے لئے تو اذان کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ اذان کی ضرورت تو باہر والوں کے لئے ہے کہ نماز کا وقت ہے آ جاؤ لیکن آپ پورے مغرب میں مسجد میں باہر اذان نہیں سنا سکتے باقی امور کو تو رہنے دیجئے۔ تو گویا جنگ اس بات پر ہے کہ افغان حکومت کو تبدیل کیا جائے۔

میرے پاس آئے تھے SKY NEWS والے ان میں ایک نمائندہ CNN کا بھی تھا ایک BBC کا بھی تھا تو انٹرویو کی کیسٹ بھی انہوں نے ہمیں واپس کر دی ہے' اور

> میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ ختم نہیں ہوگی یہ بڑھے گی اور یہ افغانستان میں نہیں رہے گی یہ سارے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔

یہاں ساتھیوں کے پاس دستیاب ہیں میں نے انہیں یہ بتایا تھا کہ آپ کی لڑائی خلافت اسلامیہ سے ہے اسامہ بن لادن سے نہیں۔ آپ کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ خلافت پھر دوبارہ پیدا ہو گی ابھی تو اس کی نمو ہے پھر اگر یہ تناور درخت بن گئی پھر اس پر برگ و بار بھی آ گئے تو اس کا مطلب ہے کہ مسلم دنیا ایک ہو جائے گی اور یاد رکھئے کہ زندگی کے وسائل کا اسی فیصد مسلمانوں کے پاس ہے' ضروریات زندگی کی جو چیزیں ہیں جو گرم پانی' بندرگاہیں' زرخیز' زمینیں ہیں' جہاں جانور ہوتے ہیں' جہاں فصلیں ہوتی ہیں' جہاں پھل ہوتے ہیں' جہاں تیل پایا جاتا ہے' جہاں سے سونا نکلتا ہے' جہاں ہیرے ہوتے ہیں وہ اسی فیصد مسلمانوں کے پاس ہیں اور بیس فیصد غیر مسلم دنیا کے پاس ہیں جبکہ مسلمانوں کو مزدوری بھی نہیں ملتی اور غیر مسلم کمپنیاں وہاں عیش کر رہی ہیں۔ جب سے مشرق وسطی سے تیل نکلا ہے امریکہ' برطانیہ اور کینیڈا کی قسمت بدل گئی ہے۔ دوسری جنگ عظیم تک برطانیہ کی گلیوں میں پتھروں کے فرش تھے جو آپ کو آج بھی کہیں کہیں نظر آ جائیں گے اور امریکہ کی گلیوں میں بھی پتھر کی سلوں کے فرش تھے اور تانگہ اور چھکڑے اور بگھیاں تھیں اور گھوڑے گاڑیاں تھیں۔ تیل مسلمان ممالک سے نکلا اور قسمت ادھر کی بدل گئی۔ اور تھوڑا سا جھٹکا انہیں شاہ فیصل نے دیا تھا اس کے بعد سے پھر وہ سارے وہاں موجود ہیں اور پورے عرب پر بیٹھے ہیں۔ اسامہ کا جرم ہی یہ ہے اور یہ بات ان کو میں نے انٹرویو میں بھی کہی تھی کہ اسامہ کا جرم یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اپنی فوج اپنے گھر میں کیوں نہیں پالتے ہو تمہارے فوجی عرب میں کیوں بیٹھے ہیں۔ اصل جھگڑا تو یہ ہے۔ اسی پہ تم اسے دہشت گرد کہتے ہو۔ وہ کہتا ہے کہ امریکی فوج عرب میں نہیں ہونی چاہئے۔ اگر تم کہتے ہو کہ عرب میں ہمارے فوجی اس نے مارے تو آپ اپنے فوجی عرب سے نکال لو تو دیکھتے ہیں کہ امریکہ وہ آپ کے فوجی مارنے جاتا ہے؟ یہ بھی میں نے کہا کہ اس کا حق ہے اور وہ صحیح کہتا ہے اور اصل جھگڑا اس بات

www.naqshbandiaowaisiah.com

پر ہے کہ خلافت اسلامیہ کا احیاء دوبارہ کیوں ہو گیا۔ میں نے الحمدللہ یہ تجویز اخبارات میں بھی دی ہے اپنے بیانات میں بھی دی ہے' میرے کالموں میں بھی آئی ہے اور میں نے کوشش کی ہے کہ میری یہ تجویز امیر المومنین مدظلہ العالی تک پہنچے' میں نے بھیجی ہے جانے کب وہاں پہنچے' پہنچنا آسان بھی نہیں ہے' ذرائع آسان نہیں ہیں لیکن اللہ کرے پہنچ جائے تو میں انہیں مشورہ دوں گا کہ آپ تمام مسلمان ممالک میں اپنے نمائندے مقرر کریں جو آپ کی طرف سے امارت کی اور خلافت کی بیعت لیں۔ اس لئے پوری مسلم دنیا کی حکومتیں امریکہ کے ساتھ ہیں اور عوام کا دل امیر المومنین کے ساتھ دھڑک رہا ہے۔ پوری مسلم دنیا کے صاحب اقتدار امریکہ کی غلامی کا طوق گلے میں ڈالے ہوئے ہیں جبکہ ہر مسلم دنیا کے باشندے یا عوام جو ہیں افغانستان کے جہاد پر جاں نثار کرنے کے لئے تیار ہیں میں نے جو بات آپ سے ڈسکس کی ہے اس کی سمجھ سب کو نہیں ہے سب تک یہ اطلاع نہیں ہے کہ اصل لڑائی کس بات پر ہے۔ لہٰذا اب سوچ بچار کا وقت آ گیا ہے' اب فیصلے کی گھڑی ہے واضح خط ہمارے سامنے ہے جس کے ایک طرف خلافت اسلامیہ ہے اور دوسری طرف کفر کی حکومت ہے اور ہر مومن کو ہر بندہ مومن کو یہ طے کرنا ہے کہ اسے اللہ کے دین کا ساتھ دینا ہے یا اسے کفر کا' مغرب کا ساتھ دینا ہے بات اتنی سی ہے۔

ہر بندہ بندوق لے کر جہاد نہیں کر سکتا اور اتنے لوگ پاکستان سے گئے ہیں کہ تین ہفتوں سے مسلسل حکومت اسلامیہ افغانستان خود منع کر رہی ہے کہ مزید لوگ نہ آئیں اس لئے کہ زمینی جنگ نہیں' محض آگ برسائی جا رہی ہے فضا سے اور اس سے لوگوں کو تحفظ دینا ایک مسئلہ ہے لیکن اگر ضروری پڑی تو بے شمار نوجوان ایسے ہیں جن کے دل وہاں دھڑکتے ہیں' جو سوتے جاگتے دعا کرتے ہیں' جن کی ہر نماز ہر سجدہ دعاؤں سے پر ہوتا ہے کہ اللہ دین اسلام کی

> **افغانستان میں خلافت اسلامیہ کا احیاء امریکہ کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔**

حفاظت فرما اور مسلمان مجاہدین کی مدد فرما یہ دعا کرنا بھی جہاد ہے' شامل تو جہاد میں ہونا ہے نا' ہر بندہ گن لے کر جہاد میں شامل نہیں ہوتا۔ جب جنگ ہوتی ہے تو سپاہی جو جہاز اڑا رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے' جو ٹینک سے لڑ رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے' جوان کے لئے کھانا بنا رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے' جو زخمیوں کو اٹھا رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے' جوان کے لئے سامان بھیج رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے' جوان کے لئے دل سے دعا مانگ رہا ہے وہ بھی مجاہد ہے۔

ہر ایک جس کام کے لئے ہوتا ہے اس کام میں اس کی شمولیت جہاد ہے۔ نبی ﷺ نے غزوہ احد میں حضرت عثمانؓ کی ڈیوٹی لگائی کہ اپنی اہلیہ کی تیمار داری کریں جو نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی بھی تھیں اور ان کا وصال بھی ہو گیا لیکن مال غنیمت میں حضرت عثمانؓ کو ویسا ہی حصہ دیا گیا جیسے وہ میدان جنگ میں موجود ہوں۔ فرمایا' یہ بھی ڈیوٹی پہ تھے میری طرف سے۔ تو جتنا کام بھی کرتا ہے تو وہ اس جہاد میں شریک ہے۔

مجھے ایک بات کا دکھ بھی ہے شاید میری رائے ہی غلط ہو لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے بزرگوں نے اس جذبے کو اور لوگوں کے اس ذوق کو سیاسی رخ دے کر کچھ اچھا نہیں کیا۔ افغانستان کے جہاد میں شمولیت ایک اور بات ہے جنرل مشرف کی حکومت کا ہونا نہ ہونا یہ دوسری بات ہے۔ ملک میں کون حکمران ہے یا کون سی جماعت ہے یا حکومت کیا کر رہی ہے' غلط کر رہی ہے صحیح کر رہی ہے یہ ایک مسئلہ ہے۔ یہ ایک مستقل مسئلہ ہے اور میں کوئی حکومت کی حمایت میں نہیں ہوں اور نہ کبھی میرا کسی حکومت کے ساتھ ایسا کوئی حمایت کا تعلق رہا ہے۔ موجودہ حکومت تو کیا میری تو قسمت ہی ایسی ہے کہ جب سے ہوش سنبھالا ہے کسی حکمران کے ساتھ نہیں بنی۔ سیدھا کام یہ نہیں کرتے برے کام سے اللہ ہمیں محفوظ رکھے ہم ان کا ساتھ نہیں دیتے اور تقریباً ہر حکومت کے ساتھ ہمارا تو ٹکراؤ ہی لگا رہا ہے' ان کے ساتھ بھی وہی طریقہ ہے

www.naqshbandiaowaisiah.com

لیکن جہاد افغانستان کے جذبے کو حصول اقتدار کی سیڑھی بنانا میں صحیح نہیں سمجھتا۔ اسی لئے الاخوان نے کسی جلوس میں حصہ اس لئے نہیں لیا تاکہ جہاد افغانستان کے قومی جذبے کو انتقال اقتدار کے لئے سیڑھی نہ بنایا جائے بلکہ ہم نے یہ مناسب سمجھا کہ جو لوگ جان دینا چاہتے ہیں ان کے وہاں پہنچنے کا اہتمام کیا جائے اور اس قدر افراد بھیجے الحمدللہ کہ حکومت اسلامیہ نے فرمایا کہ اب بس کردو۔ مزید لوگ اب نہ آئیں الحمدللہ دوستوں نے بہت محنت کی اور جمع ہو کر ان کے لئے گرم کپڑے ان کے لئے ادویات اور ان کے لئے فنڈز جو ممکن ہو سکا وہ ہم نے بھیجے اور ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم حکومت اسلامیہ سے ایک ایک چیز کی رسید لیتے ہیں تاکہ وقت آنے پر قوم کے سامنے پیش کر سکیں کہ یہ ہمارے پاس جمع ہوا تھا یہ ہم نے پہنچایا اور یہ اس کی سرکاری رسیدیں ہیں۔ پچھلے ہفتے جو سامان بھیجا تھا اس کے ساتھ تقریباً پانچ لاکھ نقد بھی بھیجے تھے' اس سے پہلے تین لاکھ بھیجے تھے تو اس سرمائے کی بھی اور سامان کی بھی گورنر آف پکھتیاں کی سرکاری اپنے دستخط شدہ چٹھی اور رسید واپس پہنچ گئی ہے بلکہ انہوں نے فرمایا کہ اس میں سے ہم کچھ حصہ آگے کابل اور قندھار بھی بھیجیں گے۔ اور اس میں انہوں نے بڑی منظر کشی کی ہے کہ کس طرح لوگ خوش ہوئے اور کتنے ضرورت مند تھے چونکہ وہاں بہت زیادہ سردی ہے تو میری گزارش یہ ہے اور مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ جہاد افغانستان کی تاریخ کو ملک میں تبدیلی حکومت کی طرف پھیر دیا جائے۔ ہم بیک وقت شاید دو کام کرنے لگے ہیں' شاید دونوں سے رہ جائیں گے اور اگر اس کو سیاسی رخ نہ دیا جاتا تو جس بے دردی سے پولیس نے لاٹھیاں اور گولیاں برسائی ہیں اور جس طرح نوجوان زخمی اور قید ہوئے اور جس طرح سب لوگوں کے سر پھٹے اور راستے رنگین ہوئے اگر اس کو سیاسی رخ نہ دیا جاتا اللہ کی قسم اس ملک کے کسی ادارے کی جرأت نہ ہوتی

> **اسامہ کا جرم یہ ہے کہ وہ امریکہ سے کہتا ہے کہ اپنی فوجیں سعودی عرب سے نکال لو۔**

کہ ہم افغانستان کی تائید میں جلوس نکالتے اور ہم پر لاٹھیاں برساتا' ممکن ہی نہ تھا۔ کیا وہ مسلمان نہیں ہیں؟ کیا پولیس میں کلمہ گو نہیں ہیں؟ کیا حکومتی اداروں میں ہم سے برے لوگ ہیں ہم زیادہ اچھے مسلمان ہیں؟ وہ بھی مسلمان ہیں۔ آپ کو کیا خبر کہ حکومت امریکہ کو بھی خبر دینے کے لئے جنہیں بھیجتی ہے وہ خبر جا کر طالبان کے حوالے کر آتے ہیں۔ یہ شکایت تو اب امریکہ کو بھی ہے کہ آئی ایس آئی ہمیں غلط خبریں دیتا ہے اور ہماری صحیح خبریں حکومت اسلامیہ افغانستان کو پہنچاتا ہے۔ اس کی اجازت حکومت نے تو کسی کو نہیں دی ہوگی۔ جو کرتا ہوگا اپنے ذوق سے اپنے ایمان سے مجبور ہو کر کرتا ہوگا وہ جو بھی کرتا ہوگا سرکاری محکمے کا بندہ' وہ اپنی ذمہ داری پر کرتا ہوگا اور اپنے اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ رشتہ اور دین کے ساتھ تعلق کی وجہ سے کرتا ہوگا تو لوگ کیا ہم پر لاٹھیاں برساتے؟ نہیں' میں بڑے ادب سے کہوں گا کہ ہمارے بزرگوں کی یہ غلطی ہے اور بڑوں کی غلطیاں بڑی ہوتی ہیں' عام آدمی کی غلطی پر اس عام آدمی کو ہی سزا ملتی ہے اور بڑوں کی غلطیوں کی سزا پوری قوم بھگتی ہے۔ افغان کاز کو' خلافت اسلامیہ کے تحفظ کے کاز کو' کفر کے خلاف جہاد کے کاز کو سیاسی منزل کی سیڑھی بنانا سرے سے غلط ہے اور یہ صحیح نہیں ہے اور میں دوستوں سے کہوں گا کہ الاخوان نے تو کبھی بھی اس میں حصہ نہیں لیا۔ جو الاخوان کے ممبر نہیں ہیں وہ ہم سے بھی اچھے مسلمان ہیں انہیں بھی سوچنا چاہئے کہ یہ وقت ہے کہ جب پوری دنیا کا کفر ایک بات پہ متحد ہے کہ خلافت اسلامیہ ختم کردی جائے' حکومت افغانوں کی ہو' افغانستان ملک بھی رہے لیکن خلافت نہ رہے وہ برائے نام جمہوریت آ جائے جسے یہ امریکہ اور دوسرے جمہوری لوگ جو ایک بڑا دھوکا ہے کہ پورے امریکہ کے 65 ووٹوں سے صدر صاحب جیت گئے صدر بش صاحب اور وہ 65 ووٹ بھی نقلی ہیں اور مخالف نے کہا کہ ہم عدالت کا فیصلہ مانتے تو ہیں لیکن اس سے اتفاق نہیں کرتے' اس بیس (Base) پر یہ جیتے اور اب خلافت کو

www.naqshbandiaowaisiah.com

مٹانے والے کی اپنی کرسی داؤ پر لگ گئی ہے۔ انشاء اللہ افغانستان میں جیتے گا نہیں اور امریکہ میں اس کی حکومت نہیں رہ پائے گی۔ اب وہ ایسی مصیبت میں آ گئے ہیں بش صاحب کہ اگر جیتیں تو حکومت قابو میں رہتی ہے اور جتنا بارود اور جتنا بم افغانستان پھینکا گیا ہے ان مسلمان حکومتوں کی غیرت کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے پندرہ ہزار پاؤنڈ وزنی بم جو آج پانچ دنوں سے گرائے جا رہے ہیں، جس ایک بم کی کپیسٹی یہ ہے کہ 200 گز زمین کے اوپر پھٹ جاتا ہے اور 600 گز کی Surrounding میں پوری آکسیجن کو جلا دیتا ہے کوئی بندہ کوئی جانور، کوئی ذی نفس سانس نہیں لے سکتا۔ سانس رک جاتی ہے، دم بند ہو جاتا ہے۔ اب اگر کوئی غار میں بیٹھا ہے، مکان میں ہے یا زیر زمین، جب آکسیجن ہی نہ رہے گی تو کہاں جائے گا اگر بھاگ کر باہر نکلتا ہے تو اتنی دیر میں 600 گز پر آگ کی ایسی بارش ہوتی ہے کہ کوئی چیز بچ نہیں سکتی، مکان تک راکھ ہو جاتے ہیں۔ مرد عورت بوڑھے بچے انسان حیوان تک جو اس دائرے میں آتا ہے وہ تباہ ہو جاتا ہے اور پھر اس کے ایٹمی ذرات یورینیم کے جو اس میں ذرات ہیں وہ 400 میل کے دائرے تک پھیلتے ہیں اس کے ایٹمی اثرات جس سے آپ کا بلوچستان بھی متاثر ہو گا اور پنجاب کا شمالی علاقہ بھی متاثر ہو گا۔ جوں جوں وہ ذرات آئیں گے نئے نئے امراض پیدا ہوں گے لوگوں کی فوری اموات واقع ہوں گی، بچے لولے لنگڑے پیدا ہونا شروع ہو جائیں گے، نسلیں تباہ ہو جائیں گی جس پر سارے مسلمان شاوا شاوا کر رہے ہیں اور انہیں یہ غیرت بھی نہیں آتی کہ جنگ کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں۔ اب اس کے بعد امریکہ کے پاس صرف ایک ہتھیار بچا ہے اور وہ ہے ایٹم بم، ایٹم بم کے دوسرے درجے کا جو ایٹم بم ہے وہ یہی ہے جو 15000 پاؤنڈ وزنی ہے۔ 8,7 ٹن وزن بنتا ہے ایک بم کا اور پانچ دن ہو گئے برساتے۔ الحمد للہ ابھی تک بگاڑ کچھ نہیں سکے ابھی تک امریکہ کو

جہاد افغانستان کے جذبے کو اقتدار کے لئے سیڑھی بنانا میں صحیح نہیں سمجھتا۔

یہ جرات نہیں ہو رہی کہ اپنے فوجی میدان میں اتارے اور شمالی اتحاد جو منافقوں کا اور بھگوڑوں کا جمگھٹا ہے وہاں امریکہ نے اپنے بڑے مانے ہوئے جو ہالی وڈ کی فلموں میں پرچے اڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں ہر چیز کے، وہاں اتارے جا رہے ہیں۔ وہ اتحاد والوں کو کہتے ہیں تم آگے جاؤ وہ کہتے ہیں تم آگے جاؤ۔ ابھی تک الحمد للہ ایک مہینہ سے اوپر ہو گیا ہے انہیں آتش و آہن برساتے ہوئے لیکن ایک انچ زمین حاصل نہیں کر سکے۔ میں نے ان سے کہا تھا (صحافیوں سے) جو مجھے انٹرویو کرنے آئے تھے کہ آپ کے جہاز انچ انچ زمین کے فوٹو لیتے ہیں آپ مجھے بھی کسی مسلح آدمی کی لاش دکھا دیں جتنی مہینہ بھر آپ نے بمباری کی ہے ایک لاش دکھا دیں کہ وہ گری ہوئی ہو اور اس کے ہاتھ میں بندوق بھی ہو۔ تم صرف عورتوں اور بچوں کو مار رہے ہو جس کی تصویریں تم شائع ہی نہیں کر سکتے۔ اگر ایک انچ زمین لے لیتے تو انہوں نے زمین آسمان ایک کر دیا ہوتا شور مچا کر اور یہ تو الجزیرہ ٹی وی ہے جو کبھی ان کے راز فاش کر دیتا ہے اور جو صورتحال دکھا دیتا ہے۔ جس پر اس کی حکومت پر بھی دباؤ ہے کہ انہیں روکو یہ کیوں سچ بتا رہا ہے۔ الحمد للہ زمین تو کیا لینی تھی ان کے حوصلے تک پست نہیں کر سکے۔

عجیب بات ہے امریکہ کے وہ جنگی بیڑے جہاں سے وہ جہاز اڑ کر آتے ہیں وہاں اب سائی کیٹریسٹ اور میڈیکل اسپشلسٹوں کی بھرمار ہے کہ جو لوگ بم گرانے جاتے ہیں وہ سائیکو کیس ہوتے جا رہے ہیں وہ پاگل ہوتے جا رہے ہیں گرانا ہوتا ہے طالبان پر، گراتے ہیں شمالی اتحاد پر، گرانا ہوتا ہے افغانستان پر، گرا جاتے ہیں بلوچستان میں۔ انہیں سمجھ ہی نہیں آ رہی اور وہ جب واپس جاتے ہیں تو بیٹھتے ہی چلانے لگتے ہیں چیختے ہیں کھانا نہیں کھاتے برتن توڑتے ہیں اب وہ ایک نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے کہ یہ پاگل کیوں ہو جاتے ہیں اور امریکہ کے ماہرین جو ہیں سائی کیٹریسٹ اور میڈیکل

www.naqshbandiaowaisiah.com

اسپیلسٹس ان کو بلایا جا رہا ہے جہازوں پر کہ ان کا معائنہ کریں اور انہیں دیکھیں کہ انہیں کیا ہو رہا ہے، کب تک کتنوں کو بدلیں گے۔ جس نے ہیروشیما پر بم گرایا تھا وہ سائیکوکیس ہو کر مرا۔ اور جو یہ ظلم کر رہے ہیں اللہ کا اپنا بھی ایک نظام ہے، ظلم کا ایک ردعمل ہے ظالم کو بھی چین اور سکون نہیں ملتا۔ مظلوم پر تو ظلم ہوتا ہی ہے لیکن ایک اس کا ردعمل ظالم تک بھی جاتا ہے۔

ہمارے لئے یہ فیصلے کی گھڑی ہے، یہ عرصہ محشر ہے، یہ پل صراط ہے، فیصلہ ہمیں کرنا ہے کہ دوزخ میں چھلانگ لگا رہے ہیں یا ہم اس پل کو عبور کر رہے ہیں۔ میری جو سمجھ ہے یا جو میں سمجھ سکا یا جو میں تجزیہ کرتا ہوں یا حالات کو جس نظر سے میں دیکھتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ ختم نہیں ہوگی یہ بڑھے گی اور یہ افغانستان میں نہیں رہے گی یہ سارے برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے لیگی۔ اس میں ساری طاقتیں شامل ہو گئی ہیں، سارے مسلمان شامل ہو گئے ہیں، ابھی تک زمین جل رہی ہے ابھی خون بہانے کی باری نہیں آئی۔ جب خون بہے گا بہت سے شہیدوں کا لہو پھر سے خلافت اسلامیہ کو اس طرح زندہ کر دے گا کہ افغانستان سے لے کر برما اور جاپان تک ایک ریاست بنے گی۔ جس پر اسلام کی حکومت ہوگی جو غزوۃ الہند کا نتیجہ ہوگی اور اسی کو غزوۃ الہند کا نام دیا گیا ہے۔ امکان ہے شاید کسی جگہ کوئی سا وقفہ بھی آ جائے، کوئی عارضی صلح بھی ہو جائے کوئی عارضی طور پر درمیان میں پڑاؤ بھی آ جائے لیکن اس جنگ میں وقفہ تو آ سکتا ہے لیکن جب تک اس کا فیصلہ نہیں ہوتا تب تک یہ رکے گی نہیں۔ یہ طوفان بڑھے گا یہ پھیلے گا مسلمانوں کی غیرت بیدار ہوگی اور جوق در جوق اس میں شامل ہوں گے، بلا حساب جنت میں داخل بھی ہوں گے اور کافروں کو جہنم واصل بھی کریں گے۔

مجھے ایک افغان کمانڈر بتا رہا تھا کہ ایک رشین قیدی تھا اس سے میں بات کر رہا تھا تو

15000 پاؤنڈز کے بم استعمال کرنے کے باوجود امریکہ کو ابھی زمین پر آنے کی جرأت نہیں ہو رہی۔

وہ لرز رہا تھا کہ یہ مجھے مار دیں گے تو میں نے اس سے کہا کہ جب تک میں تمہارے پاس بیٹھا ہوں تمہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ ظہر کی اذان ہوئی نماز کے لئے میں چلا گیا پھر کھانا کھایا اور کہیں مصروف ہو گیا کوئی عصر کے وقت مجھے یاد آیا کہ وہ تو میں اسے بٹھا کر آیا تھا اس سے میں نے بات کرنی تھی۔ میں واپس گیا اپنے آدمیوں سے میں نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے کہنے لگے وہ چلا گیا ہے۔ میں نے پوچھا، کہاں؟ کہنے لگے دوزخ میں۔ ہم نے سوچا کہ خواہ مخواہ ایک کافر کو کھانا کھلاتے رہیں گے، بوجھ بنا ہوا تھا اس نے اپنے گھر جانا تھا چلا گیا اور امریکہ کا وہ کمانڈر جو افغانستان میں رہا ہے وہ امریکی سپاہیوں کو بتا رہا تھا کہ وہ اچھے خوش نصیب ہوتے تھے روسی جو گولی سے مارے جاتے تھے جو پکڑے جاتے انہیں یہ ذبح کرتے تھے اب کرتے تھے یا نہیں یہ علیحدہ بات ہے لیکن کمانڈر کے بتانے سے اب کوئی امریکی آگے منہ نہیں کر رہا۔ جرمنی سے کہا کہ فوج دے دو انہوں نے کہا ہماری حکومت میں جھگڑا ہو گیا ہے، فرانس سے کہا کہ فوج دو وہ ابھی تیار نہیں ہوا ہے بس شاباشا سارے کر رہے ہیں آگے جانے کا کسی کو حوصلہ نہیں پڑ رہا۔ انشاء اللہ العزیز جب زمین پر قدم رکھیں گے تو انہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تاریخ کس طرح دہراتی ہے اپنے آپ کو۔ ہم اہل پاکستان، اہل عالم اور تمام دنیا کے مسلمانوں کیلئے یہ فیصلے کی گھڑی ہے۔ ہمیں طے کرنا ہے، ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے پورے خلوص پورے دردِ دل کے ساتھ کہ اس جہاد کے لئے جس سے جو کچھ بھی ہو سکتا ہو وہ ضرور کرے۔ دوڑو کہ زمانہ چال قیامت کی چل رہا ہے۔ یہ لمحہ بہت قیمتی ہے اور فیصلے کا لمحہ ہے اور اللہ کریم نے فرمایا کہ آخرت کو میں وہی فیصلہ کروں گا جو تم نے فیصلے کئے تھے اس لئے کہ...... جو تم نے فیصلے کئے تھے وہ ہی تم پر یہاں لاگو کئے جائیں گے، اپنے جج تم ہی ہو۔ اللہ کریم ہمیں حق کی طرف فیصلہ کرنے کی توفیق دے، ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور ہماری ادنیٰ اور کمزور قربانیوں کو شرف قبولیت سے نوازے۔

☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

جو ہو ذوقِ یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

اس وقت چھپن کے قریب اسلامی ریاستیں ہیں لیکن اکیلی ریاست اسلامیہ افغانستان ہی لڑ رہی ہے اور باقی پچپن ریاستیں حکومتی سطح پر کفر کا ساتھ دے رہی ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے۔ اس سے بڑے کسی دباؤ کا تصور کیا جا سکتا ہے کہ عوام کے دل اللہ کے نام سے دھڑکتے ہیں' عوام کے دل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دھڑک رہے ہیں' عوام کے دل اپنے بھائیوں کے لئے بے قرار ہیں' عوام جہاد کے لئے تیار ہیں اور پوری دنیا کی حکومتیں انہیں روک نہیں سکتیں لیکن جو اسلامی ریاستوں پر اپنے اسلامی ناموں سے حکومتیں قائم کئے بیٹھے ہیں وہ سارے بھی کفر کی گود میں چھپے بیٹھے ہیں یعنی کفر کا دباؤ تو سمجھ میں آتا تھا کہ کفر نے اسلام کو' مسلمان کو اتنا دبایا لیکن اب تو وہ وقت آ گیا ہے کہ کفر کے پلڑے میں مسلمان حکومتوں کی طاقت کا بوجھ بھی شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ دباؤ کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان

04-11-2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

قدرت کی طرف سے قوموں پر اور افراد پر مختلف حالات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ ہر مصیبت تین طرح پر تقسیم کی جا سکتی ہے یعنی ہر مصیبت کو آپ تین طرح سے لے سکتے ہیں۔ کافر پر' جس کا سینہ نور ایمان سے خالی ہو' جو مصیبت بھی آتی ہے وہ از قسم عقوبات ہوتی ہے' بطور سزا ہوتی ہے' اس کی پریشانیاں بڑھانے کے لئے ہوتی ہے اگرچہ اس میں بھی ایک باب رحمت کا پوشیدہ ہوتا ہے۔ قرآن حکیم نے جگہ جگہ اس کا تذکرہ فرمایا ہے کہ شاید یہ ان کی توبہ کا سبب بن جائے اگر کوئی خوش نصیب ہو تو اس پریشانی سے گھبرا کر' اس دکھ سے گھبرا کر اللہ کی طرف رجوع کر لیتا ہے' تائب ہو جاتا ہے لیکن یہ بہت کم ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں یونس علیہ السلام کی قوم کا تذکرہ ملتا ہے اس کے علاوہ میری نظر سے ایسے واقعات نہیں گزرے اس ایک واقعہ کو پوری تاریخ میں مستثنیات ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو کافر پر جو مصیبت آتی ہے وہ از قسم عقوبات ہوتی ہے۔ مسلمان جتنا بھی گنہگار ہو اس کو اللہ کی واحدانیت اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت پر یقین ہو' آخرت کا یقین ہو' ضروریات دین کو مانتا ہو' وہ جتنا بھی گنہگار ہو جو مصیبت اس پر آتی ہے وہ تلافی مافات ہوتی ہے یعنی ایمان کا اور نور ایمان کا مقام یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مومن کے پاؤں میں اگر معمولی سا کانٹا بھی چبھ جائے تو کوئی نہ کوئی گناہ معاف کرا لیتا ہے۔ اس کی تلافی مافات ہو جاتی ہے یعنی جو اس سے کوتاہیاں ہو چکی ہوں' جو غلطیاں ہو چکی ہوں وہ معاف ہو جاتی ہیں۔ اور اللہ جن بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کے اپنے بندے ہوتے ہیں فرمایا۔

عسیٰ ان یاتِیَ اللّٰہُ بِقومٍ یُحِبُّھُمْ و یحِبُّونَہٗ قادر ہے کسی اور قوم کو لے آئے گا اور وہ قوم ایسی ہوگی جنہیں وہ محبوب رکھتا ہوگا اور وہ بھی اس کے عاشق ہوں گے۔ جب محبت اور عشق کی بات آتی ہے تو فرماتا ہے یقاتلون فی سبیل اللہ و لا یخافون لومة لائم وہ ایسے لوگ ہوں گے کہ اس کے راستے میں جانوں کے نذرانے پیش کر دیں گے اور دنیا کے پراپیگنڈہ کی پرواہ نہیں کریں گے۔ ولا یخافون لومة لائم کا ترجمہ اگر آج کی موجودہ زبان میں کیا جائے تو بالکل یہی بنتا ہے کہ دنیا کا جو پراپیگنڈہ ہے اس کی پرواہ نہیں کریں گے۔ تو جہاں عشق الٰہی قرب الٰہی کی بات

www.naqshbandiaowaisiah.com

آتی ہے تو وہاں جو مصیبت آتی ہے وہ مصیبت نہیں ہوتی وہ ترقی درجات ہوتی ہے۔ یہ تین قسمیں ہیں' عقوبات' تلافی مافات اور ترقی درجات۔ پھر عنداللہ بعض مقامات، ایسے ہیں اللہ کے بندوں پر سالکین پر' راہ سلوک کے مسافروں پر' بعض دوائر ایسے آتے ہیں کہ جن میں سے گزرنے کے لئے اس مصیبت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ انہوں نے کوئی خطا ہی کی ہو۔ جس طرح شہادت کے لئے قتل ہونا پڑتا ہے۔ شہادت ایک مرتبہ ہے' شہادت ایک عظیم تر مرتبہ ہے لیکن مراقبے کرنے سے' ذکر کرنے سے' تسبیحات پڑھنے سے نہیں' قتل ہونے سے ہی ملے گا۔ اسی طرح بعض دیگر مراتب اور مناصب ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے کبھی افلاس آجاتا ہے' کبھی اور کوئی مصیبت آجاتی ہے۔ سب سے زیادہ قرب الٰہی آقائے نامدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں بھی سب سے زیادہ مصیبتیں مجھ پر آئیں۔

شہادت کیا ہے؟ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ تاریخ میں ایسے حضرات بھی ملتے ہیں جو اس وقت مسلمان ہوئے' راستہ چلتے لشکر اسلامی کے ساتھ شامل ہو گئے' کسی نماز کا وقت آیا نہ انہوں نے نماز سیکھی' جہاد ہوا اور شہید ہو گئے۔ احد میں بھی ایسے احباب ملتے ہیں۔ دو ساتھی معرکہ احد میں مسلمان ہو کر شریک ہوئے' ایک شہید ہو گیا ایک بچ گیا اور کچھ عرصہ بعد وہ بھی وفات پا گیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰے علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ جو شہید ہو گیا تھا کیا وہ جنتی ہے فرمایا! وہ شہید ہے جس طرح دوسرے شہداء ہیں وہی مرتبہ اس کا ہے۔ عرض کیا کہ اس نے تو ابھی نماز بھی نہیں سیکھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابھی نماز کا وقت آیا ہی نہیں' اس کی قسمت' وہ ایک چھلانگ میں وہاں پہنچ گیا۔ تو عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ اس کا درجہ زیادہ ہو گا یا جو بعد میں فوت ہوا اس کا؟ فرمایا! نہیں' درجہ تو اس کا زیادہ ہو گا کہ اسے عمل کرنے کے لئے بھی کچھ وقت مل گیا۔ تو جو اعمال اس نے اس سے بعد میں کر لئے وہ تو اس کے زیادہ ہو گئے تو شہید یہ بھی ویسا ہی ہے کہ اسی زخم سے غالباً احد کے زخم سے ہی غالباً مہینہ دو مہینہ بعد چل بسے۔ تو شہادت ایک ایسا مرتبہ ہے وہ جس پر کرم کر دیتا ہے جس پر اپنی خصوصی عطا کر دیتا ہے اسے گدا سے شہنشاہ بنا دیتا ہے۔

جس مہم کو امریکہ تین دن کی مہم قرار دے رہا تھا ایک مہینے بعد آج بھی اس کے پاس بتانے کو کچھ نہیں۔

سارے گناہ' ساری خطائیں' ساری کوتاہیاں' ساری کمزوریاں ایک طرف رہ جاتی ہیں اور وہ اسے اپنے لئے پسند کر لیتا ہے۔ خون شہید کا ایک قطرہ جو زمین پر گرتا ہے دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے اس سے اس کی قیمت اللہ کے نزدیک زیادہ ہے۔ دم مسفوح جو بہتا ہے جانور کو جب ہم ذبح کرتے ہیں تو جو خون بہہ کے نکلتا ہے جو بہنے والا خون ہوتا ہے جسے دم مسفوح کہتے ہیں وہ ناپاک اس قدر ہوتا ہے کہ اگر آپ جانور ذبح کرتے ہیں تو وہ خون کپڑوں پہ پڑ جائے تو وہ کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں' دھونا پڑتے ہیں۔ ہاتھوں پہ پڑتا ہے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ انسان کا وجود اور اس کا خون حرمت کی وجہ سے انسانی احترام کی وجہ سے اسے حرام قرار دیا گیا ہے لیکن خون شہید اتنا پاک طیب اور طاہر ہوتا ہے کہ شہید کو غسل کی ضرورت باقی نہیں رہتی' نہ کفن دینا ضروری ہوتا ہے کہ وہ کپڑے جو خون آلود ہیں وہ اتارے جائیں چونکہ جیسے پاکیزہ وہ ہیں ویسا پاکیزہ کفن دوسرا نہیں ہے اور جس طرح بدن کو وہ بہنے والا خون پاک کرتا ہے اس طرح دنیا کا کوئی پانی اسے پاک نہیں کر سکتا۔ یعنی حلت و حرمت کے احکام بدل گئے نا۔ آپ کی انگلی میں زخم لگ جائے' خون بہے گا' چوٹ آجائے پاؤں پہ تو خون بہے گا' کوئی زخم پھوڑا پھنسی ہو خون بہے گا' کپڑے بھی ناپاک کر دے گا' وجود کا وہ حصہ بھی ناپاک کر دے گا' اسے دھونا ضروری ہے۔ وضو ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا لیکن شہید کا خون جب بہتا ہے تو اسے غسل کی ضرورت باقی نہیں رہتی'

www.naqshbandiaowaisiah.com

اسے دفن کرنے کے لئے کفن دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی' اس کے بدن کو غسل دینے کی ضرورت باقی نہیں رہتی بلکہ اسی خون آلود لباس میں دفن کیا جاتا ہے جس طرح اصحاب بدر اور اصحاب احد دفن کئے گئے۔ حکم شرعی ہے کہ شہید کو اسی حالت میں اسی خون آلود وجود کے ساتھ دفن کیا جائے۔ کیونکہ آپ کے پاس دنیا میں کوئی اور طریقہ نہیں کہ آپ اسے اس سے زیادہ پاک کر سکیں۔ اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں:

کم من فِئَۃ قلیلۃ غلبت فِئَۃً کثیرۃ باذن اللہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا فرعون کے پاس جاؤ۔ فرعون اپنی خدائی کا دعوے دار تھا اور اس وقت کی سپر پاور تھا۔ اپنے عہد کا ایسا حکمران جس کا جواب دنیا میں نہیں تھا اور جسے لوگ معبود مانتے تھے' سجدے کرتے تھے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی یا اللہ میں اکیلا جاؤں وہ اتنی بڑی طاقت اور میرے تو وہ ویسے ہی خلاف ہے دیکھتے ہی قتل کر دے گا۔ بات بھی سنے گا یا نہیں تو اللہ نے فوج دے دی' ساتھ بھائی کو ملا دیا کہ اسے بھی نبوت عطا کرتے ہیں چلو اب تو دو ہو گئے ہو۔ انہوں نے جان کے خوف سے نہیں عرض کیا تھا انہوں نے عرض یہ کیا تھا کہ وہ میرے خون کا پیاسا ہے شاید پیغام پہنچانے سے پہلے وہ میری گردن کاٹ دے تو پیغام تو رہ جائے گا تو پیغام کیسے پہنچے گا تو اللہ نے فرمایا گردن بھی نہیں کاٹ سکے گا اس لئے کہ تو اکیلا نہیں ہے میں تیرے ساتھ ہوں۔ فرعون کے ساتھ اگر اس کی طاقت ہے' فوج ہے تو تیرے ساتھ میں بھی ہوں لیکن اس کے باوجود میں تیرے بھائی کو بھی نبوت دیتا ہوں اور دونوں بھائی جاؤ اور فرمایا اس سے بات نرمی سے کرنا۔ وہ فرعون ہے وہ اکڑ کر بات کرے لیکن تم تو پیغمبر ہو۔ اس لئے گھبرا کر یا جوش سے نہیں بلکہ نرمی سے بات کرنا تا کہ کل یہ نہ کہہ سکے کہ تیرے بندوں نے تو مجھے ملامت شروع کر دی تھی میں سمجھتا کیا۔ اور فرمایا وَلَا تَنِیَا فِیْ ذِکْرِیْ بات فرعون سے ہوتی رہے لیکن

> **میں نے انٹرویو کرنے والی امریکی ٹیم سے بھی کہا تھا کہ آپ فوج بھیجیں' آپ ہمیں وہاں افغانستان میں موجود پائیں گے۔**

میرے ذکر میں کمی نہ آئے۔ فرعون کا دربار بھی ہو اور فرعون کو یہ کہا جائے کہ تم توبہ کرو' غلط کر رہے ہو اللہ کو مانو' تم رب نہیں ہو' پروردگار عالم کو مانو اور ارد گرد نیزے تنے ہوئے اور جلاد کھڑے ہوں اور اس کی فوج اس کا دربار اس کا دبدبہ ہو تو فرمایا ایسا نہ ہو کہ اس سارے میں محو ہو کر میرے ذکر میں کمی آ جائے' حالانکہ نبی کا وجود اس طرح ذاکر ہوتا ہے کہ نبی جو لباس پہنتا ہے وہ ذاکر ہو جاتا ہے' نبی جو جوتا پہنتا ہے وہ ذاکر ہو جاتا ہے' جس زمین پہ نبی قدم رکھتا ہے اس کے ذرے قیامت تک ذکر کرتے رہتے ہیں اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو ایمان لائے' اسے نبی کی ایک نظر نصیب ہو جائے تو قرآن کریم فرماتا ہے:

ثم تلین جلودھم وقلوبھم الیٰ ذکر اللہ کھال سے لے کر نہاں خانہ دل تک ہڈیاں گوشت رگ و ریشے پٹھے خون کے قطرے بال بال ذاکر ہو جاتے ہیں۔ اس کے باوجود تلقین کی جا رہی ہے کہ کوئی لمحہ ایسا نہ آئے کہ ذکر کی طرف توجہ کم ہو اور فرعون کی طرف زیادہ ہو جائے۔ لیکن ذکر کا منتہائے منزل کیا ہے' بندہ اللہ کا ہو جائے اور بڑے سے بڑے فرعون سے ٹکرانے میں اسے کوئی باک نہ ہو' وہ تنہا نہ ہوا سے پتہ ہو کہ میرے ساتھ میرا اللہ ہے۔

اور چشم فلک نے دیکھا یہ بوڑھا آسمان گواہ ہے کہ تباہ فرعون کو ہونا پڑا' رسوا فرعون کو ہونا پڑا' ذلت فرعون کے مقدر میں آئی اور وہی ملک موسیٰ علیہ السلام کے قدموں میں اللہ نے دے دیا۔ ایک نہیں ایسی بے شمار مثالیں ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

کم من فِئَۃ قلیلۃ غلبت فِئَۃً کثیرۃ ایک اکیلا اللہ کا رسول ﷺ مبعوث ہوا مکہ مکرمہ میں' روئے زمین پر کوئی بندہ اللہ کو نہ جاننے والا تھا نہ ماننے والا۔ حکومتیں تھیں' سلطنتیں تھیں' ریاستیں تھیں لیکن سب اللہ کے ذکر' اللہ کے نام' اس پر ایمان سے محروم تھے۔ اللہ کے

www.naqshbandiaowaisiah.com

ایک بندے نے ﷺ فتح پائی اور دنیا کو مغلوب ہونا پڑا۔ تین سو تیرہ فاتح ہوئے اور ہزار کا لشکر جرار مفتوح ہوا' ستر مارے گئے ستر قید ہوئے تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ بعض کی قسمت میں قرب الٰہی کے لئے شہادت لکھی ہوتی ہے' وہ شہادت پاتے ہیں' بعض کے لئے اس نے غازی کا مقام لکھ دیا ہوتا ہے اور وہ اپنا وہ درجہ انجائے کرتے ہیں اور بعض بدنصیب موت سے بچنے کے لئے' دنیوی نقصان سے بچنے کے لئے کفر کی گود میں پناہیں ڈھونڈتے ہیں اور نامرادی ان کا مقدر بن جاتی ہے' دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

میں اگلے دن اپنے ایک جرنل صاحب کا انٹرویو پڑھ رہا تھا اخبار کا پورا صفحہ بھرا ہوا تھا۔ میں نے چند موٹی موٹی سرخیاں اس میں دیکھیں' اس میں ایک سرخی یہ بھی تھی کہ اگر ہم امریکہ کی بات نہ مانتے تو ہمیں غاروں میں رہنا پڑتا۔ یعنی اللہ کی بات مانتے اور امریکہ کی نہ مانتے تو غاروں میں رہنا پڑتا جبکہ امریکہ کی مان کر ایئر کنڈیشن بنگلوں میں بیٹھے ہیں' کاروں میں پھرتے ہیں' موج کر رہے ہیں تو یہ انتخاب وہ بندوں پہ چھوڑ دیتا ہے کہ کون کیا منتخب کرتا ہے۔ پھر وہ قادر ہے کہ جو فاقہ مست صحرا کی گود سے اٹھے قیصر اور کسریٰ کے تاج وتخت اور خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر کر دیئے اور کسریٰ ایران کے بنائے ہوئے سونے کے باغ اور زروجواہرات اور دارا کے تاج کو انہوں نے چھینی اور ہتھوڑوں سے توڑ کر مساکین میں بانٹا۔ جوتوں کے نیچے دبا کر اس پر چھینی اور ہتھوڑے کی ضرب لگا کر ٹکڑے کر کے غرباء میں بانٹے' ان فاقہ مستوں نے جن کا لوگ مذاق اڑایا کرتے تھے۔

نظام قدرت ہے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ یہ دن جو ہیں یہ پہیے کی طرح ہیں اور لوگوں کو اوپر نیچے لانے کا عمل جاری رہتا ہے۔ اللہ کریم فرماتا ہے ہم اس پہیے کو

> **جنرل صاحب کے تین گھنٹوں پر محیط استدلال سن کر ملا محمد عمر نے ایک فقرہ کہا کہ آپکی ساری بحث اسباب پر ہے جبکہ ہمارا بھروسہ مسبب الاسباب پر ہے۔**

پھیرتے رہتے ہیں' کبھی کوئی اوپر کبھی دوسرا اور سب کے لئے آزمائش اور امتحان ہوتا ہے خواہ وہ اوپر ہو یا نیچے۔ نیچے والا بھی اللہ پہ بھروسہ کرتا ہے کہ نہیں اوپر والا بھی اللہ سے ڈرتا ہے کہ نہیں۔ اب گردش دوراں ایسی جگہ پہنچ گئی ہے جہاں سے انشاء اللہ اب اوپر کی سمت اسلام کا اور دین کا سفر جاری ہے۔

ایک قاعدہ ہے جس قاعدے کے تحت یہ ڈیزل انجن بنائے گئے ہیں۔ پٹرول انجن میں تو پٹرول کو بجلی آگ دکھاتی ہے تو اس کا پسٹن چلتا ہے لیکن ڈیزل میں بجلی سے نہیں آگ سے نہیں ڈیزل میں وہ پسٹن دبا تا جاتا ہے ڈیزل کو وہ ایک ہوا سی بن کے ڈیزل کی جاتی ہے جب تو اسے دبا تا جاتا ہے تو ایک سطح ایسی آتی ہے جہاں وہ پھٹ جاتا ہے اور جب پھٹتا ہے تو پھر پورے پسٹن کو واپس بھگا دیتا ہے۔ یہ ایک قدرت کا اصول ہے کہ آپ دباتے جائیں دباتے جائیں ایک جگہ جا کر پھر اس کا ردعمل ہوتا ہے اور پھر وہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ جہاں سے آپ نے دبانا شروع کیا تھا وہاں نہیں رکتے اس سے پیچھے چلے جاتے ہیں۔

اسلام پر بھی اتنا دباؤ آیا' اتنا دباؤ آیا کہ اب آپ دیکھ لیں کہ اس وقت چھپن کے قریب اسلامی ریاستیں ہیں لیکن اکیلی ریاست اسلامیہ افغانستان ہی لڑ رہی ہے اور باقی پچپن ریاستیں حکومتی سطح پر کفر کا ساتھ دے رہی ہیں۔ کیسی عجیب بات ہے۔ اس سے بڑے کسی دباؤ کا تصور کیا جا سکتا ہے کہ عوام کے دل اللہ کے نام سے دھڑکتے ہیں' عوام کے دل رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دھڑک رہے ہیں' عوام کے دل اپنے بھائیوں کے لئے بے قرار ہیں' عوام جہاد کے لئے تیار ہیں اور پوری دنیا کی حکومتیں انہیں روک نہیں سکتیں لیکن جو اسلامی ریاستوں پر اپنے اسلامی ناموں سے حکومتیں قائم کئے بیٹھے ہیں وہ سارے بھی کفر کی گود میں چھپے بیٹھے ہیں یعنی کفر کا دباؤ تو سمجھ میں آتا تھا کہ

www.naqshbandiaowaisiah.com

کفر نے اسلام کو، مسلمان کو اتنا دبایا لیکن اب تو وہ وقت آ گیا ہے کہ کفر کے پلڑے میں مسلمان حکومتوں کی طاقت کا بوجھ بھی شامل ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ دباؤ کا کوئی تصور نہیں کیا جا سکتا اب بلاسٹ ہونا ہی باقی ہے اور بلاسٹ ہو چکا الحمد للہ دھماکہ ہو چکا اور جنہیں شہادت نصیب ہے وہ شہید ہو رہے ہیں اور کتنی عجیب بات ہے کہ ایک مہینہ گزر گیا جس مہم کو امریکہ تین دن کی مہم قرار دے رہا تھا ایک مہینے بعد آج بھی اس کے پاس بتانے کو کچھ نہیں۔ جیسا ناکام وہ پہلے دن تھا ویسا ناکام آج بھی ہے۔ میں کل رات دیر تک ان کی خبریں سنتا رہا اور صبح اٹھ کر پھر میں نے سنیں ان کے پاس بتانے کو کچھ بھی نہیں۔ کوئی پرانی دو چار باتیں یا پرانی تصویریں جو ہیں وہ اسے دوہرا دیتے ہیں اور جراثیمی بیماریوں کی طرف نکل جاتے ہیں پھر پلوں کی طرف نکل جاتے ہیں کہ ہمارے پلوں کو خطرہ ہے۔ کمال ہے بم برسا رہے ہو افغانستان میں خطرہ امریکہ میں ہے کہ پل ٹوٹ جائیں گے، کیسی عجیب بات ہے۔ اللہ نے ایسی ہیبت ان پہ مسلط کر دی ہے، ایسا پریشان کر دیا ہے پوری قوم کو کہ کوئی بیماری آتی ہے تو کہتے ہیں، جی! انہوں نے بھیج دی۔ کوئی پل گرتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ سارے پل گرا دیں گے۔ لوگوں کا کھانا پینا چھوٹ رہا ہے، سونا جاگنا حرام ہو گیا ہے اور اب خود اتنا شور کر رہے ہیں کہ اپنے لوگوں کا جینا حرام کر رکھا ہے۔ یہ بھی عذاب الٰہی ہے اگرچہ وہ اسے اپنی سیاست سمجھتے ہوں، اگرچہ وہ اسے بہانہ بنا رہے ہوں کہ مزید ظلم کا جواز مل جائے کہ جی ہمیں اتنا خطرہ ہے اور ہم یہ کریں گے لیکن پہلے بھی انہیں ظلم کرنے سے روک تو کوئی نہیں رہا، کفر سارا تو پہلے بھی ان کے ساتھ ہے، اسلامی حکومتیں ان کا ساتھ دے رہی ہیں، پھر کس کے لئے جواز مہیا کر رہے ہیں یہ محض عذاب الٰہی ہے کہ اپنی پبلک کو ڈرا رہے ہیں، اپنے لوگوں کا کھانا پینا سونا جاگنا انہوں نے حرام کر رکھا ہے اور مہینے

امریکہ کے جبڑے ٹوٹیں گے، ریاست اسلامیہ افغانستان اس سے چبائی نہ جائے گی اور یہ اژدھا اپنے انجام کو پہنچے گا۔

بھر کی کوشش کے بعد صرف یہ کر سکے ہیں کہ شمالی اتحاد کے چند غداروں کو اپنی وردیاں پہنا کر اور اپنی گاڑیاں دے کر انہیں پیش کر رہے ہیں کہ تم آگے جاؤ وہ کہتے ہیں کہ جی آپ بھی تو ساتھ چلو تو وہ کہتے ہیں کہ نہیں تم جگہ لے لو نا، کوئی شہر لے لو پھر ہم وہاں آ جائیں گے۔ الحمد للہ خلافت اسلامیہ کا ابھی تک بگاڑ کچھ نہیں سکے اور آئندہ بھی انشاء اللہ العزیز کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ چونکہ یہ جو بلاسٹ ہوا ہے اس میں اب کفر کو دھکا لگے گا اور اسلام اٹھے گا، اسلام پھیلے گا، انشاء اللہ خلافت اسلامیہ پھیلے گی، یہ ریاستیں بھی سیاست دانوں کی بجائے خلیفہ اسلام کے پیچھے چلیں گی 'لوگ سیاست دانوں کی بجائے خلیفہ اسلام کی بیعت زیادہ پسند کریں گے اور اسلام کے ساتھ مرنا جینا زیادہ پسند کریں گے۔

میں نے لکھ کر تجویز بھیجی ہے امیر المومنین کو اللہ کرے ان تک پہنچ جائے اور امید ہے ضرور پہنچے گی کہ تمام اسلامی ممالک میں اپنے نمائندے نامزد کر دیجئے جو آپ کی طرف سے آپ کی بیعت امارت لیں۔ ملا محمد عمر پہلے صرف افغانستان کے حکمران تھے کیونکہ انہوں نے خود جہادی تنظیم (طالبان) بنائی تھی، خود امیر تھے لیکن اب اس امریکی اٹیک سے بہت پہلے تمام ملک کے علماء نے جمع ہو کر انہیں امیر المومنین بنایا اور تمام لوگوں نے بیعت امارت کی ان سے، لہٰذا اس وقت دنیا میں ایک واحد شخص ہیں امیر المومنین ملاں محمد عمر۔ اور مسلمانوں پر اس کی بیعت اور اس کی اطاعت نجات کا راستہ اور جنت کی کنجی ہے۔ لہٰذا الاخوان اپنی ساری طاقت اپنی ساری توجہ خلافت کی مدد اور اعانت پر مرکوز کئے ہوئے ہے، ہم سے تھوڑی ہو سکے یا زیادہ۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ لوگ احتجاج کریں لیکن احتجاج امریکی ظلم کے خلاف کریں، احتجاج کو سیاسی فائدہ اٹھانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ یہ ملک بھی یہیں ہے، حکومت بھی یہیں ہے اور سیاست دان بھی یہیں رہیں گے

www.naqshbandiaowaisiah.com

اور سیاست بھی یہیں ہوتی رہے گی۔ جو احتجاج امریکی ظلم کے خلاف ہے ان میں ملکی سیاست ملوث کرنا دانش مندی نہیں ہے۔ ملکی سیاست کو درمیان میں نہ لایا جائے اور نہ اس سے سیاسی مفادات حاصل کئے جائیں۔ احتجاج اچھی بات ہے ان لوگوں کے لئے جو میدان جہاد میں جا نہیں سکتے۔ ورنہ سڑک پر احتجاج سے افغانستان میں دشمن کی گولیوں کا سامنا کرنا زیادہ بہتر ہے۔

ہم نے الاخوان کے لئے یہ دوسرا راستہ چنا ہے کیونکہ احتجاج کرنے والی بے شمار جماعتیں' بے شمار لوگ موجود ہیں' ہمارے احباب الحمدللہ بہت سے ساتھی افغانستان جا چکے ہیں۔ امریکی اگر اپنی فوجیں زمین پر بھیجتے ہیں تو انشاء اللہ باقی ساتھی بھی جائیں گے اور میں نے ایک سوال کے جواب میں کہ آپ احتجاج میں حصہ کیوں نہیں لے رہے' امریکیوں سے بھی کہا تھا جو اس دن یہاں مجھے انٹرویو کرنے آئے تھے' میں نے کہا جی ہم آپ لوگوں کی افغانستان کی سرزمین پر آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہم اپنی طاقت احتجاج میں ضائع نہیں کرنا چاہتے' آپ اپنی فوج بھیجیں آپ ہمیں وہاں موجود پائیں گے۔

تو الاخوان کا طریقہ کار یہ ہے کہ ہم گرم کپڑوں سے اور نقدی سے جو ہم سے ہوسکتا ہے مدد کر رہے ہیں اور وہ وہاں بھجوا رہے ہیں۔ ہمارا اپنا کیمپ بارڈر کے ساتھ ہے اور وہاں سے ہم حکومت کے سپرد کرتے ہیں اور سرکاری گاڑیاں آ کر لے جاتی ہیں اور جو جو چیز وہ لے کر جاتی ہیں اس سارے سامان کی فہرست' سارے سرمائے کی فہرست پر حکومتی مہر اور دستخط ہوتے ہیں اور باقاعدہ الحمدللہ وہاں پہنچ رہا ہے اور ہم پہنچا رہے ہیں' کوشش کرتے رہیں گے اور جب پیغام آئے گا کہ مزید آدمی بھیجے جائیں چونکہ پہلے ہمارے کیمپ کی معرفت ہمارے وزیرستان کے ساتھی تھے وہ اور جو پاکستان سے لوگ گئے جن میں کوئی چالیس فیصد چالیس ہزار کے قریب لوگ الاخوان کے تھے اور ساٹھ ہزار

شہید کو غسل کی ضرورت باقی نہیں رہتی' نہ کفن دینا ضروری ہوتا ہے۔

کے قریب لوگ وہ تھے جو الاخوان سے تو نہیں لیکن جہاد کے لئے گئے ہیں۔ ایک لاکھ آدمی جا چکا ہے جس پر حکومت افغانستان نے منع کر دیا تھا کوئی تین ہفتے پہلے کہ یہاں لوگوں کو سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے یہاں تو صرف آسمان سے آگ برس رہی ہے' زمین پہ لڑنے کو تو کچھ ہے نہیں۔ تو اب اگر وہ اجازت دیں گے یا ضرورت پیدا ہوگی تو انشاء اللہ ہر ہر مجاہد اپنی جگہ ہر لمحے تیار رہے اور اس حال میں رہے کہ یہیں سے جانا پڑے تو یہیں سے چلا جائے چونکہ جنت میں جانے کے لئے کسی اور تیاری کی کسی اور کام کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

ہمارے شیخ عبیداللہ احرارؒ بہت بڑے کسان تھے' زمیندار تھے' لینڈ لارڈ تھے اور اس زمانے میں ٹریکٹر تو نہیں ہوتے تھے لیکن ان کی زمینوں پر سو ہل چلا کرتا تھا دو سو بیل ہوا کرتے تھے اور ملازم جو ہل چلاتے تھے وہ جو کہا گیا ہے:

چوں فقر اندر عبائے شاہی آمد
زتدبیر عبیداللّٰہی آمد

یہ حضرت عبیداللہ احرار تھے جنہوں نے فقیروں کو بھی خوش لباسی اور خوش ذوقی کا سبق دیا اور انداز جو ہے وہ شاہانہ اختیار کئے اور اسلوب فقیرانہ۔ دل فقیر تھا اور ظاہر وجود امیر تھا۔

چوں فقر اندر عبائے شاہی آمد
زتدبیر عبیداللّٰہی آمد

ایک دن حضرت عبیداللہ فجر کی نماز پڑھا چکے تو ان کے ایک دوست نے ان سے کہا کہ حضرت اب کے تو حج پہ جانا چاہئے۔ آپ نے فرمایا' ضرور جانا چاہئے۔ آؤ ابھی چلتے ہیں۔ اس نے کہا ایسے کیسے جاسکتے ہیں؟ فرمایا' جب حج کے لئے جانا ہے تو پھر تیاری کیا چل پڑتے ہیں' اللہ مالک ہے' انتظام ہوتا رہے گا' چلے جائیں گے۔ وہ زمانہ پیدل اور اونٹوں پر جانے کا تھا۔ تو اس نے کہا حضرت میں تو ایسے نہیں جا

www.naqshbandiaowaisiah.com

سکتا مجھے تو کچھ تیاری کے لئے وقت چاہئے' کچھ سواری' کچھ اسباب چاہئیں' آپ کے پاس تو ہوگا راستے کا خرچہ تو میں تو کہیں سے کروں گا تو فرمایا بس اتنی سی جرات تھی جی ہاں کہنے لگا اصل سوال تو میں نے اسی لئے کیا تھا کہ یہ تو دنیا میں دھنسے ہوئے ہیں' یہ کیسے نکل سکیں گے لیکن مجھے سمجھ یہ آئی کہ دھنسا ہوا تو میں ہوں۔

سو یہ ہمارے سلسلے کی روایت ہے کہ صوفی کے لئے متقدمین کہا کرتے تھے کہ الصوفی دم ومالہ جائز''۔ صوفی کو قتل کردو حلال ہے وہ شکوہ نہیں کرتا شکایت نہیں کرتا' کہتا ہے کوئی بات نہیں کر دیا تم نے مال لے لو تو کہتا ہے چلو دفع کرو اس لئے صوفی کا مال بھی کھا جاؤ تو وہ اللہ سے شکایت نہیں کرے گا اس لئے کہ تصوف نام ہی دنیا کو چھوڑ کر آخرت کو اختیار کرنے کا ہے اور ترک دنیا اسلام میں منع ہے اس لئے مشکل یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی کرے اور پھر دنیا سے محبت بھی نہ کر پائے۔ محبت آخرت سے کرتا ہو' رہتا دنیا میں ہو۔ یہ مشکل ترین مقام ہے۔ الحمدللہ نسبت اویسیہ کا یہی کمال ہے لوگ یا تو دنیا کے ہو رہتے ہیں یا آخرت کے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر ساتھی کو ہر آن تیار رہنا چاہئے نہ جانے کب ضرورت پڑ جائے۔

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے
یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بندہ اللہ اللہ بھی کرتا ہو فنافی الرسول ﷺ بھی ہو اور پھر وہ شہید بھی ہو جائے تو مزید اسے کیا چاہئے' اس کے پاس تو مانگنے کے لئے کچھ نہیں رہتا۔ اور تب تک کے لئے ہر ساتھی محنت کرے' ان کے لئے سامان بھجوائیں۔ ان کی زیادہ ضرورت وہاں نقدی کی ہے اس لئے کہ اسباب وہاں یہاں سے سستے مل جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں کچھ ساتھیوں نے غلہ دیا تھا جس کے لئے وہاں سے انہوں نے فرمایا کہ اسے پاکستان میں بیچ دیں کہ یہاں غلہ وہاں سے سستا ہے جو ساتھی ادویات کا کام کرتے ہیں

نبی جو لباس پہنتا ہے وہ ذاکر ہو جاتا ہے' نبی جو جوتا پہنتا ہے وہ ذاکر ہو جاتا ہے' جس زمین پہ نبی قدم رکھتا ہے اس کے ذرے قیامت تک ذکر کرتے رہتے ہیں۔

وہ ادویات دیتے ہیں میں نے انہیں ادویات خریدنے سے منع کر دیا ہے کہ ادویات خریدنے کی بجائے نقد پیسے دینا زیادہ مفید ہے چونکہ وہاں ساری چیزیں یہاں سے سستی ملتی ہیں۔ پہلے بھی وہاں سے سمگل ہو کر یہاں باڑے چلتے تھے وہاں سستی ہوتی ہیں یہاں مہنگی ہوتی ہیں اور وہاں باہر کی سٹینڈرڈ کی چیزیں مل جاتی ہیں یہاں جو دوائیں ہم خریدتے ہیں ان میں سے بیشتر پاکستانی ہوتی ہیں جو غیر معیاری ہوتی ہیں تو اس کام پہ ہم پوری توجہ سے لگے ہوئے ہیں اور یہ تب تک کرتے رہیں گے جب تک کچھ لوگ باقی ہیں اللہ کرے سب کی ضرورت پیش آئے اور سب کو شہادت نصیب ہو پھر وہاں بیٹھ کر باتیں ہوں گی موج میلہ ہوگا پھر شہید کے لئے کیا کام ہے وہاں بھی تو وہی ہوگا۔

مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا کہ وہاں بھی مزے کی محفلیں ہوں گی۔ حَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا بڑی مزے کی محفلیں ہوں گی اللہ کی بارگاہ میں بھی اور جنت میں بھی۔ تو یہ ایک سنہری موقعہ ہے کہ کوئی ایک چھلانگ لگائے اور اس دنیا کے جہنم سے اللہ کی جنت میں پہنچ جائے۔ کون جیتے گا' کون ہارے گا یہ بعد کی بات ہے۔ ہارے گا کفر جیتے گا اسلام یہ سادہ سی بات ہے اس میں کتنا مقابلہ ہوگا' کتنی دیر لگے گی ہمارا یہ مسئلہ نہیں ہے۔ ہمیں توجہ ایک بات پہ رکھنی چاہئے کہ میرے وجود میں اور جنت میں کتنا فاصلہ ہے اسے کم سے کم ہونا چاہئے۔ ہمارے کرنے کا کام یہ ہے کہ ہماری ذات میں اور اللہ کی جنت میں کتنی دوری ہے۔ ہمیں وہ عبور کرنی ہے اور یہ ایک موقع ہے کہ ایک چھلانگ لگاؤ اور آنکھ جنگ میں جا کھولو۔

ذکر پہ محنت کیجئے اور ہر ذکر کے بعد غلبہ اسلام کے لئے دعا کیجئے۔ نبی ہمیشہ غالب ہوتے ہیں لیکن انبیاء علیہم السلام کو بھی دعا کا حکم

www.naqshbandiaowaisiah.com

دیا جاتا ہے' دنیا عالم اسباب ہے اور دنیا کے اسباب میں سے سب سے موثر سبب خلوص سے دعا کرنا ہے۔

الدعامخ العبادہ تمام عبادات کا حاصل یہ ہے کہ بندے کو دعا کا سلیقہ آ جائے' دل سے دعا نکلے' درد کے ساتھ دعا نکلے' غلبہ اسلام کی دعا بھی جہاد ہے اور اپنے آپ کو ہر آن جہاد کے لئے تیار بھی رکھیں۔ ہماری مائیں' بہنیں' بیٹیاں' خواتین بھی بہت بڑا کام کر سکتی ہیں' وسائل جمع کر کے سرمایہ جمع کر کے نہیں تو دعا کر کے کر سکتی ہیں۔ صبح شام کے ذکر میں دعا کریں غلبہ اسلام کی اور کفر کا خاتمہ قریب ہے انشاء اللہ امریکہ ٹوٹے گا انشاء اللہ امریکہ کی ریاستیں الگ الگ ہوں گی اور پھر کالوں اور گوروں کی خانہ جنگی کا تماشہ دنیا دیکھے گی لیکن ہر کام پہ وقت لگتا ہے آج اگر ہم نے گندم بوئی ہے تو آج ہی اس پر سٹہ نہیں لگے گا۔ قدرت کا ایک اپنا نظام ہے اور ہر کام اپنے اوقات پہ اپنے پروگرام کے مطابق ہوتا ہے کس کو خبر تھی کہ امریکہ کے ٹون ٹاور اس طرح تباہ ہوں گے؟ کس کو خبر تھی کہ دنیا میں سپر طاقت کا دعویٰ کرنے والا بچوں کی طرح اٹھ دوڑے گا اور افغانستان میں کود پڑے گا؟ کس کو خبر تھی یا کیا اگر بظاہر دیکھا جائے تو یہ امریکہ کو زیب دیتا ہے کہ وہ ایک بیس پچیس سال سے جو ملک جنگ کی تباہی میں جل رہا ہے اس پر چڑھ دوڑے اور اپنا سارا زور صرف کر دے اور کس کو خبر تھی کہ چار ہفتوں کے بعد بھی امریکہ کے پاس بتانے کے لئے سوائے ناکامی کے کچھ نہیں ہوگا۔

کتنی عجیب بات ہے کہ سارا زور لگا کر' سارے جدید بم' جدید اسلحے' جدید جہاز' جدید ٹیکنالوجی سب کچھ استعمال کرنے کے بعد آج بھی امریکہ کے پاس خبر دینے کے لئے صرف یہ ہے کہ جی طالبان جھوٹ بولتے ہیں انہوں نے ہمارا جہاز نہیں گرایا' طالبان جھوٹ بولتے ہیں انہوں نے ہمارا ہیلی کاپٹر نہیں گرایا وہ خود بخود گر گیا۔ یعنی آپ سچ کہتے ہیں کہ وہ خود

> **کسی نے افغان ماں کو ٹی وی پر روتے نہیں یکھا ہم نے روسی ماؤں کو ٹی وی پر روتے دیکھا ہے۔ اب امریکی ماؤں کی باری ہے۔**

بخود گر گیا اور جنہوں نے گرائے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں کہ جی انہوں نے نہیں گرائے خود بخود گر گئے۔ خود بخود گرنے تھے ظالم کے بچے تو یہیں گر جاتے وہاں جا کر گرنا تھا خود بخود۔ بندے نہیں مارے انہوں نے۔ نہیں مارے تو بھئی کیوں رکھ کے بیٹھے ہو تابوت یہاں' لے جاؤ گھر۔ جو لاشیں وہاں رہ گئیں اٹھا نہیں سکے' کتنے قیدی کروا چکے ہیں اور اب تو ان کے پاس اتنے امریکن ہو گئے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ وہ جہاں جہاں یہ بمباری کرتے ہیں وہاں وہ دو دو چار چار امریکن باندھ کر بٹھا دیں گے کہ لو برساؤ بم ان پر۔ اللہ کریم اسلام کو غالب کرے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے اور ہم اس پائے کے لوگ نہیں کہ ہم ان لوگوں کے کردار کو سمجھ سکیں وہ ہم سے بہت آگے ہیں۔

ہمارا جو وفد امیر المومنین کی خدمت میں گیا تھا یہ شاہ صاحب اور کرنل صاحب بیٹھے ہیں تو ان کی جب امیر المومنین سے ملاقات ہوئی اگرچہ طالبان نے معذرت کی کہ امیر المومنین بیمار ہیں لیکن کرنل صاحب کا مزاج بھی اپنا ہے' انہوں نے کہا بیمار ہیں' انہوں نے سمجھا یہ محکمے والے ملنے نہیں دیتے ہم تو واپس چلے جائیں گے' ہم تو انتظار نہیں کریں گے' ہم تو کسی شہنشاہ سے ملنے نہیں آئے تھے کہ مہمان خانے میں بیٹھے رہیں تو پھر انہوں نے انہیں بلا لیا تو ایک چٹائی پہ بیٹھا ہوا ایک شخص ایک چادر اوڑھے ہوئے سوکھی روٹی قہوے میں ڈبو کر کھا رہا تھا' اسے بخار بھی تھا۔ اور وہ تھا امیر المومنین ملاں محمد عمر۔ تو ان کے ورع و تقویٰ یا ان کے استقلال یا ان کے اعتماد علی اللہ کو ہم نہیں پہنچ سکے۔ ہماری پہنچ ہمارے علمی زعماء اور ہمارے علمائے کرام کی پہنچ بھی یہی تھی کہ یہاں سے وفد لے کر گئے اور انہیں وہی سبق جو پرویز مشرف ایک دن پڑھ رہا تھا صلح حدیبیہ کا اور یہودیوں کے ساتھ معاہدوں کا اور یہ ساری روایت انہیں بھی جا کر سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کے استدلال اپنی جگہ لیکن غلبہ کفر کے

خلاف صلح، اسلام کے مزاج کے مطابق نہیں ہے۔ان میں سے کوئی بھی صلح نہ حدیبیہ نہ مدینہ کوئی بھی ایسی نہیں ہے جس میں کفر کا غلبہ تسلیم کیا گیا ہو۔لہٰذا یہاں بات غلبے کی ہے اور ہم کفر کا غلبہ قبول نہیں کریں گے۔اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت جو ہمیں دینا پڑے گی وہ موت ہے اور وہ تو ہم تلاش کر رہے ہیں۔ ہمارے جنرل صاحب جو وہاں گئے تھے جنہیں اسی جرم میں ریٹائرڈ کر دیا گیا وہ آئی۔ ایس۔ آئی کے سربراہ تھے' انہوں نے تین گھنٹے لگا کر انہیں یہ ساری بات سمجھائی کہ امریکہ اس طرح بم گرائے گا' یہ کرے گا اور ایسے جہاز ہیں اس کے پاس' ایسا اسلحہ ہے' یہ سب کچھ ہے' تین گھنٹے کے بعد امیر المومنین نے پورے سکون سے سننے کے بعد ایک جملہ فرمایا کہ جنرل صاحب آپ کی ساری بات سمجھ میں آتی ہے لیکن یہ ساری بات اسباب پر ہے' ہمارا بھروسہ مسبب الاسباب پر ہے آپ سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں جو کچھ آپ نے سمجھایا میں اس سے متفق ہوں لیکن یہ ساری بحث اسباب کی ہے ہم جو لڑ رہے ہیں ہمارا بھروسہ مسبب الاسباب پر ہے۔لہٰذا جو ان کا ورع تقویٰ اور اعتماد علی اللہ ہے۔میں خود ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ یہاں بیٹھ کر وہ سمجھ نہیں سکتے' اس لئے کہ یہاں وہ پایا نہیں جاتا' ہم نے دیکھا نہیں ہے' ہم نے برکھا نہیں ہے۔

وہ عجیب لوگ ہیں جن سے امریکہ بھی پریشان ہے "کارپٹ بمبنگ" کی اصطلاح اس دفعہ گھڑی گئی ہے پہلے کسی جنگ میں کارپٹ بمبنگ کی اصطلاح نہیں پڑھی۔ پہلی عالمی جنگ میں بھی' دوسری عالمی جنگ میں بھی نہیں سنی گئی اس دفعہ کہا گیا ہے کہ اس طرح بم پھینکے جائیں گے جس طرح دری بچھائی جاتی ہے کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہ رہے اور یہ جب بم برسا کے واپس ہوتے ہیں تو پھر وہیں سے وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں' وہیں وہ موجود ہوتے ہیں۔ ایسی حفاظت الٰہیہ ہے' ایسا اللہ کا شکر ہے' ایسا اللہ

ہر مجاہد اپنی جگہ ہر لمحے تیار رہے اور اس حال میں رہے کہ یہیں سے جانا پڑے تو یہیں سے چلا جائے۔

کا احسان ہے۔میں نے امریکیوں پہ سوال کیا تھا کہ آپ ایک ایسے آدمی کی تصویر دکھائیں جس کے ہاتھ میں بندوق ہو' بے شک اس نے وردی نہ پہن رکھی ہو' کوئی مسلح آدمی آج تک آپ نے مارا ہو تو ان کے پاس کوئی نہیں تھی۔ ہے ہی کوئی نہیں۔اللہ کریم انشاءاللہ مدد کرے گا ان کی کر رہا ہے اور یہ تو معجزہ ہے دین اسلام کا' پیغمبر اسلام ﷺ کا' دین برحق کی صداقت کا کہ امریکہ جس سے ساری دنیا کانپتی تھی' سارا زور لگانے کے بعد بیٹھا اب کھچکچا رہا ہے دانتوں پہ دانت رگڑ رہا ہے لیکن اس کے پلے کچھ نہیں پڑ رہا۔ انشاءاللہ جب وہ زمینی افواج بھیجے گا تو ہم نے روسی ماؤں کو ٹیلی ویژن پر روتے دیکھا اب امریکی ماؤں کی باری ہے۔آپ نے کسی افغان ماں کو ٹی وی پر روتے نہیں دیکھا دس سال میں لیکن روسی ماؤں کو روتے دیکھا۔اب انشاءاللہ امریکی ماؤں کی باری ہے کہ وہ بھی ٹیلی ویژن پر روتی نظر آئیں گی۔اور یہ تباہی ان کا مقدر بنے گی جو اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔جاءَ الحق وزھق الباطل اِنَّ الباطل کَانَ زھوقا ان اسلامی ریاستوں پر امریکی غلبہ اس لئے ہے کہ یہاں قانون کفر کے ہیں اور ملک مسلمانوں کے ہیں وہ ملک بھی مسلمانوں کا ہے قانون بھی اسلام کا ہے حکومت بھی اسلام کی ہے اس لئے اسے نگلنا اتنا آسان نہیں ہے انشاءاللہ امریکہ کے جبڑے ٹوٹیں گے' ریاست اسلامیہ افغانستان اس سے چبائی نہ جائے گی اور یہ اژدہا اپنے انجام کو پہنچے گا اور اللہ تمام دنیا کو امریکہ کے ظلموں سے نجات بخشے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو' اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم فرماں بردار ہو۔سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

کفار کا اصل دکھ خلافت اسلامیہ کا قیام

ایک جرنیل صاحب کا اگلے دن میں انٹرویو پڑھ رہا تھا کہ اگر ہم امریکہ کی مخالفت کرتے تو ہمیں غاروں میں رہنا پڑتا تو میں سوچ رہا تھا کہ یہ آدمی صحیح کہتا ہے کہ یہ لوگ تو عادی ہو چکے ہیں ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں کے اور ہر کمرے میں بلکہ ان کے تو باتھ روموں میں ایئر کنڈیشن لگے ہوتے ہیں اگر چہ باقی آبادی جو چودہ کروڑ پر مشتمل ہے اس کی اکثریت غاروں ہی میں رہتی ہے' گھروں کے نام پر بھی اکثریت کے پاس غار نما کچے کوٹھے ہی ہیں اور کھانے کو بھی اکثریت کو وہی ملتا ہے جو غاروں میں چلے گئے تو بھی ملتا رہے گا۔ لیکن ایک خاص طبقہ قوم کا' ایک خاص حصہ جو گزشتہ نصف صدی سے اقتدار پر قابض ہے اور اقتدار پر قابض رہنا اپنا حق سمجھتا ہے جو چودہ کروڑ لوگوں کا خون چوس کر اپنے لئے عیاشی کا سامان مہیا کرتا ہے ان کے لئے غاروں میں رہنا بہت دشوار ہے۔

خطاب امیر محمد اکرم اعوان
دارالعرفان ' منارہ 02-11-2001

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ جل شانہٗ کی معیت ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو اس کی معیت کو اختیار فرماتے ہیں۔ انسان کے لئے اس دار دنیا میں اتنے خوف اور اس قدر امیدیں پیدا کر دی گئی ہیں کہ وہ اگر محض انسانی عقل سے فیصلے کرے تو کبھی بھی ذات باری سے شناسائی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس لئے اللہ کریم نے نوع انسانی کو کسی بھی زمانے میں نور نبوت سے محروم نہیں رکھا۔ اللہ کی ذات کو جاننے اور پہچاننے کا واحد ذریعہ اللہ کے نبی اور اس کے رسول ہوتے ہیں۔ انسانی تاریخ بھی اس پہ گواہ ہے کہ دنیا میں دانشور بھی رہے' فلاسفر بھی رہے' شاعر اور ادیب بھی رہے' ہر شعبہ زندگی کے ماہرین حساب دان' طبیب ملتے ہیں لیکن ذات باری کی نشان دہی جب بھی کی اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے کی' اللہ کے نبی نے کی۔ کوئی دانش ور اپنی دانش سے' کوئی فلسفی اپنے فلسفے سے اس ذات تک نہیں پہنچ سکا۔ آقائے نامدار ﷺ وہ آخری دروازہ ہیں جو اللہ کی ذات' اس کی صفات اور اس کی پہچان کی طرف کھلتا ہے' جو معیت باری کی طرف کھلتا ہے اور آپ ﷺ کی نبوت رہے گی' تب تک آپ ﷺ کے پیروکار اور آپ ﷺ پر ایمان لانے والے رہیں گے' تب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہوں گے جو اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان اور اس کے واسطے سے اللہ کی ذات پر یقین و اعتماد رکھتے ہوں گے۔

قرآن کریم کے بارے بھی ارشاد باری ہے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ہم نے ہی یہ کتاب نازل کی ہے اور ہم ہی اس کے محافظ بھی ہیں اس کی حفاظت بھی کریں گے۔ گزشتہ چودہ سو سالہ تاریخ نے قرآن حکیم کے اس دعوے کی تصدیق کر دی ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں بہت سی غیر اسلامی قوتیں' تنظیمیں جو قرآن کریم میں تحریف کرنے اور اس کی آیات کو مسخ کرنے' توڑ مروڑ کر لکھنے کی کوشش کرتی رہیں آج تک کامیاب نہیں ہو سکیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔ جس طرح قرآن کریم اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے اور انشاء اللہ رہے گا اسی طرح اسلام بھی اپنی اصل حالت اور اصل صورت میں محفوظ ہے اور انشاء اللہ العزیز رہے گا۔

اسلام پر بھی بے شمار حملے ہوئے' بے شمار جھوٹے مدعیان نبوت کھڑے کئے گئے' بے شمار مسائل میں تحریف کی گئی' بے شمار جھوٹ گھڑ کے حدیث کے نام پر پھیلایا گیا' یہ ساری کوششیں بڑے مربوط طریقے سے ہوئیں لیکن الحمدللہ کوئی بھی کوشش اس سے زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکی کہ اس نے چند لوگوں کو گمراہ کر دیا اور وہ بھی وہ لوگ تھے جن کے اپنے کردار اور اعمال نے

انہیں اللہ کے اس عذاب میں گرفتار کر دیا' کوئی نیک' کوئی صالح کوئی اللہ اللہ کرنے والا' کوئی خالص اللہ کے لئے جینے والا اس کا شکار نہیں ہوا بلکہ بدکار بے دین اور لالچی لوگ اور بری نیت کے لوگ شکار ہوئے۔

مرور زمانہ آج اسلام کو پھر ایک دفعہ ایک بہت بڑے امتحان میں کھینچ کے لے آیا ہے۔ اللہ کے اس وعدے کو کہ یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے اور اس کی حفاظت ہم کریں گے پھر ایک بہت بڑی آزمائش کا سامنا ہے اور مسلمانوں کا ایک چھوٹا سا ملک جو گزشتہ ربع صدی سے جنگ کی ہولناکیوں کا شکار ہے۔ جس کے پاس پہلے ہی افلاس تھا' دولت کی کمی تھی' ذرائع محدود تھے' پھر ربع صدی کی جنگ نے جس کے وجود کے ہر حصے کو زخموں سے چور کر دیا ہے' اس بے نیاز نے اس ملک کو' اس خطے کو اور ان لوگوں کو چن لیا ہے اس آزمائش سے گزرنے کے لئے۔ ایک جرنیل صاحب کا اگلے دن میں انٹرویو پڑھ رہا تھا کہ اگر ہم امریکہ کی مخالفت کرتے تو ہمیں غاروں میں رہنا پڑتا تو میں سوچ رہا تھا کہ یہ آدمی صحیح کہتا ہے کہ یہ لوگ تو عادی ہو چکے ہیں ایئر کنڈیشنڈ بنگلوں کے اور ہر کمرے میں بلکہ ان کے تو باتھ روموں میں ایئر کنڈیشن لگے ہوتے ہیں اگرچہ باقی آبادی جو چودہ کروڑ پر مشتمل ہے اس کی اکثریت غاروں ہی میں رہتی ہے' گھروں کے نام پر بھی اکثریت کے پاس غار نما کچے کوٹھے ہی ہیں اور کھانے کو بھی اکثریت کو وہی ملتا ہے جو غاروں میں چلے گئے تو بھی ملتا رہے گا۔ لیکن ایک خاص طبقہ قوم کا' ایک خاص حصہ جو گزشتہ نصف صدی سے اقتدار پر قابض ہے اور اقتدار پر قابض رہنا اپنا حق سمجھتا ہے جو چودہ کروڑ لوگوں کا خون چوس کر اپنے لئے عیاشی کا سامان مہیا کرتا ہے ان کے لئے غاروں میں رہنا بہت دشوار ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بات نتائج پر نہیں ہوتی بات بنیاد پر ہوتی ہے اور نتائج

> **چودہ صدیوں بعد ان بے سروسامان افغانوں نے' طالبان نے' مجاہدین نے پھر امریکہ سے کہا ہے کہ لَنَا مَوْلٰی وَلَا مَوْلٰی لَكُمْ ہمارا اللہ ہے اور تم اللہ سے بیگانہ ہو**

ہمیشہ بنیاد پر مرتب ہوتے ہیں۔ اگر بنیاد کچی ہے' بنیاد غلط ہے تو اس پر آپ کتنی منزلیں بنالیں گے اول تو بنے گی نہیں' بنے گی تو ایک دن گر جائے گی۔ بات بنیاد پر ہوتی ہے اور بنیادی بات یہ ہے کہ کیا ہمیں اللہ کے ساتھ اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ اللہ کے قرآن کے ساتھ رہنا ہے یا ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ دنیوی طاقتیں جو چاہیں کر سکتی ہیں۔ امریکہ جو چاہے کر سکتا ہے' برطانیہ جو چاہے کر سکتا ہے' فلاں ملک جو چاہے کر سکتا ہے' فلاں طاقت جو چاہے کر سکتی ہے' اگر یہی ایمان ہمارا ہے تو ایسے اسلام میں اور ہندو میتھالوجی میں کیا فرق ہے؟ انہوں نے پتھر کے بت بنا لئے اور ان کے دیوی دیوتاؤں کے مفروضے بنالئے کہ یہ بت اسی سے متعلق ہے یہ اس سے متعلق ہے اور ہم نے اپنے جیسے اپنے سے کم تر ایسے انسانوں کو جو اس دنیا میں بھی جہنم میں جی رہے ہیں' ایسی اقوام جنہیں کھانے کو خنزیر اور پینے کو شراب ملتی ہے' ایسی اقوام جو احترام آدمیت سے بیگانہ ہو چکی ہیں' ایسی اقوام جن کے ہاں ماں بہن بیٹی کا کوئی تصور نہیں ہے' ایسی اقوام جن کے ہاں باپ کا خانہ سرکاری کاغذات سے مٹا دیا گیا ہے' اگر ہم ان اقوام پر یہ اعتماد کر لیں کہ اگر وہ نہ چاہیں تو ہم تو جی نہیں سکتے ہمیں تباہ کر دیں گے تو کفر کس جانور کا نام ہے۔ اب دوسری طرف دیکھئے کہ وہ چند افراد جنہیں اللہ پر اعتماد ہے' جو فاقے کر کے زندہ ہیں اور دنیا کا کوئی مسلم ملک جن کی حمایت نہیں کر رہا کیسی عجیب بات ہے کہ پچپن کے قریب اسلامی ریاستیں ہیں جن میں سے کوئی اسلامی ریاست ان کی حمایت اس لئے نہیں کر رہی کہ وہ امریکہ سے دشمنی مول نہیں لینا چاہتیں۔ ایک واحد طبقہ جو بظاہر بے سروسامان بھی ہیں' بے گھر بھی ہیں' افلاس کے پسے ہوئے بھی ہیں' وہ اپنے پھٹے ہوئے کپڑوں ٹوٹے ہوئے جوتوں اور خالی پیٹ کے ساتھ کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ امریکہ کچھ نہیں کر سکتا اس لئے کہ ہمارا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

احد کے مقام میں بہت زور دار مقابلہ ہوا بہت سے مسلمان شہید ہوئے بہت سے مسلمان زخمی ہوئے خود نبی کریم ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا' رخسار مبارک زخمی ہوئے لیکن شکست اہل مکہ کو ہوئی یہ یاد رکھ لیں ہمارے بہت سے حضرات نے تراجم اور تفاسیر میں لکھ دیا مسلمانوں کو شکست ہوئی لیکن غلط لکھا ہے مسلمانوں کو مقابلہ سخت کرنا پڑا' دوبارہ حملے میں بہت سے مسلمانوں نے اہل مکہ کا تعاقب کیا اور تاریخ یہ بتاتی ہے کہ تعاقب میں جانے والے مسلمان بھی زخمی تھے اور تھوڑی دور ایک آدمی دوسرے کے کندھے کا سہارا لے کر چلتا تھا وہ کہتا تھا اب تم مجھے سہارا دو جب کہ وہ کفار کا تعاقب کر رہے تھے۔ تین دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میدان میں قیام فرمایا' شہداء کی تجہیز و تکفین فرمائی۔ کیا وہ فوج جو میدان میں مقیم ہے شکست اسے ہوتی ہے یا جو بھاگ کے جاتی ہے شکست اسے ہوتی ہے' تو احد میں نعرہ لگایا تھا مشرکین مکہ نے لَنَا عُزّیٰ وَلا عُزّیٰ لکم ہمارا بت عُزّیٰ ہے جو ہماری حفاظت کریگا اور تمہارے پاس کوئی عُزّیٰ نہیں ہے عُزّیٰ کی حفاظت نہیں ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہیں جواب دو لَنَا مَوْلیٰ وَلَا مَوْلیٰ لَکُمْ ہمارا اللہ ہے اور تم اللہ سے بیگانہ ہو۔ چودہ صدیوں بعد ان بے سروسامان افغانوں نے' طالبان نے' مجاہدین نے پھر امریکہ سے کہا ہے کہ لَنَا مَوْلیٰ وَلَا مَوْلیٰ لَکُمْ ہمارا اللہ ہے اور تم اللہ سے بیگانہ ہو۔

حضرات گرامی! امریکہ کو تکلیف کیا ہے' کیوں اتنا پریشان ہے کہ اس نے اپنی ساری طاقت نہتے شہریوں پر لگادی ہے' چار ہفتے ہونے کو ہیں کہ پورے ملک پر ایک نئی اصطلاح جو میں نے کم از کم اس دفعہ سنی ہے جو انہوں نے استعمال کی ہے' وہ ہے ''کارپٹ بمبنگ'' جیسے آپ نے یہ دریاں بچھا دی ہیں اس طرح سے انہوں نے بمباری کی ہے یعنی جس طرح قالین

مسلمان حکومتوں کو یہ خطرہ ہے کہ اگر خلافت باقی رہی تو ہماری حکومتیں خطرے میں پڑ جائیں گی اس لئے یہ بھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں۔

یا دری کمرے میں بچھائی جاتی ہے' اس کا کوئی چپہ خالی نہیں رہتا اس طرح سے انہوں نے پورے افغانستان پر بمباری کی ہے جو اسے امریکہ والوں کی اصطلاح میں اس کو کہہ رہے ہیں کارپٹ بمبنگ ہم نے کی ہے اور اس کارپٹ بمبنگ کے بعد تین چار دن ہوئے اپنی فوج بھی شمالی اتحاد والوں کے ساتھ شامل کر دی ہے۔ اتنی بمبارٹمنٹ کرنے کے بعد بھی وہ ایک انچ زمین نہیں لے سکے کہ جہاں ان کا کوئی سپاہی قدم رکھتا۔

وہ چند غداروں کا ایک گروہ جو حکومت کے لئے دردسر بنا ہوا تھا اور جسے شاید یہ رعایت دی جا رہی تھی کہ اگر تھوڑا سا علاقہ ان کے پاس ہے بھی تو جنگ میں بہت سے معصوم شہری مارے جائیں گے کسی نہ کسی وقت یہ کسی بات پہ سمجھوتہ کر لیں گے ورنہ جو لوگ پورا افغانستان فتح کر سکتے ہیں ان کے لئے ایک نالہ یا ایک مخصوص حصہ پر قبضہ کرنا عجیب وغریب بات نہیں تھی' وہ کب کا ختم ہو چکا ہوتا اگر درمیان میں یہ بات نہ ہوتی کہ غدار چند ہیں اور مارے بے گناہ مسلمان جائیں گے جو نمازیں پڑھتے ہیں' روزے رکھتے ہیں' خواتین اور بچے لیکن اس بات کو شاید انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ناقابل تسخیر ہیں اور اب اپنی ساری طاقت صرف کرنے کے بعد امریکہ بہادر کو بھی ایک انچ زمین خالی نہیں ملی کہ جب وہ بمبنگ ختم کرتے ہیں تو انہوں نے وہاں اپنے بندے اتارے ہیلی کاپٹر سے جن میں سے اسی کے قریب نوے کے قریب قتل ہوئے' واصل جہنم ہوئے' پچیس تیس کے قریب قید ہوئے اور باقی بھاگ گئے' ہیلی کاپٹروں نے اٹھا لئے' جن کی لاشیں امریکہ دو دو تین تین کر کے بھیج رہا ہے۔ میری معلومات کے مطابق پچھلے ہفتے تک تو ستر تابوت جیکب آباد میں پڑے تھے دو دو چار چار ایک ایک کر کے بھیج رہا ہے کہ اکٹھے جائیں گے تو پورے ملک میں شور ہو جائے گا۔ لیکن مقابلے میں ان چار ہفتوں میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

کسی ایک مسلح آدمی کی تصویر امریکہ شائع نہیں کر سکا کہ ہم نے افغانستان میں اس مجاہد کو یا اس سپاہی کو ہم نے مارا ہے سوائے اس کے کہ معصوم بچے اور عورتیں اور شہری اور ان کی شہادت کی تعداد ایسی نہیں ہے جیسی بمبارڈمنٹ ہو رہی ہے یعنی اگر اتنے کھربوں روپے کے بم گرانے کے بعد آج تک کا ٹوٹل کیا جائے تو میرے خیال میں چار پانچ سو سے نہیں بڑھتا بلکہ جو کچھ اطلاعات آئی ہیں ان میں چار پانچ سو بھی نہیں بنتا' دو سو ڈھائی سو بچے کچھ سکول کے بچے کچھ بچیاں کچھ عورتیں کچھ بوڑھے لوگ نہتے شہری شہید ہوئے اور اتنا زور امریکہ کیوں لگا رہا ہے' اس کے ساتھ امریکہ کی ساری مخالف غیر مسلم حکومتیں بھی کیوں شامل ہو گئی ہیں اور سوال یہ ہے کہ مسلمان حکومتیں کیوں خاموش ہیں اور کیوں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیتیں اس کا بڑا عام فہم اور سادہ سا جواب ہے کہ امریکہ کا نشانہ صرف اسامہ بن لادن نہیں۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ طالبان اسامہ بن لادن ہینڈ اوور کر دیتے' اگر اسامہ بن لادن امریکہ کے حوالے کر بھی دیا جاتا تب بھی طالبان کو یہ امتحان سر پر کھڑا نظر آ رہا تھا اور انہیں اس جنگ سے گزرنا تھا اس لئے کہ اگر ایک آدمی وہ لے جاتے تو پھر وہ کہتے اس کا یہاں نیٹ ورک ہے' اس کے بہت سے لوگ ہیں وہ طالبان کہتے کوئی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہم حملہ کر دیں گے' چونکہ حملہ انہیں اسامہ بن لادن پر نہیں کرنا تھا' حملہ انہیں خلافت اسلامیہ پر کرنا تھا جس کے خلاف دنیا کا سارا کفر متحد ہو چکا ہے۔ مسلمانوں کو اس کا احساس ہو یا نہ ہو کافر یہ جانتے ہیں کہ خلافت اتنی بڑی نعمت ہے اللہ کی کہ اس پر مسلمانوں کا اتحاد ہونا شروع ہو گیا تو ساری دنیا کے مسلمان متحد ہو جائیں گے اور ایک بہت بڑی طاقت بن جائیں گے۔ چونکہ زندگی کے وسائل کا اسی فیصد مسلمانوں کے پاس ہے خواہ وہ زمین کی پیداوار ہو وہ جانور ہوں' وہ درخت یا زیر زمین تیل کے ذخائر ہوں یا گرم پانیوں کی بندرگاہیں' آپ دنیا

> **گورے اور کالے ایک دوسرے کو کاٹیں گے چاقوئوں سے بھی' بندوقوں سے بھی' چھریوں سے بھی اور دانتوں سے بھی۔**

کا نقشہ سامنے رکھ کر دیکھیں گے تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ زندگی کے لئے جو چیزیں ضروری ہیں ان کا اسی فیصد مسلمانوں کے پاس ہے' جس پر کافر عیش کر رہے ہیں۔ ہر ملک کی زمین پر ان کا آدمی بیٹھا ہے' ان کی کمپنیاں بیٹھی ہیں' تیل پر ان کی کمپنیاں بیٹھی ہیں' سونے کے ذخائر پہ ان کی کمپنیاں بیٹھی ہیں' جواہرات نکالنے پہ ان کی کمپنیاں بیٹھی ہیں اور مسلمانوں کی دولت پہ مغرب عیش کر رہا ہے۔ یہاں اس نے اپنے خوشامدیوں کو حکمران بنا رکھا ہے اور انہیں بھی اپنا بچا کھچا کھلا رہا ہے اور وہ بھی عیش کر رہے ہیں۔ مسلمان حکومتوں کو اور حکمرانوں کو بھی یہ خطرہ ہے کہ اگر خلافت باقی رہی تو شاید ہماری حکومتیں بچ نہیں پائیں گی لوگ اگر خلافت کو قبول کرنا شروع کر دیں تو حکومت کو بھی امیر المومنین کو خلیفہ اسلام ماننا پڑے گا' ان کی اپنی حیثیت ثانوی ہو جائے گی' پھر یہ عیش نہیں کر سکیں گے' حکومت اس طرح سے کرنی ہو گی جس طرح کرنے کا اسلام' اللہ اور اللہ کا رسول ﷺ حکم دیتا ہے۔ پھر انہیں بھی وہ زندگی جینا پڑے گی کہ کوئی بھی مظلوم دامن پکڑ کر حاکم وقت کو روک لے اور سوال کرے کہ میرے ساتھ یہ ظلم کیوں ہوا جبکہ ان کی گاڑی نکلنا ہوتی ہے تو گھنٹہ پہلے ٹریفک بند ہو جاتی ہے اور جگہ جگہ پہرہ لگ جاتا ہے اور آگے پیچھے پولیس اور فوجیں دوڑ رہی ہوتی ہیں تو یہ موج میلہ اور یہ کبر و نخوت اور یہ تکبر چھوڑ کر کس طرح سے وہ روکھی سوکھی پہ آئیں کہ جو شہر کا عام آدمی ملک کا عام شہری کھاتا ہے وہی حکمران بھی کھائیں' کیسے زندہ رہ سکتے ہیں' ان کے حلق سے کیسے اتریں گے وہ ٹکڑے جو غریب پانی میں بھگو بھگو کے نرم کر کے کھاتا ہے۔ مسلمان حکومتوں کو یہ خطرہ ہے کہ اگر خلافت باقی رہی تو ہماری حکومتیں خطرے میں پڑ جائیں گی اس لئے یہ بھی امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں پاکستان سمیت۔ لیکن کیا ہم حکومتوں کے خلاف ہیں یا اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے۔

ہمیں اپنا فیصلہ کرنا ہے۔ وہ تو اللہ قادر ہے نمرود کے لشکر کو اس نے مچھروں سے مروا دیا' ابرہہ کے لشکر پر ابابیل بھیج دیئے جو کمزورترین پرندہ تھا خطرے میں پڑ جائے گا اور امریکی لشکروں کو انشاء اللہ العزیز طالبان کے ہاتھوں اس طرح مروائے گا کہ امریکہ کا اپنا وجود خطرے میں پڑ جائے گا اور امریکہ کی اپنی ریاستیں الگ الگ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی امریکہ اپنی بربادی کو آواز دے رہا ہے۔ اگر ان چار ہفتوں کے اخراجات ہی امریکی رعیت کو آج امریکہ بتا دے تو آج امریکہ کی ریاستیں الگ الگ ہو جائیں گی وہ کہیں گی کہ یہ بوجھ ہم برداشت نہیں کریں گے چہ جائیکہ ابھی جنگ اللہ ہی بہتر جانے کہاں تک جائے گی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ہمارے حکمران تو موج میلہ کرتے کرتے صاحب کشف ہو گئے ہیں وہ کل فرما رہے تھے کہ ہم طالبان کی صفوں میں دراڑیں پڑتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ میرے خیال میں کوئی دو گھونٹ زیادہ چڑھا گئے ہوں گے کہ انسانی مزاج کا یہ خاصہ ہے کہ جو وہ سوچتا رہے جب اس کے حواس گم ہوں تو وہ اسے تصویر بن کر نظر آ جاتا ہے کبھی خواب کی صورت میں یا مدہوشی کی شکل میں تو کہیں بوتل زیادہ چڑھا گئے ہوں گے۔ اور اخباری بیان داغ دیا کہ جی ہم طالبان میں دراڑیں پڑتے دیکھ رہے ہیں یہ دعویٰ تو خود امریکہ نہیں کر سکا جس نے کروڑوں ڈالر کا بے شمار خطرناک اسلحہ اور بڑے اپنے بندے ساتھ دے کر عبدالحق صاحب کو بھیجا اور جو اپنے انجام کو پہنچا اور فوجی پارک میں رسے سے لٹکا کر جسے سزائے موت دی گئی۔ دو دن امریکہ کے ہوائی جہاز اور گن شپ ہیلی کاپٹر کوشش کرتے رہے اسے بچانے کی لیکن بچا نہیں سکے۔

تو حضرات گرامی ! اس عہد کی سعادت' اس عہد کی ولایت' اس عہد میں قرب الٰہی حاصل کرنے والے اللہ کے وہ بندے ہیں جو بے تیغ لڑ رہے ہیں :

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انہیں جواب دو لَنَا مَوْلیٰ وَلَا مَوْلیٰ لَکُمْ

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

اب امریکہ کے وسائل کے مقابلہ میں آپ طالبان حکومت کو دیکھیں تو بالکل بے تیغ لڑ رہے ہیں لیکن الحمدللہ' اللہ کے بھروسے پہ ڈٹے ہوئے ہیں اور جو اللہ پہ بھروسہ کرتا ہے اللہ اسے کافی ہے۔

وَمَنْ یتوکل علی اللہ فَھُوَ حَسْبُہ جو اللہ پہ بھروسہ کرلے اسے اللہ کافی ہے۔ مجھے طالبان کی فکر نہیں ہے اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ کریم خلافت اسلامیہ کو ختم نہیں کرے گا مجھے یقین ہے کہ شکست امریکہ کا مقدر ہے جلدی یا بدیر اور امریکہ ٹوٹے گا' امریکہ کی ریاستیں الگ ہوں گی اور ریاستوں میں خانہ جنگی ہوگی اور گورے اور کالے ایک دوسرے کو کاٹیں گے چاقوؤں سے بھی' بندوقوں سے بھی' چھریوں سے بھی اور دانتوں سے بھی۔ امریکہ اپنے اس انجام کو پہنچنے والا ہے جو گزشتہ ایک صدی میں روئے زمین پر اس نے قتل عام کیا ہے اس کے نتائج بھگتنے کے لئے خود امریکہ کو اب تیار رہنا چاہئے۔ بے شمار بے گناہوں کا خون امریکہ کی گردن پر ہے' بے شمار ممالک کی خانہ جنگیوں کا خون امریکہ کی گردن پر ہے' بے شمار حکمرانوں کا جنہوں نے امریکہ سے اختلاف کرنے کی جرات کی ان کا خون امریکہ کی گردن پر ہے اور اب اس کا ردعمل شروع ہو چکا ہے۔ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے۔ امریکہ نے بلا سوچے سمجھے گھبرا کر اس آگ میں چھلانگ لگائی ہے' اتنا بڑا حادثہ ہوا اتنی بڑی پلاننگ ہوئی جہاز اغواء ہوئے جہاز عمارتوں سے ٹکرا گئے' ہزاروں لوگ مر گئے امریکہ کو پتہ نہیں چل سکا لیکن جیسے ہی جہاز ٹکرائے اسے پتہ چل گیا یہ بن لادن نے کیا ہے۔ کیسی عجیب بات ہے ایک اکیلا آدمی جو غریب الوطن ہے تو اس کے لئے اتنی بڑی جنگ چھیڑنا کوئی ضروری تو نہیں تھا جب کہ طالبان حکومت نے بھی کہا تھا کہ یہ ایک آزاد ملک ہے اور اس میں عدل بھی ہے' انصاف بھی ہے'

www.naqshbandiaowaisiah.com

عدالتیں بھی ہیں آپ کا مجرم ہے آپ شہادت پیش کریں ہم آپ کے سامنے اسے سزا دیں گے' مجرم کو سزا ہی دلانا مقصود تھا نا۔ امریکہ کے پاس نہ کوئی شہادت تھی اور نہ آج تک کوئی ہے کہ وہ دنیا کے سامنے رکھے اصل دکھ امریکہ کو خلافت اسلامیہ کا تھا جو خلافت راشدہ سے لے کر سلطان عبدالمجید مرحومؒ جو ترکی کے آخری سلطان تھے اور خلیفہ تھے تک قائم رہی۔ اس میں اچھے لوگ بھی آئے' ان میں ایسے بھی آئے جن پر بہت تنقید کی جاتی ہے' اس کے حالات کمزور بھی ہوتے گئے' وہ برائے نام رہ گئی لیکن وہ تھی ضرور اور دنیا میں جہاں کہیں اسلامی ریاست میں اقتدار کی تبدیلی ہوتی تھی انہیں خلافت سے بھی سند لینا پڑتی تھی ایک مرکزیت مسلمانوں میں قائم تھی گو کمزور تھی یا جیسی بھی تھی لیکن ایک نقطہ اتحاد موجود تھا جس پر تمام اسلامی ریاستیں جس سے متعلق رہا کرتی تھیں جسے توڑنے کے لئے لارنس آف عریبیہ نے بیس سال عرب میں لگائے اور پھر عثمانی ترکوں کے خلاف بغاوت کرائی اور پھر ترکی میں بغاوت ہوئی اور کمال اتاترک برسراقتدار آیا سلطان عبدالمجیدؒ کو جو ایک ذاکر تھے صوفی تھے اللہ اللہ کرنے والے تھے اور اس وقت مسلمانوں کے خلیفہ تھے اقتدار سے محروم کیا گیا خلافت کے خاتمے کے لئے جب کہ برصغیر میں بھی ہمارے بزرگوں نے تحریک خلافت چلائی لیکن کچھ بن نہ سکا۔

یوں صدی بعد اللہ نے مسلمانوں پر پھر ایک بار احسان فرمایا کہ افغانستان میں علماء نے جمع ہو کر پہلے طالبان حکومت تھی اور ملا محمد عمر اس کے سربراہ تھے پھر علماء نے جمع ہو کر خلافت اسلامیہ کا اعزاز بخشا انہیں اور ملک بھر نے بطور امیر المومنین ان کی بیعت کی۔ اب وہ حکمران نہیں ہیں اب وہ امیر المومنین ہیں اور امیر المومنین ہر اس کا امیر ہے جو دنیا میں کہیں بھی دعویٰ ایمان رکھتا ہے' کسی کو انکار ہے اس سے۔ اللہ کرے ان مسلمان حکومتوں کے مقابلے میں

> **میری معلومات کے مطابق پچھلے ہفتے تک امریکیوں کے ستر تابوت جیکب آباد میں پڑے ہوئے تھے۔**

امیر المومنین ہر اسلامی ملک میں اپنا ایک نمائندہ مقرر کر دیں جو ان کے لئے مسلمانوں سے امارت کی بیعت لے۔ امریکی حملوں کا جواب ہم اپنے خون سے دے سکتے ہیں جوانوں کو چاہئے کہ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کریں اہل قلم کو چاہئے کہ وہ اپنا زور قلم صرف کریں اہل زبان کو چاہئے کہ وہ اپنی زبان دانی صرف کریں اہل ثروت کو چاہئے کہ وہ اپنی دولت خلافت اسلامیہ کی بقا اور تحفظ کے لئے دیں اور عامۃ المسلمین کو چاہئے کہ وہ یہ اعلان کریں کہ ہمارا امیر امیر المومنین ملا محمد عمر ہے۔ اور اللہ کرے کہ یہ بات ان تک پہنچ جائے۔ میں نے لکھ کر بھجوادی ہے۔ میں نے اپنی رائے لکھ کر بھجوادی ہے اور انشاء اللہ امیر المومنین تک ضرور پہنچے گی اگر انہوں نے پسند فرمائی اور انہوں نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے تو یہ اسلامی انقلاب کی بنیاد ہوگی۔ اور یہ بنیادی پتھر ہوگا جو خلافت اسلامیہ کو روئے زمین پر پھیلا دے گا امریکی مقابلے امریکی جنگ اور امریکی حملوں کا منہ توڑ جواب یہ ہے کہ صرف افغانستان نہیں چھین اسلامی ریاستوں میں خلافت اسلامیہ کو ماننے والے موجود ہوں اور پھر وہ وقت آئے گا تو حکمرانوں کو یہ اسلامی طرز حکومت قبول کرنا پڑے گا یا ایوان اقتدار خالی کرنا پڑ جائے گا۔ جو لوگ احتجاج کر رہے ہیں وہ اپنی جگہ درست کر رہے ہیں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ احتجاج میں غریبوں کی املاک کو نقصان نہ پہنچایا جائے غریبوں کی بسیں نہ جلائی جائیں غریبوں کی دکانیں اور توڑ پھوڑ نہ کی جائے ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ حکومت کو نوٹ کرانے کے لئے آپ احتجاج کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ احتجاج میں شریک ہوں اور حکومت کو روکیں کہ کیا کر رہی ہے اور کیوں کر رہی ہے لیکن اسے ہمیشہ پرامن رہنا چاہئے جس میں حکومت کا اپنا ہاتھ بھی ہوتا ہے کہ احتجاج کرنے والوں پر زبردستی لاٹھی چارج کروا دیتی ہے تاکہ مقابلے میں کوئی پتھر پھینکیں اور ہم کہہ سکیں کہ یہ فساد کر رہے تھے کہ جو لوگ احتجاجی ریلیوں کی قیادت فرما رہے ہیں انہیں یہ ساری چیزیں مدنظر رکھ کر

www.naqshbandiaowaisiah.com

اور ان کا مقابلہ کرتے ہوئے اور ان چیزوں کو حکومتی حربوں کو ناکام کرتے ہوئے اپنے احتجاج جاری رکھنے چاہییں۔

جہاں تک الاخوان کا تعلق ہے ہم احتجاج کی بجائے عمل کا راستہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ہمارے بہت سے ساتھی حملے کے شروع میں ہی وہاں چلے گئے تھے۔ فی الحال انہوں نے منع کر دیا مزید بندے نہ بھیجیں اب امریکی فوجیں آ رہی ہیں تو انشاء اللہ الاخوان کے مجاہدین طالبان کے شانہ بشانہ انہیں نظر آئیں گے۔ ہم روز اول سے کوشش کر رہے ہیں جس قدر سرمائے سے مدد ہو سکے یا جس قدر اشیاء سے جس میں گرم کپڑے لباس یا ادویات شامل ہیں تو الحمدللہ پچھلے بیس دنوں میں کم از کم دس ٹرک ہم نے پہنچائے ہیں حکومت اسلامیہ کو اور آئندہ بھی ہماری کوشش ہے کہ پچھلے چند دنوں سے ایک ٹرک روزانہ جا رہا ہے اور اللہ کے بندے اس میں حصہ لے رہے ہیں الحمدللہ، سامان جمع ہو جاتا ہے جو ہم وہاں پہنچا رہے ہیں اور ہمارے اپنے ذرائع ایسے ہیں کہ محفوظ طریقے سے وہاں پہنچ جاتا ہے۔ دوسروں کے لئے بھی میری گزارش ہے کہ صرف شور کرنے کی بجائے عملی امداد کی طرف توجہ کی جائے اور اس بات کے لئے لوگوں کو تیار کیا جائے کہ ہم امیر المومنین کی قیادت کو قبول کریں اور یوں ستم دنیا میں ایک نقطہ اتحاد پھر ہمارے ہاتھ آ گیا ہے جسے توڑنے پر پوری دنیا کا کفر بھی متفق ہے اور ہماری بدبختی یہ ہے کہ ہماری مسلمان ریاستوں کے حکمران بھی متفق ہیں اس لئے کہ انہیں اپنی حکومتیں خطرے میں نظر آتی ہیں۔ انہیں کفر سے محبت نہیں ہے لیکن اپنی حکومتیں انہیں خطرے میں نظر آتی ہیں لہٰذا عامۃ المومنین کو ایک عام مسلمان کو یہ سوچنا ہوگا کہ وہ اس قیامت کی گھڑی میں کس کے ساتھ ہے۔

اب دنیا دو حصوں میں بٹ گئی ہے۔ تھوڑے ہیں کمزور ہیں تہی دست ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے ہیں جو صرف اللہ کے بھروسے پر

امریکہ اگر ان چار ہفتوں کے اخراجات امریکیوں کو بتا دے تو اس کی ریاستیں آج ہی علیحدہ علیحدہ ہو جائیں۔

خلافت اسلامیہ کے تحفظ کی قسم کھائے بیٹھے ہیں، کچھ کافر ہیں کچھ مسلم حکمران ہیں جن کے پاس وسائل اسباب ہیں سارے ایک طرف ہیں جو خلافت اسلامیہ کو ختم کر کے وہاں بھی اپنی طرز کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں کہ مسلمان رہیں لیکن اسلامی حکومت نہ رہے۔ اسلام محکوم ہو کر رہتا ہی نہیں اسلام رہتا ہی حاکم ہو کر ہے اور انشاء اللہ العزیز امریکی افواج بھی منہ کی کھائیں گی اب انہیں چار دن تو ہو گئے ہیں شمالی اتحاد کے ساتھ مل کر لڑتے لیکن الحمدللہ ایک انچ زمین حاصل نہیں کر سکے۔ آئندہ بھی اللہ انہیں خائب و خاسر کرے گا وہ قادر ہے۔ اب ابابیل نہیں بھیجے گا چونکہ جب سے محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو اسلام کی حفاظت کا ذمہ محمد رسول اللہ ﷺ پر تھا، آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر تھا، وہ ایسا قادر ہے کہ اس نے تین سو تیرہ بے سروسامان کو ایک ہزار کے مسلح لشکر پر فتح دے دی، فرشتے بھیجے تائید کو ابابیل نہیں بھیجے، فرشتوں سے کہا کہ کس وقت کا انتظار کر رہے ہو جاؤ اور میرے بندوں کے ساتھ مل جاؤ۔ وہی فرشتے انشاء اللہ یہاں بھی ہیں۔ اللہ کی طاقت انشاء اللہ خلافت اسلامیہ کے ساتھ ہے اور ہمارے لئے امتحان کی گھڑی ہے کہ ہم اپنا فیصلہ کیا کرتے ہیں۔

میرا مشورہ یہ ہے کہ اس محشر کی گھڑی میں ہمیں اسلام کا ساتھ دینا ہے کل عرصہ محشر میں اسلام ہمارا ساتھ دے گا اور جو آج اسے بے وقوفی سمجھتے ہیں ان کی دانائی کا امتحان کل عرصہ محشر میں سامنے آ جائے گا۔ مجھے پورا یقین ہے کہ انشاء اللہ شکست کفر کا مقدر ہے اور بقا اسلام کا مقدر ہے جب تک سورج طلوع و غروب ہوتا ہے نہ کوئی قرآن کو مٹا سکتا ہے اور نہ نبوت محمد ﷺ کو۔ اللہ تمام مسلمانوں کو اس کی سمجھ بھی دے توفیق عطا فرمائے کہ ہم خلافت اسلامیہ کے تحفظ کا حق ادا کر سکیں۔

☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

تنظیم الاخوان کے

امیر محمد اکرم اعوان

کے بیانات

اخبارات کی روشنی میں

17 اکتوبر تا 25 نومبر 2001ء

روزنامہ "انصاف" 8 اکتوبر 2001ء

روزنامہ انصاف لاہور

افغانستان پر حملہ کفر اور اسلام کی عالمی جنگ ثابت ہوگا' اکرم اعوان

اہل مغرب کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی تباہی اور بربادی کے اسباب خود ہی پیدا نہ کریں

جنگ غزوہ ہند کا پیش خیمہ ہوگی' پھر سارا ہندوستان اسلامی ریاست بنے گا' سالانہ اجتماع سے خطاب

مریدکے (نمائندہ خصوصی) اگر کفر کا پیمانہ صبر اتنا ہی لبریز ہو چکا ہے کہ وہ افغانستان میں جنگ کے بغیر نہیں رہ سکتے تو پھر ہم ان کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی تباہی اور بربادی کے اسباب خود ہی پیدا نہ کریں اور یہ جنگ ہی غزوہ ہند کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ یہ بات گزشتہ روز تنظیم الاخوان کے مرکزی امیر و رہبر انقلاب مولانا امیر محمد اکرم اعوان نے دارالعرفان منارہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اور دیگر صیہونی طاقتوں کو انتباہ کیا جاتا ہے کہ وہ بلاوجہ مسلمانوں پر جنگ مسلط نہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اور دیگر مغربی اقوام افغانستان کی جنگ میں کود ہی پڑے تو یہ کفر اور اسلام کی جنگ ثابت ہوگی جس میں انشاء اللہ العزیز فتح مسلمانوں کی ہوگی اور یہ جنگ غزوہ ہند کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور حکومت رہے نہ رہے لیکن ہماری سرحدیں بڑھیں گی اور پھر سے سارا ہندوستان اسلامی ریاست بنے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر امریکہ اور افغانستان کے مابین جنگ ہوئی تو یہ برسوں پر محیط ہوگی اور تباہی کفر کا مقدر ہوگی۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ احیائے اسلام بھی ہوگا کیونکہ مسلمانوں کے دل جذبہ جہاد اور جذبہ شہادت سے لبریز ہیں اور وہ کفر کی طاقتوں پر غالب آئیں گے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

روزنامہ " انصاف " 19 اکتوبر 2001ء

روزنامہ انصاف لاہور

چیف ایڈیٹر جنید سلیم

امریکہ افغانستان میں ظلم کی سیاہ تاریخ رقم کر رہا ہے

سیاسی ٗ مذہبی رہنماؤں کا ردعمل

حکمرانوں کے رویئے نے قوم کو فکری و نظری حوالے سے تباہ کر دیا ؟ نوابزادہ نصر اللہ ٗ پاکستان مشکلات میں گھر گیا : لیاقت بلوچ

مغربی طاقتوں کے عزائم سامنے آ گئے : مولانا سمیع الحق ٗ جنگ رکے گی پھر جنگ ہوگی اور بات غزوۃ الہند کی طرف جائے گی : اکرم اعوان

امریکہ نے اپنی تباہی کا راستہ چن لیا : علامہ ریاض شاہ ٗ پاکستانی افغانیوں کے شانہ بشانہ ہوں گے : جے یو پی لاہور کے رہنماؤں کی بات چیت

لاہور (نیوز رپورٹ + بیورو رپورٹ + نیوز ایجنسیاں) ملک بھر کے مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے افغانستان پر امریکی حملوں اور حکومت پاکستان کی موجودہ پالیسی کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔ اے آر ڈی کے سربراہ اور بزرگ سیاستدان نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ افغانستان کے مظلوم اور مجبور مسلمانوں پر امریکہ کی بے تحاشا بمباری اور پاکستانی حکمرانوں کا افسوسناک رویہ کسی بھی حوالے سے ہمارے حق میں نہیں۔ کاروان اسلام کے مرکزی رہنما ملک محبوب الرسول قادری سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف کے رویئے نے پاکستانی قوم کو فکری و نظری حوالے سے تباہ کر دیا ہے اور اب ملک کی جغرافیائی سرحدوں پر خطرات منڈلا رہے ہیں۔ ملتان سے ہمارے بیورو آفس کے مطابق صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے دفاع پاکستان و افغانستان کے چیف آرگنائزر اور جماعت اسلامی کے نائب امیر لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ صدر پرویز مشرف کے فیصلے سے پاکستان مشکلات میں گھر گیا ہے۔ دفاع پاک افغان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے کونسل کراچی کے رہنماؤں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ عالمی موقف کی حمایت کا دم بھرنے والے مہر بلب کیوں ہیں۔ معصوم بے سہارا افغان مسلمانوں کی مظلومانہ شہادتوں کے بعد حکومت پاکستان امریکہ اور عالمی برادری کی طرف سے دہشت گردی کے خاتمہ کیلئے کی جانیوالی کارروائیوں سے ان کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے۔ امریکہ اور مغربی طاقتوں کا چہرہ بے نقاب ہو گیا ہے اور مسلمانوں کیخلاف ان کے عزائم کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔ تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ سیاسی جماعتوں نے امریکہ اور افغانستان کی جنگ کو سیاسی مفادات کے حصول کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ کام کم ہو رہا ہے اور شور زیادہ مچایا جا رہا ہے۔ اس وقت شور کا نہیں بلکہ عملاً کام کا وقت ہے اور تنظیم الاخوان اس پر بھرپور توجہ دیتے ہوئے امدادی سامان اور جہادی کارکن افغانستان بھیج رہی ہے۔ اب تک ایک لاکھ افراد کو بھجوایا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال امریکہ اور برطانیہ اندھا دھند حملے کر رہے ہیں لیکن یہ سلسلہ رک جائے گا۔ یہ وقفہ عارضی ہوگا اور پھر جنگ ہوگی اور پھر بات غزوۃ الہند کی طرف جائے گی۔ جماعت اہلسنت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ علامہ سید ریاض حسین شاہ نے کہا ہے کہ افغانستان کے نہتے اور مظلوم مسلمانوں پر امریکہ پچھلے کئی روز سے آگ کے گولے برسا کر ظلم و بربریت کی ایک سیاہ تاریخ رقم کر رہا ہے۔ جماعت کے مرکزی دفتر آزادی چوک میں انٹرنیشنل سنی سیکرٹریٹ کے سنگ بنیاد کے سلسلے میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے افغانستان پر حملہ کر کے اپنی تباہی و بربادی کا خود راستہ چن لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کی تباہی کے فیصلے آسمانوں پر ہو چکے ہیں۔ جمعیت علماء پاکستان ضلع لاہور [illegible] ملک بشیر احمد نظامی ٗ مولانا منیر قادری ٗ [illegible] اشرف علی سعیدی اور قاری عبدالرحمٰن نورانی نے ایک بیان میں کہا کہ پاکستانی عوام افغان بھائیوں کے ساتھ ہیں اور وقت آنے پر ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے جس صلیبی جنگ کا آغاز کیا ہے اس میں ذلت و رسوائی امریکہ کا مقدر بن چکی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

www.naqshbandiaowaisiah.com

روزنامہ پاکستان لاہور
THE DAILY PAKISTAN LAHORE

روزنامہ "پاکستان" 21 اکتوبر 2001ء

ہمارے کلمے اور ایمان کی تصدیق جہاد سے ہوگی، تنظیم الاخوان

مسلمانوں کیلئے عملی جہاد میں شرکت کا موقع ہے یہ کفر اور اسلام کی جنگ ہے امریکہ اور افغانوں کی نہیں

لاہور (پ ر) تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا کہ دہشت گردی کی واردات جس ملک میں ہوتی ہے دہشت گرد وہاں موجود ہوتے ہیں ان کا نیٹ ورک وہاں موجود ہوتا ہے امریکہ وہیں تلاش کرے اور بہتر ہے کہ اب وہ یہ سمجھ کر اپنے غرور کو دلاسہ دے لے کہ میں نے افغانوں کو بڑی سزا دے دی ہے اور دنیا کو عالمی جنگ سے بچائے جس کی امید کم ہے اور اگر امریکہ باز نہیں آتا تو جہاد مسلمان پر فرض ہوتا ہے اب ہمارے کلمے اور ایمان کی تصدیق جہاد سے ہوگی۔ مسلمانوں کے لئے عملی جہاد میں شریک ہونے کا موقع ہے کہ اب کفر اور اسلام کی جنگ ہے یہ افغانوں اور امریکہ کی جنگ نہیں ہے۔ امریکہ یاد رکھے کہ اسلامی ریاست کو دنوں میں ختم کرنا اس کے بس کی بات نہیں ہے وہ ایک قوم ہیں ایک زندہ قوم ہیں جو آگ کے شعلوں میں بھی سجدے ادا کرتے ہیں جو بھوکے رہتے ہیں لیکن حرام نہیں کھاتے۔ افغانستان میں نظام خلافت ہے۔ لوگوں نے امیر المومنین کے ہاتھ پر خلافت اور حکومت کی بیعت کی ہوئی ہے حکومت کو اقتدار اور خلافت میں فرق کو سمجھنا چاہئے خلیفہ کو تبدیل کرنے کے لئے دو ہی راستے ہیں یا تو وہ شریعت سے ہٹ جائے اور یا اس کی زندگی کے دن پورے ہو جائیں موت اللہ کے دست قدرت میں ہے اور شریعت پر ثابت قدم رہنے کی مثال امیر المومنین ملا عمر نے قائم کردی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE
روزنامہ نوائے وقت لاہور

روزنامہ "نوائے وقت" یکم نومبر 2001ء

ملا عمر تمام اسلامی ممالک میں نمائندے بھیج کر اپنے لئے بیعت لیں، وہ عالم اسلام کے واحد امیر المومنین ہیں، ہر مسلمان کا بیعت کرنا فرض ہے، مولانا اکرم اعوان

لاہور (وقائع نگار خصوصی) امیر تنظیم الاخوان مولانا اکرم اعوان نے افغانستان کی طالبان حکومت کے سربراہ ملا عمر کو ایک مراسلہ بھجوایا ہے جس میں انہوں نے تجویز پیش کی ہے کہ وہ تمام اسلامی ممالک میں اپنے نمائندے مقرر کر کے ان کے ذریعے وہاں کے عوام سے بطور امیر المومنین اپنے لئے بیعت حاصل کریں۔ گزشتہ روز یہاں تنظیم الاخوان کے دفتر میں کالم نگاروں اور سینئر صحافیوں سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا کہ اس وقت پورے عالم اسلام میں چونکہ ملا عمر ہی امیر المومنین ہیں اس لئے ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان میں وسیع البنیاد حکومت کے قیام کی کوششوں کا مقصد بھی یہی ہے کہ وہاں سے خلافت کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ صرف جیکب آباد ایئرپورٹ پر تین روز قبل 72 امریکی فوجیوں کی نعشیں تابوتوں میں رکھوائی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ جب 11 ستمبر کو امریکہ پر حملے ہوئے تو اسامہ بن لادن اس وقت پشاور کے ایک گاؤں میں زیر علاج تھے اور ان کے گردوں کی ٹرانسپلانٹیشن ہو رہی تھی۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

THE NEWS
NOVEMBER 1 , 2001

THE NEWS

Mulla Omar asked to extend Khilafat

Tanzimul Akhwan Amir Maulana Akram Awan has asked Taliban leader Mulla Omar to extend his "Khilafat" to entire world by appointing his representatives in every Muslim country, who could take Bay'at (oatn of allegiance) from people on his behalf.

Talkig infomally to journalists on a short visit to Lahore Wednesday, Awan said that Taliban had succeeded in establishing Islamic Khilafat in Afghanistan in line with the Khilafat-e-Rashidah, and was now obligatory upon all the Muslim to take Bay'at of Mulla Omar as Khalifah.

He claimed that people of entire Muslim world were ready to take Bay'at of Mulla Omar, but Muslim governments and ruling classes were opposing Taliban because they were westernised and afraid of enforcing true Islam in their lives. Asked if jihad had become obligatory on all Muslims under the present circumstances, he said that if a Muslim nation was attacked by enemies and it was capable of defending itself, then jihad was Fard-e-Kifayah (optional), but if the nation was weak, then it became fard-e-Ain (obligatory) upon all the Muslim Ummah. Upon the edict of some religious scholars that jihad only became obligatory only after being declared by a state, he said that state of Afghnistan had declared jihad while state of Pakistan did not matter because it was not Islamic.

He said that Pakistani government had no independent policy and was only acting upon the US dictate. To another question, he said that Gen Musharraf was going to hold second round of meetingwith politicians because he had realised that if he failed to calm the public uproar against his policies, things would go out of his control.

Asked if he would send his folowers for jihad in Afghanistan, Awan said, "We have already sent them but Taliban refused to accept them at this time. We are also sending them the much needed relief items. We are not doing it out of hatred for America,but as our religious duty." He termed the US attacks sheer terrorism, and said that they only aimed at dislodging the Islamic Khilafat in Afghanistan. He criticised the US paradox, which sermonised entire world to adopt peaceful methods on all issues,but itself used force and coercive tactics freely. "So far, only Afghan civilians have been killed by US bombings and none of the victims was armed," he added.

He said that all the Muslims were fighting for their rights and the US was dubbing them terrorists only because of being biased against Islam.

"There are dozens of non-Muslim terrorist groups inside America, but none of them was banned. Besides, Israel is enjoying complete impunity to kill as many civilians as it wishes and US government never dared hold it accountable for Killing civilians in Palestin," He said.

Awan said that Palestinians were not terrorists, rather fighting to liberate their motherland from the occupants.

روزنامہ "پاکستان" 5 نومبر 2001ء

روزنامہ پاکستان لاہور
THE DAILY PAKISTAN LAHORE

ملا عمر کی بیعت مسلمانوں کیلئے نجات کا راستہ ہے

اکرم اعوان

لاہور (پ ر) تنظیم الاخوان پاکستان کے امیر محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ امیر المومنین ملا محمد عمر کی بیعت مسلمانوں کے لئے نجات کا راستہ اور جنت کی کنجی ہے ملا محمد عمر تمام ممالک میں اپنے نمائندے مقرر کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں سے بیعت لیں انشاء اللہ امریکہ کے خون آشام جبڑے ٹوٹیں گے اور دنیا امریکی مظالم سے نجات پائے گی۔ امریکہ کو اپنے اسباب پر فخر ہے جبکہ امیر المومنین ملا محمد عمر کی "مسبب الاسباب" پر نظر ہے الاخوان کے روحانی مرکز دارالعرفان منارہ میں الاخوان کے ماہانہ اجتماع میں شریک ہزاروں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اکرم اعوان نے کہا کہ افغانستان پر چار ہفتوں کی وحشیانہ امریکی بمباری کے باوجود امریکہ کے پاس ناکامی کے سوا کچھ نہیں انہوں نے کہا کہ افسوس تو پچپن میں سے پچپن اسلامی ممالک کی حکومتوں پر ہے جو خلافت اسلامیہ افغانستان کے مقابلہ میں امریکہ کی قیادت میں عالم کفر کا ساتھ دے رہی ہیں۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

''ڈیلی یارن'' 24 نومبر 2001ء

Daily YARN Faisalabad چیف ایڈیٹر محمد اسلم
ڈیلی یارن فیصل آباد
Ph & Fax: 668819

افغانستان میں بے گناہ شہریوں کی ہلاکت پر عالمی برادری کی خاموشی قابل افسوس ہے' اکرم اعوان

امریکہ' برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے ہمیشہ دوہرا معیار اپنایا' افغانستان کی صورتحال پر انسانی حقوق کے ادارے بھی خاموش ہیں'' ''ڈیلی یارن'' سے گفتگو

فیصل آباد (سٹاف رپورٹر) تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ افغانستان میں ہزاروں بے گناہ شہریوں کی ہلاکت پر اقوام عالم کی خاموشی قابل افسوس ہے۔ ''ڈیلی یارن'' سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے نام نہاد ٹھیکیداروں امریکہ' برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے ہمیشہ دوہرا معیار رکھا ہے اگر نیویارک میں حملوں کے دوران بہنے والا خون قیمتی تھا تو پھر افغانستان میں بہنے والا خون اتنا ارزاں کیوں سمجھا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ عالمی برادری کی توجہ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی دہشت گردی کی طرف مبذول کرانے کے لئے جلد ہی ایک احتجاجی مہم شروع کی جائے گی اور اس سلسلے میں ریاست بھر میں احتجاجی مظاہرے کی کال دی جائے گی انہوں نے کہا کہ بھارت کی ریاستی دہشت گردی کے بارے میں مختلف جماعت کے سفیروں سے بھی ملاقاتیں کی جائیں گی۔

''ڈیلی یارن'' 25 نومبر 2001ء

Daily YARN Faisalabad چیف ایڈیٹر محمد اسلم
ڈیلی یارن فیصل آباد
Ph & Fax: 668819

امریکہ جلد ٹکڑے ٹکڑے ہوگا' اکرم اعوان

امریکہ اور روس کے اتحادیوں کو ذلیل و خوار ہو کر افغانستان سے نکلنا پڑے گا' مسلمانوں کو ختم کرنیوالے خود ختم ہو گئے

روس کی طرح امریکہ کا زوال شروع ہو چکا' الاخوان کے مجاہد افغانستان سے سرخرو ہو کر لوٹیں گے' کفر ناکامی سے دوچار ہوگا

اسامہ اور ملا عمر کا بہانہ بنا کر باطل قوتیں اسلام کو ختم کرنا چاہتی ہیں' جو ان کی غلط فہمی ہے' منارہ میں خطبہ جمعۃ المبارک

فیصل آباد (پ ر) تنظیم الاخوان پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد اکرم اعوان نے کہا ہے کہ امریکہ مسلمانوں اور اسلام کو ختم کرنے کے لئے عالم کفر کو اکٹھا کر رہا ہے۔ عیسائیوں کو آج سب سے بڑھ کر ترجیح دے رہا ہے۔ سن لو' امریکیو اور اس کے اتحادیو! اسلام زندہ رہے گا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ مسلمان بھی باقی رہیں گے۔ کفر ختم ہوگا' برباد ہوگا' رسوا ہوگا اور ذلیل و خوار ہوگا اور اللہ کا دین رہے گا۔ آج امریکہ مسلمانوں کا مذاق اڑا رہا ہے۔ اس کے ٹکڑے ہوں گے اور ذلیل و خوار ہوگا۔ جس نے اللہ کے دین اور مسلمانوں کا مذاق اڑایا وہ برباد ہوا۔ انشاء اللہ امریکہ کا نام بھی مٹ کر رہے گا۔ اسلام' مسلمان اور اللہ کا بنایا ہوا قانون باقی رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار رمضان المبارک کے پہلے جمعۃ المبارک کو منارہ میں کیا انہوں نے کہا تاریخ شاہد ہے نمرود اور فرعون کا کیا حشر ہوا۔ حق زندہ رہے گا اور باطل مٹ کر رہے گا انہوں نے کہا بڑے حضرت مرحومؒ نے فرمایا تھا کہ روس کے ٹکڑے ہوں گے اور وہ دنیا میں برباد ہوگا آپ نے دیکھا ایسا ہی ہوا۔ اب میں کہتا ہوں کہ امریکہ کے ٹکڑے ہوں گے یہ برباد ہوگا اور کفر مٹے گا اور یہ فنا ہوں گے۔ اسلام کی بقا رہے گی اور اسلام کے نام لیوا زندہ رہیں گے اور ان کا نام باقی رہے گا امریکہ اور اس کے اتحادی نیست و نابود ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ابھی افغانستان میں جنگ چھڑی نہیں۔ ابھی پنجہ آزمائی نہیں ہوئی ابھی یک طرفہ کارروائی ہے۔ جب جنگ شروع ہوگی دیکھنا کفر کیسے بھاگے گا۔ مسلمان سرخرو ہوں گے۔ جس طرح آج مجاہدین کو سمیٹا جا رہا ہے اس طرح امریکہ اور اس کے اتحادی عالم کفر اس سے زیادہ سمٹے گا اور برباد' رسوا ہو کر رہے گا۔ اسلام کو پھیلنا ہے۔ اللہ کے شیروں کو آگے آنا ہے ضرور آئیں گے۔ یہ میں نہیں جانتا اس کو سال لگیں گے یا مہینے لگیں گے یہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ فنا ضرور ہوں گے آج امریکہ افغانستان پر آگ برسا رہا ہے کل جو اس کے ساتھ ہوگی وہ دنیا دیکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ الاخوان کے مجاہدین افغانستان میں گئے ہیں وہ سرخرو ہوں گے۔ الاخوان کے لوگ محشر تک رہیں گے ہمیں فکر نہیں فتح یاب ہو کر آئیں گے۔ یہ افغانستان کی بات کرتے ہیں میں برصغیر کی بات کرتا ہوں جب طوفان اٹھے گا۔ کفر مٹ جائے گا اور مسلمانوں کی ایک اسلامی ریاست بنے گی۔ اس میں اللہ کا قانون ہوگا۔ باقی سب فنا ہو جائیں گے۔ اسلام کی امانت ہے اسے رہنا ہے۔ کفر کو مٹنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ افغانستان کی جنگ نہیں ہے یہ جنگ کفر اور اسلام اور صلیبوں کی جنگ ہے۔ کفر کو مٹنا ہوگا یہ ان کا مقدر ہے انہوں نے کہا بدر اور احد جنگ کے بارے میں ارشاد ہے کہ اس میں کافروں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ آج امریکہ منافقوں' یہودیوں سے حملے کروا رہا ہے۔ جدید اسلحہ دے رہا ہے اس نے ایسی عینکیں دی ہیں جس میں رات کو دن نظر آتا ہے انہوں نے کہا اسامہ اور ملا عمر کا بہانہ ہے ٹارگٹ صرف اسلام کو ختم کرنا ہے اور کفر کو پھیلانا ہے وہ چاہتا ہے کہ اسلام کے نام پر کفر پھیلے یہ امریکہ کی غلط فہمی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے اسلام اور قرآن پاک کو باقی رہنا ہے اب وقت آ گیا ہے کھرا اور کھوٹا علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ انہوں نے کہا جب صحیح جنگ چھڑے گی امریکہ لاشیں نہیں اٹھا سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرعون کو بھی مہلت دی تھی وہ بے نیاز ہے اب امریکہ کے بکھرنے کی باری آئے گی کفر فنا ہوگا اور اسلام زندہ رہے گا۔ سپر پاور کا دعویٰ کرنے والے ختم ہو کر رہیں گے۔

www.naqshbandiaowaisiah.com

تجدید عہد وفا

آسیہ اعوان .... دارالعرفان ' چکوال

'وقت اور زمانہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں اس لئے ان کی خصوصیات بھی ایک ہی جیسی ہیں۔ یہ نہ تو کسی کا انتظار کرتے ہیں نہ خود ہی سدا ایک سے رہتے ہیں ہمیں اگر ان کے ساتھ چلنا ہے تو اس بدسلوکی کا سامنا تو کرنا ہی پڑے گا اور یہی بدسلوکی آج ہماری قوم کی تقدیر بن چکی ہے کہ ہم وقت سے پیچھے رہ جانے والے زمانے کے تھپیڑوں کی زد میں پڑے ہوئے بے یارو مددگار لوگ ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں اور نہ ہی ہمیں خود ہی اپنی حالت زار پر رحم آتا ہے ورنہ کچھ تو مداوا کرتے۔

ہم نے 54 برس قبل اس دیس پاکستان کو اپنی قوت ایمانی کی بنیاد پر حاصل کیا۔ دو قومی نظریے کی آبیاری سے لے کر سلطنت خداداد پاکستان کے حصول تک لاکھوں جانوں کی قربانی دی۔ ماؤں نے اپنے جگر گوشے قربان کئے' بزرگوں نے اپنے بڑھاپے پہ رحم نہ کیا' جوانوں نے اپنی جوانی پہ ترس نہ کھایا اور ہماری لاکھوں بیٹیاں اور بہنیں اپنی عصمت کو نہ بچا سکیں لیکن قوم نے اسلام کے نام پہ ایک قلعہ تعمیر کرنے کے لئے سب کچھ گوارا کر لیا لیکن اس کے بعد کیا ہوا۔

ہماری گھڑیوں پہ وقت رک گیا ہم اس لمحے میں قید ہو کر رہ گئے اور زمانہ چال قیامت کی چل گیا۔ ہمیں نہ 65ء اور 71ء کی جنگیں جگا سکیں نہ ملک کا دولخت ہو جانا۔ ہمیں تو کشمیر کی شہ رگ سے آج تک بہتا ہوا خون بھی نہ جگا سکا۔

یہ کیسی نیند ہے جو اچٹتی ہی نہیں' نصف صدی بیت گئی' وقت ایک ایک لمحے کا اعلان کرتا رہا اور زمانہ کروٹ پہ کروٹ لیتا رہا مگر ہم ٹس سے مس نہ ہوئے۔

نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ بدانتظامی اور کرپشن ہمارے ملکی اداروں کا ٹریڈ مارک بن چکی ہے۔ ہماری نوجوان نسل نہ دنیا کی تعلیم سے بہرہ ور ہے اور نہ دین ہی سے واقف ہے۔ اول تو ہمارا نظام تعلیم ہی کلرک پروڈیوس کرنے والا آلہ ہے اور بس۔ پھر اس پہ افتاد یہ کہ کلرکی پہ بھی کوئی بھرتی نہیں کرتا۔

زندہ رہنے کو جو غذا لو تو اس میں ملاوٹ اور جان بچانے کو دوا لو تو اس میں ملاوٹ اور پینے کے صاف پانی سے تو ملک کی آدھی سے زائد آبادی محروم ہے۔ انصاف کے نام پہ یہاں جنگل کا قانون چلتا ہے۔

لیکن ہم ہیں کہ پھر بھی سروائیو (Survive) کرتے ہی جا رہے ہیں۔ دنیا کے نقشے پہ پاکستان کا وجود بھی باقی ہے اور پاکستانی بھی موجود۔ شائد اس کی وجہ عنداللہ ان قربانیوں کی قبولیت ہے جو اس کے حصول میں نذرانے کے طور پر پیش کی گئیں ورنہ ہم نے کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ ہم نے وقت کا ساتھ دینے کا ہر موقع گنوایا ہے۔

یہ تو رہا ہمارا شاندار ماضی' اب ہم خود کو موجودہ حالات کے تناظر میں دیکھتے ہیں۔

11 ستمبر کو امریکہ کی سرزمین پر حملہ ہوا۔ اس کی انا پر حملہ ہوا اور اس کے مفادات زد میں آئے۔ دنیا پہ بٹھائی گئی اس کی دھاک کو دھچکہ لگا۔ جو ہوا بلاشبہ وہ ظلم تھا۔ اس لئے کہ جان لینے کا حق صرف اس کو ہے جو جان دیتا ہے۔ چاہے کافر کی ہی جان کیوں نہ ہو۔ پھر Twin Towers کی تباہی میں صرف کافر ہی تو جان بحق نہیں ہوئے تھے بہت سے مسلمان بھی مارے گئے۔ اگر نہیں مرے تو یہودی جو تمام کے تمام اس روز چھٹی پر تھے۔

کیا حسنِ اتفاق ہے اور امریکہ اس اتفاق پر لٹ کے بھی شاد ہے کہ ان کا نام ہی نہیں لیتا اور نام لے گا بھی کیوں وہ تو خود یہود کے شکنجے میں ہے اس کے تمام مرکزی اداروں کی سپریم اتھارٹی کسی نہ کسی یہودی کے پاس ہے۔ اس لئے ایف۔ بی۔ آئی۔ کو موساد کے خلاف تحقیق کرنے سے حکماً روک دیا گیا۔ پھر یہود تو وہ قوم ہے جنہوں نے اپنے نبی سے کہا تھا ''تم اور تمہارا خدا جا کر لڑو ہم تو یہ بیٹھے ہیں''

ایسی قوم کسی اور سے کیا وفا کرے گی اور امریکہ نے وہی کیا جو یہودیوں نے چاہا یعنی مسلمانوں پہ حملہ۔ گویا وہ ایک کمتر دشمن سے ایک بدتر دشمن کو مروا رہے ہیں۔

لیکن اس کا کیا کہ سر پہ ایک پروردگار بھی موجود ہے جو شیطان کی بدترین چالوں کو اپنی احسن ترین چالوں سے مات دے دیتا ہے۔ امریکہ نے یہود کے بہکاوے میں آ کر' کچھ اپنے ذاتی مفاد کی وجہ سے اور کچھ دنیا پہ حکمرانی کے زعم میں جب افغانستان پر حملہ کر دیا تو اس کی چال الٹی پڑ گئی اور

افغانستان پہ حملہ کر کے وہ اپنی تاریخ کے بدترین دور میں داخل ہو گیا۔

افغانوں کی غیرت، قوت ایمانی اور عزم مصمم نے امریکہ کے سپر پاور ہونے کو چیلنج کر دیا ہے کہ اب ایک نیوٹرل فرد بھی یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ امریکہ سپر پاور ہے یا افغانوں کا خدا۔

خود امریکہ کا یہ حال ہے کہ نہ نگلے بن رہی ہے نہ اگلے۔ عجلت بازی میں وہ ایک ایسی جنگ میں کود پڑے ہیں جس میں وہ ہر روز کروڑوں ڈالر جھونک رہے ہیں اور بدلے میں انہیں حاصل یہ ہو رہا ہے کہ آگ افغانستان میں برساتے ہیں اور جل خود ان کا دامن رہا ہے۔ دھوئیں کے بادل وہاں سے اٹھتے ہیں اور ذلت و رسوائی کی سیاہی ان کے منہ پہ ملی جا رہی ہے۔

طالبان جنہیں عالمی سطح پر کوئی جانتا نہیں تھا اب ہر کوئی جاننا چاہتا ہے اور ان کے لئے ایک نرم گوشہ رکھتا ہے۔ امریکہ نہ صرف اپنے جنگی عزائم میں بری طرح سے ناکام رہا ہے بلکہ ہر نیوز چینل سے پروپیگنڈا کرنے کے باوجود عالمی رائے عامہ میں اپنا وقار کھوتا جا رہا ہے۔ وہ جن کو 11 ستمبر کے بعد امریکہ سے ہمدردی ہو چلی تھی وہ بھی اب اپنی ہمدردیاں سمیٹتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ انہیں مسلمانوں سے محبت ہے بلکہ Common sense کی بات ہے کہ جو امریکہ نے کیا اور تا حال کرتا جا رہا ہے کہ نوبت یہ ایں جا رسید کہ اب صرف ہیروشیما کی طرح ایٹم بم برسانا باقی ہے اس کو کوئی بڑی سے بڑی وجہ بھی Justify نہیں کر سکتی اگر آپ کو اسامہ بن لادن مطلوب ہے تو افغانوں کا مطالبہ تھا کہ پھر اس کے خلاف ثبوت فراہم کریں۔ اسلام کہیں بھی مجرم کا ساتھ دینے یا اس کو پناہ دینے کا جواز فراہم نہیں کرتا مگر آپ ملزم کو مجرم تو ثابت کریں ایک بات، اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ کہاں کا اصول ہے کہ ملزم کو مدعی کے حوالے کر دیا جائے۔ اسلامک لاء تو کیا دنیا کا کوئی بھی قانون اس بات کو جائز تصور نہیں کرتا کہ ملزم مدعی کے حوالے کر دیا جائے اور وہ جو چاہے اس کی قسمت کا فیصلہ کر دے تو اس لئے افغانوں کا دوسرا مطالبہ یہ تھا کہ درمیان میں کسی دوسرے ملک کو ڈالا جائے اور ملزم کو مجرم ثابت ہونے پر ہم اس ملک کے حوالے کر دیں گے۔

اس سے زیادہ انصاف پر مبنی کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ لیکن امریکہ بات کرنے کے موڈ میں ہی کہاں تھا۔ امریکہ کا ردعمل تو یوں تھا کہ گویا بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

نہ امریکہ نے ثبوت فراہم کئے نہ کسی کو ثالث ٹھہرایا بلکہ خود ہی مختار کل بن بیٹھا۔ اگر ثبوت بقول امریکہ کے وہ ساری دنیا کے سامنے نہیں رکھ سکتے تو کم از کم افغانوں کو قائل کرنے کے لئے انہیں کے سامنے پیش کر دو جن سے تم اپنا مجرم مانگ رہے ہو۔

لیکن سچ بات تو یہ ہے کہ امریکہ کے پاس دکھانے کو کچھ ہے ہی نہیں۔ اس کی تحقیق اور ثبوت اس درجہ بودے ہیں کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر World Trade Center میں جہاں تباہی کے وقت درجہ حرارت 1500 فارن ہائیٹ تھا (جہازوں کے فیول اور دوسری وجوہ کے باعث) کہ لوہے کا بنا ہوا عمارت کا ڈھانچہ پگھل گیا وہاں سے انہیں ایک عرب Terrorist کا پاسپورٹ مل گیا جس کا تعلق القاعدہ سے ثابت ہوتا ہے۔

میرے خیال میں امریکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ معجزات کا زمانہ گزرا نہیں ہے بلکہ معجزے آج بھی رونما ہو رہے ہیں اور امریکہ کی سرزمین پہ رونما ہو رہے ہیں۔ دوسرا معجزہ تو اس سے بھی بڑا ہے کہ جہاز کریش کرنے والے پائلٹس میں سے ایک زندہ ہو گیا۔ خود CNN نے اس کا انٹرویو دکھایا وہ غالباً ریاض میں موجود تھا۔ پائلٹ وہ ضرور تھا مگر وہ سال بھر سے ملک سے باہر نہیں گیا تھا۔ اور اسی فہرست میں سے ایک دوسرا پائلٹ جو اتفاق سے اس کا دوست تھا اس کا سال بھر پہلے انتقال ہو چکا تھا۔

خود ہی سوچیں اب وہ مزید کیا اپنی تحقیق کو دنیا کے سامنے پیش کریں یا بطور ثبوت فراہم کریں۔ ان کا Confidential رہنا ہی خود ان کے اور دنیا کے حق میں مفید ہے۔ اسی وجہ نے امریکہ کو ہٹ دھرمی پر اتر آنے پہ مجبور کیا۔ پہلے شائد اس نے سوچا ہو گا کہ غم و غصے میں انتہائی درجے کی دھمکیاں دینے سے کام چل جائے گا اور سچ پوچھیں تو بالمقابل اگر افغان نہ ہوتے تو نوبت یہاں تک آنی بھی نہیں تھی۔ ''ٹکے ٹکے'' میں امریکہ کا کام نکل آنا تھا۔ مگر افغانی اپنے جائز موقف پر ڈٹے رہے اور امریکہ کی دھمکیوں کو در خور اعتناء نہ جانا۔ تو امریکہ نے سوچا انہیں بھی سبق سکھا ہی دوں تاکہ باقیوں کو بھی نصیحت ہو جائے کہ ایک سپر پاور سے ٹکر لینے کے کیا نتائج ہو سکتے ہیں۔

مجھے تو ان کی سپر پاور ہونے کے دعوے پہ بھی شدید حیرت ہوتی ہے۔ ہمارے تو خیر یہ عقیدے کے ہی خلاف ہے کہ ہمارے نزدیک تو ''الحکم للہ'' اور ''الملک للہ'' کہ جہان بھی اللہ کا ہے اور اس میں صرف اس کا حکم چلتا ہے صرف وہی بالاتر ہے اور اس کی مرضی کے بغیر پتا بھی نہیں ہل سکتا۔

حیرت تو اس بات پہ ہوتی ہے کہ ان کی عقلوں پہ پردہ کیوں پڑ گیا۔ نمرود میں کیا قصور تھا یا

www.naqshbandiaowaisiah.com

فرعون میں کیا خرابی تھی یا ان سے بعد کے وقتوں میں قیصر و کسریٰ یا ابرہہ میں ایسا کیا تھا۔ اللہ کے نافرمانوں یا منکروں سے تو دنیا کبھی بھی خالی نہیں رہی پھر اللہ نے خود ان کے مقابل آ کر کیوں انہیں تخت و تاراج کر دیا۔ نبی کا فعل ایسا ہی ہوتا ہے گویا کہ خود خدا کا ہو۔

خیال کریں تو ان سب میں ایک ہی بات Common نظر آتی ہے ''خدائی کا دعویٰ''۔

یہ بھی پرانی باتیں نہیں ہیں عیسائیت میں تحریف کے باعث اور کچھ تاریخ میں من پسند تبدیلیوں کے باعث یہ واقعات مغرب کے نزدیک پتہ نہیں کس رنگ میں جانے جاتے ہوں۔ لیکن جرمنی' برطانیہ اور روس تو گئے وقتوں کی باتیں نہیں ہیں نہ ہی ابھی قصہ پارینہ ہوئے ہیں پھر امریکیوں جیسی قوم جو ریسرچ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے وہ اس پہلو سے تجزیہ نگاری کیوں نہ کر سکے کہ زمانہ قدیم سے جدید تک جس کسی نے بھی خدائی کا دعویٰ کیا وہ تباہ ہوا ' دنیا پہ حکمرانی کا خواب جس بھی سر میں سمایا وہ سر تن سے جدا ہوا۔ لیکن وہ کہتے ہیں ناں کہ جب کسی شے کی اخیر آتی ہے تو کچھ سجھائی نہیں دیتا۔

البتہ تاریخ دان جب بھی قوموں کے عروج و زوال پہ بات کرینگے وہ اس نقطے کو ضرور اٹھائیں گے جس طرح پرل ہاربر پر جاپانی حملے کا جب بھی ذکر ہوگا ساتھ ہی ہیروشیما اور ناگاساکی پہ امریکی ایٹم بم گرائے جانے کا سوال اٹھتا ہے اسی طرح جب امریکہ پہ حملے کی بات ہوگی ساتھ ہی افغانستان پر توڑے جانے والے مظالم کا بھی ذکر ہوگا اور تجزیہ نگار حیران ہوا کرینگے کہ انہوں نے نہ اپنے سے پہلے قوموں سے نصیحت پکڑی اور نہ ہی اپنی پہلی غلطیوں سے سبق سیکھا۔ اور بالآخر انہی کے جیسے انجام سے دوچار ہوئے۔ اور یوں یہ ظالم اپنے انجام کو پہنچا۔

دراصل ظلم کی انتہا کاتب تقدیر نے یہی لکھی ہے کہ جب یہ ایک حد سے بڑھ جاتا ہے تو پھر مٹ جاتا ہے۔ مٹنا اس کے مقدر میں ہے۔ کفر اور ظلم ایک ہی شے کے دو نام ہیں حق کو حق نہ ماننے سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہو سکتا ہے۔

اور یہ اللہ کا فرمان ہے اور قرآن کا فیصلہ ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا اتنی سادہ سی بات۔ اور یہی طالبان کی کل کہانی ہے اس بات پہ ایمان ہی میں ان کی دلیری ' بہادری اور جرات کا سب راز مضمر ہے۔ ایمان میں بڑی طاقت ہے اس کا اندازہ اسی بات سے لگالیں کہ یہ موت کو آسان بنا دیتا ہے۔ بلکہ خواہش میں ڈھال دیتا ہے۔

اور صد شکر کہ ایمان کی ایسی زندہ مثالیں اس کنگال دور میں دیکھنے کو ملیں تو سہی۔ ہم بھی اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیں تو بتا تو سکیں گے۔ مسلمان کیسے ہوتے ہیں؟ اللہ پہ بھروسہ کس طرح کیا جاتا ہے اور اس کی باتوں پہ' وعدوں پہ اور اصولوں پہ یقین کس طرح کیا جاتا ہے اور پھر اس عالم میں کہ وہ بے سرو سامان ہیں بے یارومددگار ہیں۔

انسانی حقوق کا ڈھنڈورا پیٹنے والے کافر تو کافر مسلمان حکومتیں بھی دم سادھے بیٹھی ہیں کوئی حمایت تو کیا ہمدردی تک کا روادار نہیں ہے اور یقین مانیئے طالبان کو نہ ان کی ہمدردی کی حاجت ہے اور نہ حمایت کی ضرورت۔ اگر یہ ان کے ساتھ کھڑے ہوئے یا کم از کم ان پہ ہونے والے ظلم کے خلاف احتجاج ہی کرتے رہتے تو ان کی اپنی کچھ وقعت ہو جاتی۔ اپنے عوام کی نظروں میں بھی اور مغرب بھی انہیں کچھ Value دیتا۔ کسی شے کی کوئی قیمت ہو تبھی قدر بھی ہوتی ہے اور کوئی خریدنا بھی چاہتا ہے ورنہ تو مال مفت دل بے رحم۔ اور یہی کچھ مغرب ان کے ساتھ سلوک کر رہا ہے اور نہ اپنے خدا کو راضی کر سکے اور نہ صنم ہی پگھلا۔ ابھی تو آگے آگے دیکھئے۔

ہمیں تو یہ دیکھنا ہے ہم کہاں کھڑے ہیں اس تمام پس منظر کو پیش نظر رکھیں اور پھر اپنی جگہ کا تعین کریں۔ آج پھر وقت نے ہمیں آواز دی ہے۔ زمانہ پھر کروٹ لے رہا ہے۔ دنیا کی شکل بدلنے کو ہے۔ حالات Turning Point پہ ہیں۔ اب ہم پہ ہے کہ بادبان کھول دیں۔ ہوا کا یہ تازہ جھونکا گزر گیا تو پھر نہ جانے کب تلک ہمیں اس سڑے ہوئے پانی میں کھڑے رہنا پڑے گا۔

پہلے بھی ہم نے وقت کا ساتھ دینے کا ہر موقع گنوایا ہے کہیں آج بھی نہ گنوا دیں۔ ہماری دنیا تو ہمارے سامنے ہے۔ اپنے معاشرے کا حال بھی دیکھ لیں۔ اور یہی حال رہا تو اپنی آئندہ نسلوں کے مستقبل کا اندازہ بھی ابھی سے کر لیں۔

کیا یہ سب اس لائق ہیں کہ اس کو بچانے کے لئے ہم اپنی آئندہ نسلوں کے سودے کر دیں یا اپنی آخرت کو داؤ پر لگا دیں۔ کیونکہ اس وقت اسلام کی رو سے ہم پہ جہاد فرض عین ہے اور اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ یہ جنگ کسی ایک فرد کے لئے نہیں لڑی جا رہی بلکہ آج کل تو اسامہ کا نام بھی کوئی نہیں لیتا۔ اصل مقصد ریاست اسلامیہ کو ختم کرنا ہی ہے۔ اب تو اس جنگ کے جہاد ہونے پہ دنیا کے کونے کونے سے فتاویٰ آ چکے ہیں۔

اسلام ایک سچا اور الہامی مذہب ہے ہر قسم کی تحریف سے پاک۔ اس میں تمام خدائی وصف موجود ہیں یہ فیصلہ سناتا ہے مشورے نہیں دیتا۔ اور اس میں

www.naqshbandiaowaisiah.com

سمجھوتہ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔

اسلام کی یہ بھی خاصیت ہے کہ یہ ہر طرح کے حالات سے نمٹنے کے لئے مکمل راہنمائی دیتا ہے یہ کہیں بھی نہ تشنگی رہنے دیتا ہے اور نہ تنہا چھوڑتا ہے۔ انگلی سے پکڑ کر سیدھا جنت کے دروازے پہ لے جاتا ہے۔

ہاں مگر یہ فیصلہ فرد کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ وہ اپنی صوابدید پہ زندگی گزارنا چاہتا ہے یا اپنا ہاتھ اسلام کے ہاتھ میں دے کر دنیا و آخرت کے ہر غم سے ہر فکر سے آزاد ہو جانے کو فوقیت دیتا ہے۔ ہم شائد بہت سیانے ہیں سمجھدار بھی۔ ہماری جمع تفریق ہی ختم نہیں ہو رہی کہ کس طرف فائدہ کس طرف نقصان۔

مسلمان تو ہم بھی ہیں مگر طالبان جیسا وہ ایمان کہاں سے لائیں وہ اندھا یقین جو کہ کسی اندیشے کو قریب نہیں پھٹکنے دیتا۔ دل میں آسمانوں سے لا کر سکینت کو بسا دیتا ہے اور وہاں سے وسوسوں کو نکال باہر کرتا ہے۔ خوف کی جگہ بے خوفی لے لیتی ہے اور جہاں یہ قوت ایمانی نہ ہو وہاں کا یہ حال ہے کہ صدر بش کئی دن سے لاپتہ ہے کہ کہاں پایا جاتا ہے۔

آگ برسانے والے خود ڈر سے مرے جا رہے ہیں اور جن پہ یہ آگ برس رہی ہے وہ کوئی اس حال میں شہید ہوتا ہے کہ مزدوری کر رہا ہے' کہیں ماں بچوں کو ناشتہ کرا رہی ہے کوئی باپ روزی کما رہا ہے اور کوئی بچے ماں باپ کی آغوش میں سکون کی نیند سوئے ہوئے ہی ابدی نیند میں چلے جاتے ہیں۔ کہیں دنیا میں دیکھی ہیں ایسی مثالیں۔ کیوں انہیں دیکھ کر بھی ہمارا ایمان جوش نہیں مارتا۔ آخر وہی عقیدہ ہمارا بھی ہے پھر ہمیں اس پر قرار کیوں نہیں۔ یقین کب آئے گا؟

ہمارا خدا ایک' رسول ایک' کتاب ایک' شریعت ایک' قبلہ ایک پھر تفریق کہاں ہے کہ ان کا درجہ اللہ کے نزدیک اتنا ہے کہ ان سے جانوں کے نذرانے لے رہا ہے' اولاد کی قربانی وصول کر رہا ہے۔ اپنی محبت میں انہیں املاک کو تباہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہے اور خوش ہو کر انہیں دنیا کی ان دیکھی لالچ 'محبت' خوف کی زنجیروں سے آزاد کرتا جا رہا ہے انہیں دین اور دنیا میں سرخرو کر رہا ہے کفر کو ان کے قدموں میں زیر کر رہا ہے۔

ہم ان جیسے ہو کر بھی ان میں سے نہیں ہیں ان کا جہاد وہ کہ قیمتی سے قیمتی شے وہ اف کئے بنا ہنس کر قربان کر رہے ہیں اور ہمارا جہاد یہ کہ ہم اپنے گھر کی فضول فالتو اور ناکارہ شے راہ خدا میں دے رہے ہیں۔ وہ اپنا بیٹا قربان کرتے ہیں اور ہم اپنا ٹوٹا ہوا جوتا۔ وہ جان کی بازی لڑا رہے ہیں اور ہم پس خوردہ دے کر جہاد میں شرکت کر رہے ہیں۔ کس درجہ تفاوت ہے ہم میں اور ان میں۔

پھر کیا اس برتے پہ ہمیں سزاوار ہے کہ ہم انہیں Condemn بھی کریں۔ کہ جی طالبان کا اسلام دوسرا ہے' الگ ہے۔

''طالبان کا اسلام'' یہ مغرب کا ایک اور وار ہے جس کے ہم آلہ کار بن رہے ہیں۔ طالبان کا اسلام نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اسلام فقط ایک ہے ہمارا بھی وہی اور ان کا بھی وہی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ جوں کا توں مانتے ہیں اور ہم یہود کی طرح جو حکم پسند آیا مان لیا اور جو مرضی یا مفاد کے خلاف ہوا وہاں تاویلیں گھڑ لیں۔

وہ اگر غلط ہوتے تو اللہ انہیں یہ درجہ دیتا کہ وہ دنیا کو اسلام اور سچے مسلمان کے کردار سے روشناس کرا رہے ہیں ان سے اس درجہ قربانیاں قبول کرتا۔ انہیں جہاد کی توفیق دیتا اور ان کی اس طرح مدد فرماتا کہ اس نے انہیں دنیا کی طاقتوں اور لالچ و خوف سے بے نیاز کر دیا ہے۔

ان پہ اعتراض کرنے سے پہلے ہمیں اپنا کردار دیکھنا چاہئے ہمارا کردار یہ ہے جو ہم پہ حکومت کر رہا ہے۔ ہمارا کردار اور ہمارا اسلام یہ ہے جس کی ہمارے معاشرے پہ چھاپ لگی ہے ہمارا کردار یہ ہے جو من حیث القوم ہم دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

کیا اب بھی یہ گنجائش نکلتی ہے کہ ہم کسی پہ انگلی اٹھائیں۔ اگر ہم ان جیسے نہیں بن سکتے تو کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ کافروں جیسے نہ بنیں۔ پہلے ہی ہم کیا ہیں تماشائی۔ اپنے ہی خون کی ارزانی کا تماشہ دیکھنے والے بے حس اور ظالم لوگ۔ جو ظلم کو روکے نہ اس کے خلاف آواز اٹھائے وہ بھی اس ظلم میں برابر کا شریک ہوتا ہے۔

آج حالات ہم سے ہمارے مسلمان ہونے کا ثبوت مانگ رہے ہیں۔ افغانوں نے تو یہ ثابت کر دیا وہ ہم سے برتری لے گئے۔ اور ہم ان پہ رشک کرتے ہیں اس لئے کہ وہ کوئی دوسرے نہیں ہمارے وجود کا حصہ ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ایک وجود قرار دیا ہے اور صد شکر کہ اس جسم میں کہیں تو حیات کی گرمی نظر آئی تازہ اور گرم خون کی روانی نے جوش مارا۔ اور انشاء اللہ یہ تجدید عہد وفا اس مردہ تن میں' اس مفلوج بدن میں زندگی کی نئی روح پھونک دے گا۔

امید کا دامن ابھی ہاتھ میں ہے کہ جب تک ہم زندہ ہیں ہمارے پاس مہلت ہے پھر فیصلہ کرنے کے لئے تو ایک آن درکار ہوتی ہے اور اب کے انشاء اللہ ہم یہ لمحہ نہیں گنوائیں گے۔ تم انشاء اللہ۔

بنام حضرت جی شیخ المکرّم مدظلہ العالیٰ

آپ ظلمت میں روشنی کی کرن
آپ صحرا میں ترو تازہ چمن

دیکھ کر آپ کا رخ روشن
کھل گئے بند دل کے روزن

آپ سے وفا کے رشتے نے
دور کر دی تمام تر الجھن

یا الٰہی کبھی نہ اب ٹوٹے
میرا ان سے یہ پیار کا بندھن

آج دل پہ خوب برسا ہے
ان کی نظروں سے نور کا ساون

میری اداسیوں کو دور کیا
تم نے خوشیوں سے بھر دیا دامن

دل کہے کہیں نہ اب دیکھوں
نام تیرے گزار دوں جیون

آصف تیرے ویران سے گھر میں
وہ کیا آئے ! مہک گیا آنگن

آصف اقبال اویسی (سلسلہ کے ساتھی)

حضرت جی کے نام ایک آزاد نظم

وہ منارہ نور
جس کا سایہ تاک
میرے لئے ابر رحمت ہے
جس کی لطیف چھاؤں
مجھے تحفظ کا ساماں مہیا کرتی ہے
وہ قاصد مست گام مجھے میری
منزلوں کا پیام دیتا ہے
وہ ناصح مشفق
جو مجھے حیات جاوداں حاصل کرنے
کے گر بتاتا ہے
وہ مشفق دیرینہ
جب میرے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتا ہے
تو میرے جسم کی پور پور سے حوصلے مچلتے ہیں
جب عیاں ہوں محبتیں
زندگی گلاب کا رس
جب پیرہن ہوں زخموں کے
تو پھول پھول ہے ریشم
وہ کلاہ پوش
جس کی ہر نفس یاد الٰہی
جس کے قرب نے بخشی ہے
اک میٹھی سی کسک اک انوکھی سی لذت
میں اس کی انگلی تھامے
سہج سہج
اس کے ساتھ رواں دواں ہوں

احتشام احمد سلیمی (صقارہ اکیڈیمی کے فارغ التحصیل)

www.naqshbandiaowaisiah.com

مراسلات

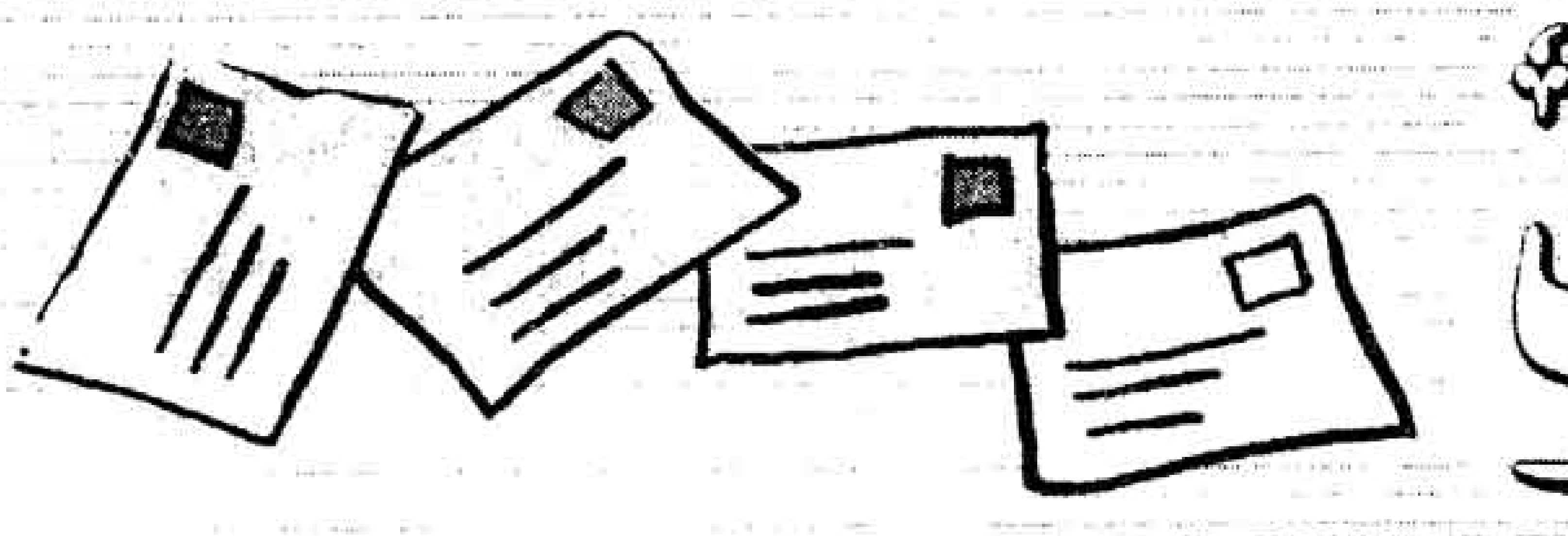

۔۔۔ محمد امیر نے اسلام آباد سے لکھا ہے کہ اگست 2001ء میں انہوں نے چندہ جمع کروایا تھا مگر ستمبر/اکتوبر کا شمارہ ابھی تک نہیں ملا ہے۔

○ مطلع رہیں کہ رسالہ جات کی ترسیل لاہور آفس سے ہوتی ہے۔ ہم نے آپ کا پیغام انہیں پہنچا دیا تھا۔ امید ہے آپ کی شکایت اب تک دور ہو چکی ہوگی۔

۔۔۔ غازی جانباز نے ''قوم عاد و ثمود'' کے نام سے ایک مضمون بھیجا ہے یہ مضمون مجلس ادارت کے سپرد کیا جا چکا ہے جیسے ہی موصول ہوا شائع کر دیا جائے گا۔

۔۔۔ شازیہ زاہد نے ملتان سے تین نظمیں بھیجی ہیں۔ ہر ایک کا ایک ایک شعر ملاحظہ ہو:

اخوان کا ہے پیغام رب کی دھرتی رب کا نظام
نصرت عنداللہ آئے گی سب باطل ناکام ہوگا

صنم کدے میں بھی دیں گے مجاہد اذاں
مٹائیں گے کفر کا نام و نشاں

یا الٰہی دل میرے کو اپنے نام کا ذاکر بنا
اسم ذات کی اس میں برکت و لذت پیدا کر

۔۔۔ عبدالرزاق اویسی نے ٹوبہ ٹیک سنگھ سے چار نظمیں بھجوائی ہیں ہر ایک کا ایک ایک شعر ملاحظہ فرمائیں:

اللہ ہے تیرا حامی ہے اس کا سہارا تو
وہ ایک ہی کافی ہے خواہ چھوڑ دے جگ سارا

ہے نہیں اسلام کی ان میں رمق
ہر حکمراں کافروں کا یار ہے

ابن لادن کی دلیری کو تو دیکھ
ان سے ہوتے ہیں جواں لاکھوں میں ایک

خوشا آمد ماہ رمضان
میرے رب کا تو ہے مہمان

۔۔۔ افتخار الحق نے جوہر ٹاؤن لاہور سے تین نظمیں بھیجی ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

وہ جو عشق کرتے ہیں رسول سے مر جاتے ہیں بے دھڑک
وہ جو عمل کرتے ہیں بے غرض صلے سے ہوتے ہیں بے نیاز

کیا کبھی کسی مرد درویش نے جھک کے کہا ہو
میرا ماتھا میرا سجدہ میری بندگی تیرے لئے نہیں ہے

نظم کہنے کا شعور ہے نہ غزل کہنے کا ڈھنگ مجھے
یہ تو عشق کا جنوں تھا جو نعت بن کے ڈھل گیا

۔۔۔ عبدالرحمٰن، جھنگ سے اپنی بیٹی کا ایک تمثیلی خط جو اس نے اپنے بھائی کے نام لکھا ہے بھیجا ہے۔ خط مجلس ادارت کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ یوں ہی ہمیں واپس ملا شائع کر دیا جائے گا۔

۔۔۔ عبدالرزاق اویسی نے حاجی محمد دین (سکنہ کالا پہاڑ) کے سانحہ ارتحال پر کچھ اشعار ہمیں بھجوائے ہیں جو پیش خدمت ہیں۔

ہو محبوب جس کو محمد ﷺ کا دیں
وہ مر کے بھی زندہ ہے مرتا نہیں

تھی چہرے پہ ان کے سدا تازگی
پہ اس سے بھی بڑھ کے تھا باطن حسیں

گوارا نہ تھا غیر سے مانگنا
تھی جھکتی خدا ہی کے آگے جبیں

کسی سے کبھی بھی نہ شاکی ہوئے
تھے نالاں کسی سے نہ اندوہگیں

نہ جھانسے میں اس کے وہ آئے کبھی
کہ مایوس ان سے تھا شیطاں لعیں

کہ صبر و رضا پہ وہ تھے کاربند
پریشاں ہوئے نہ ہوئے وہ حزیں

ملا جو بھی ان سے انہی کا ہوا
کہ باتیں تھیں انکی بڑی دلنشیں

تھے شوق شہادت سے سرشار وہ
تھا ارشاد نبوی پہ کامل یقیں

تھے ضعف بدن سے وہ لاچار جب
ہوئے خیمہ لبستی کے تب بھی مکیں

گو اعضاء تھے بوڑھے عزائم جواں
کہ جاں عرش پر تھی بدن بر زمیں

خدایا اویسی کی ہے التجا
کہ جنت کا ان کو بنا دے مکیں

دعائے مغفرت

حاجی بشیر احمد صاحب کے والد صاحب قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

سلسلہ کے بزرگ ساتھی حاجی محمد دین جو گوجرہ کے قریب ''کالا پہاڑ'' کے رہنے والے تھے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ ساتھیوں سے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔